

منہیات کا انسائیکلو پیڈیا

رک جائے!

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے

نظر ثانی
ایشیخ محمد عظیم خاصلپوری

تالیف
ایشیخ ابو ذر محمد عرفان



مکتبہ اسلامیہ

منہیات کا انسائیکلو پیڈیا

رک جاؤ

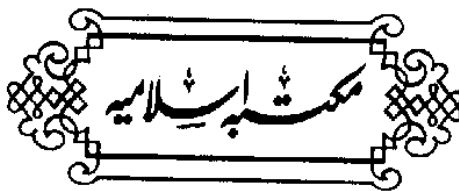
اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے

تالیف

اشیخ ابوزمیر محمد عرفان

نظر ثانی

محکمہ عظیم مامیہ



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر..... مجاہد روبر محمد

اشاعت..... اپریل 2009ء

قیمت.....



مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ، لاہور۔ پاکستان فون: 042-7244973
بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوٹوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

فہرست

- 19----- مقدمہ
- 27----- اطاعت ہو تو ایسی.....!!!
- 27----- نبی ﷺ کی اتباع میں کانوں میں انگلیاں
- 28----- اتباع سے اعراض کراہی
- 28----- مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی
- 28----- کپڑے دیواروں سے الجھ گئے
- 29----- آپ ﷺ کی محبت میں رشتوں کی قربانیاں
- 29----- جنت میں رفاقت رسول ﷺ پانے والے
- 30----- امیر المؤمنین مسکرا دیے
- 31----- صحابی نے انگوٹھی پھینک دی
- 31----- صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہاتھریاں لٹا دیں
- 31----- خرم اسدی واقعی کمال تھے
- 32----- قباء والوں نے نماز میں قبلہ بدل لیا
- 33----- صحابہ نے انگوٹھیاں بنوالیں
- 33----- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور اتباع نبی ﷺ
- 34----- ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کے عبادت کے مقامات پر عبادت کرتے تھے
- 35----- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سواری کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے
- 35----- نبی ﷺ کے سکھائے ہوئے کلمات سے کچھ رد و بدل نہیں
- 36----- ابن عمر رضی اللہ عنہما حج میں آپ ﷺ کے نقش قدم پر
- 36----- نبی ﷺ کے اشارے پر قرض معاف
- 37----- صحابی نے نماز سے آگے گزرنے والے کو دھکا دے دیا

- 38----- سیدنا عمرؓ نے حجر اسود کو بوسہ کیوں دیا۔ ❁
- 39----- المنہیات من القرآن الکریم ❁
- 66----- المنہیات من الاحادیث النبوی ﷺ ❁
- 67----- آئینہ مضامین ❁
- 68----- کتاب الطہارۃ (طہارت کے مسائل) ❁
- 69----- قضائے حاجت کے لیے قبلے کی جانب منہ یا پشت کرنے کی ممانعت ❁
- 69----- ہڈی اور گوہر سے استنجا کرنے کی ممانعت ❁
- 70----- کونکے سے استنجا کرنے کی ممانعت ❁
- 70----- برتن میں سانس لینے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت ❁
- 71----- کھڑے پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اس میں غسل کرنے کی ممانعت ❁
- 72----- کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ممنوع ہے ❁
- 72----- قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی ممانعت ❁
- 73----- کسی جانور کی بل میں پیشاب کرنے کی ممانعت ❁
- 74----- غسل خانے میں پیشاب کرنے کی ممانعت ❁
- 74----- شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت ❁
- 75----- کیا عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا ممنوع ہے ❁
- 76----- عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت ❁
- 76----- کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت ❁
- 77----- بول و براز روک کر نماز پڑھنے کی ممانعت ❁
- 78----- المنہیات ❁
- 78----- طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی ❁
- 78----- قضائے حاجت کے وقت زمین کے قریب ہونے سے پہلے کپڑا نہیں اٹھانا چاہیے ❁
- 78----- دوران قضائے حاجت باتیں کرنا منع ہے ❁
- 79----- وہ جگہیں جہاں قضائے حاجت کے لیے بیٹھنا منع ہے ❁

- 79----- حائضہ عورت کا نماز پڑھنا منع ہے ●
- 79----- حالت حیض میں عورت کا روزہ رکھنا منع ہے ●
- 79----- حائضہ سے ہمبستری کرنا منع ہے ●
- 79----- حالت حیض میں طلاق دینا منع ہے ●
- 81----- کتاب الصلوٰۃ (نماز کے مسائل) ●
- 82----- طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت ●
- 82----- نماز کے مکروہ اوقات ●
- 83----- عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت ●
- 84----- دونوں پہلوؤں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت ●
- 85----- نماز میں کپڑا لٹکانے اور منہ ڈھانپنے کی ممانعت ●
- 85----- نماز میں کھڑے کی طرح ٹھوٹکیں مارنے کی ممانعت ●
- 86----- حالت نماز میں احتباء کی ممانعت ●
- 87----- حالت نماز میں سامنے اور دائیں جانب تھوکنے کی ممانعت ●
- 87----- نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھنے کی ممانعت ●
- 88----- جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت ●
- 88----- باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت ●
- 89----- ریشم پہن کر نماز پڑھنے اور رکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت ●
- 90----- کیا آدمی فقط ازار باندھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ ●
- 91----- نماز میں بازو بچھانا اور نماز کے لیے مسجد میں مخصوص جگہ متعین کرنے کی ممانعت ●
- 92----- نماز جمعہ سے قبل مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے کی ممانعت ●
- 92----- کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر بیٹھنے کی ممانعت ●
- 93----- جمعہ کے دن گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت ●
- 94----- مسجد میں گشودہ چیز کا اعلان کرنا جائز نہیں ●
- 94----- مساجد میں اشعار کی ممانعت ●

- 95----- مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت
- 96----- مساجد میں حدود قائم کرنا حرام ہے
- 96----- کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت
- 98----- المنہیات
- 98----- قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے
- 98----- حمام میں نماز پڑھنا منع ہے
- 98----- اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا منع ہے
- 98----- مسجد میں تیز چل کر آنا منع ہے
- 99----- ثواب کی غرض سے تین مساجد کے علاوہ سفر کرنا منع ہے
- 99----- نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے
- 99----- رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنا منع ہے
- 99----- دوران نماز آسمان کی طرف دیکھنا منع ہے
- 100----- نماز کے لیے وضو کے بعد تھپک منع ہے
- 100----- نماز میں ادھر ادھر جھانکنا ممنوع ہے
- 100----- دوران نماز انگلیاں چٹکانا منع ہے
- 100----- دوران نماز کھانا پینا منع ہے
- 101----- اقامت کے بعد نفل نماز پڑھنا ممنوع ہے
- 104----- عورتوں کا خوشبو لگا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے
- 101----- دوران خطبہ محمد الباریک باقی کرنا منع ہے
- 102----- کتاب الجہنم (جنازے کے مسائل)
- 103----- قبروں پر لیپ کرنے اور کچھ لکھ کر لگانے کی ممانعت
- 104----- قبر پر عمارت (گنبد، قبة) بنانے کی ممانعت
- 104----- قبروں پر بیٹھنے اور قبروں کو پھٹنے بنانے کی ممانعت
- 105----- موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

- 106 جس جنازے میں نوحہ کرنے والیاں موجود ہوں اس جنازے میں شرکت کی ممانعت
- 106 میت پر مرثیہ خوانی کرنے کی ممانعت
- 107 میت پر نوحہ کرنے کی ممانعت
- 109 المنہیات
- 109 قریب المرگ کے لیے ٹکٹ مال سے زائد میں وصیت کرنا ممنوع ہے
- 109 ورثاء کے لیے وصیت جائز نہیں
- 109 جاہلیت کے طریقہ سے موت کی خبر دینا ممنوع ہے
- 109 آگ کے ساتھ جنازہ میں شرکت ممنوع ہے
- 110 جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنا ممنوع ہے
- 110 جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے اونچی آواز سے ذکر کرنا منع ہے
- 110 تین وقتوں میں تدفین ممنوع ہے
- 110 مجبوری کے بغیر رات کو تدفین ممنوع ہے
- 111 قبروں کو مسجدیں بنانا ممنوع ہے
- 111 کسی کی قبر کو عید میلہ گاہ بنانا ممنوع ہے
- 112 کتاب الزکوۃ (زکوۃ کے مسائل)
- 113 زکوۃ میں بہت عمدہ مال لینے کی ممانعت
- 114 المنہیات
- 114 زکوۃ میں بوڑھا، بھینکا، عیب دار جانور دینے کی ممانعت
- 114 گھٹیا اور ردى قسم کی اشیاء زکوۃ میں دینا جائز نہیں
- 114 بنو ہاشم اہل بیت پر زکوۃ حرام ہے
- 115 بھیک مانگنے کا پیشہ بنالینے کی ممانعت
- 115 زکوۃ میں حیلہ اختیار کرنے کی ممانعت
- 116 کتاب الصیام (روزوں کے مسائل)
- 117 ایام تشریق میں روزہ رکھنا منع ہے

- 117-----● مشکوک دن کا روزہ رکھنا ممنوع ہے
- 118-----● روزے میں وصال کرنا ممنوع ہے
- 119-----● جمعہ کا الگ روزہ رکھنا ممنوع ہے
- 119-----● عیدین کا روزہ رکھنا حرام ہے
- 120-----● میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا ممنوع ہے
- 122-----● المنہیات
- 122-----● بغیر چاند دیکھے روزہ رکھنا یا افطار کرنا ممنوع ہے
- 122-----● حالت روزہ میں فسق و فجور جھوٹ، غیبت، لڑائی کرنا ممنوع ہے
- 122-----● حالت روزہ میں جماع کرنا حرام ہے
- 123-----● حائضہ اور نفاس والی کے روزہ رکھنے کی ممانعت
- 123-----● نصف شعبان کے بعد روزے رکھنا ممنوع ہے
- 123-----● خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے
- 124-----● استقبال رمضان کے لیے روزہ رکھنا ممنوع ہے
- 124-----● ہمیشہ روزہ رکھنا ممنوع ہے
- 124-----● صرف ہفتے کا نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے
- 124-----● قیام رمضان میں تین راتوں سے کم میں قرآن ختم کرنا ممنوع ہے
- 125-----● محکف کا سخت حاجت کے بغیر مسجد سے نکلنا ممنوع ہے
- 125-----● محکف کے لیے بہستری کرنا ممنوع ہے
- 126-----● کتاب الحج (حج کے مسائل)
- 127-----● محرم کے بغیر عورت کا حج کرنا حرام ہے
- 127-----● گھریلو سانپوں کو مارنے کی ممانعت
- 128-----● حج میں عورتوں کے لیے حلق کی ممانعت
- 129-----● حج سے واپسی پر اچانک رات کو گھر آنے کی ممانعت
- 129-----● محرم کے لیے زعفران اور درس سے رنگا کپڑا پہننے کی ممانعت

- 130----- حجاج کی گری ہوئی اشیاء اٹھانا منع ہے ●
- 131----- المنہیات ●
- 131----- احرام والی عورت کے لیے نقاب اور دستاں پہننے کی ممانعت ●
- 131----- حج میں شہوانی حرکات، نافرمانی اور جھگڑے کی ممانعت ●
- 131----- محرم کا دوران حج نکاح و منگی کرنا ممنوع ہے ●
- 131----- محرم کے لیے شکار کرنا حرام ہے ●
- 132----- حرم کے درخت کاٹنے کی ممانعت ●
- 132----- غیر دودے کی قربانی کی ممانعت ●
- 132----- جن جانوروں کی قربانی کرنا ممنوع ہے ●
- 133----- ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد بال ناخن کٹوانے کی ممانعت ●
- 133----- نماز عید سے قبل قربانی کرنا ممنوع ہے ●
- 134----- کتاب البیوع (خرید و فروخت کے مسائل) ●
- 135----- بیع بخش کی ممانعت ●
- 135----- کنکری پھینک کر بیع کرنے کی ممانعت ●
- 136----- بیع محالہ، مزاہنہ ممنوع ہے ●
- 136----- بیع ملاسمہ اور متابذہ کی ممانعت ●
- 137----- بیع محاضرہ کی ممانعت ●
- 137----- نر کی جفتی پر اجرت لینے کی ممانعت ●
- 138----- لونڈیوں کے زنا کی کمائی کی ممانعت ●
- 138----- سیگی لگانے کی کمائی کی ممانعت ●
- 139----- بیع ہل کی ممانعت ●
- 139----- زمین کو کرائے پر دینے کی ممانعت ●
- 140----- ضرورت سے زائد پانی کی بیع کرنے کی ممانعت ●
- 141----- ملکیت سے قبل غلہ فروخت کرنا منع ہے ●

- 141----- بیع پر بیع کرنے کی ممانعت
- 142----- حاملہ کے حمل کی بیع کی ممانعت
- 143----- بیع صرف ممنوع ہے
- سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے زیادتی کے ساتھ فروخت
- 143----- کرنے کی ممانعت
- 144----- پھل کو پکنے سے قبل فروخت کرنا منع ہے
- 145----- بیع سلم کی ممانعت
- 146----- شہری کو دیہاتی کا مال بیچنا منع ہے
- 147----- تجارتی قاتلوں کو منڈی سے پہلے مل کر بیع کرنے کی ممانعت
- 148----- ”زحہ“ کو کھجور کے بدلے فروخت کرنے کی ممانعت
- 148----- کتے کی خرید و فروخت ممنوع ہے
- 149----- دلاء کی خرید و فروخت منع ہے
- 149----- بن ماپ کے ڈھیر کی بیع کرنا ممنوع ہے
- 150----- مال غنیمت قبل از تقسیم خریدنے کی ممانعت
- 150----- ایک بیع میں دو بیع کی ممانعت
- 151----- جانور کو ادھار جانور کے بدلے فروخت کرنا ممنوع ہے
- 151----- مفتیات کی بیع کرنا ممنوع ہے
- حاصل کی بیع، تھنوں میں دودھ کی بیع، بھاگے غلام کی بیع، تقسیم سے قبل مال غنیمت
- 152----- کی بیع، غوطہ زن کی بیع ممنوع ہے
- 153----- المنہیات
- 153----- شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت ممنوع ہے
- 153----- جھوٹ بول کر سودا سلف فروخت کرنے کی ممانعت
- 153----- دلی رضامندی کی بغیر کسی کی کوئی چیز لینا ممنوع ہے
- 153----- بیچانے کی بیع ممنوع ہے

- 154-----● معدوم چیز کی معدوم چیز کے ساتھ بیع حرام ہے
- 154-----● حرام میں بیع کے ذریعے تفریق و التامع ہے
- 154-----● شک والی اشیاء اختیار کرنا ممنوع ہے
- 155-----● گوشت کی بیع زندہ جانور کے بدلے ممنوع ہے
- 156-----● کتاب النکاح والطلاق (نکاح و طلاق کے مسائل)
- 157-----● نکاح میں سوکن کی طلاق کی شرط لگانے کی ممانعت
- 157-----● لمبے سفر کے بعد اچانک رات کو گھر آنے کی ممانعت
- 158-----● شادی نہ کرنے کی ممانعت
- 159-----● ایک نکاح میں بھتیجی، پھوپھی، خالہ یا بھانجی کو جمع کرنے کی ممانعت
- 159-----● لونڈیوں کی حرام کمائی کھانے کی ممانعت
- 160-----● زانیہ عورت کی کمائی کھانے کی ممانعت
- 161-----● پیغام منگنی پر دوسرے کا پیغام بھیجنے کی ممانعت
- 161-----● سبکی لگانے کی کمائی کی ممانعت
- 162-----● نکاح حد کی ممانعت
- 164-----● نکاح شغار کی ممانعت
- 165-----● بیوی کے ساتھ نکاح میں اس کی خالہ یا پھوپھی کو جمع کرنے کی ممانعت
- 167-----● المنہیات
- 167-----● جن سے نکاح کرنا حرام ہے
- 168-----● منگنی پر عورت کا مرد کو سونے کی انگلی پھینا حرام ہے
- 168-----● بغیر ولی کے نکاح کرنا حرام ہے
- 169-----● عورت کی رضامندی کے بغیر اس کا نکاح کرنا ممنوع ہے
- 169-----● عورتوں کا نکاح پڑھانا ممنوع ہے
- 169-----● خلوت کی پر لطف باتیں بتانا حرام ہے
- 170-----● حالت حیض اور نفاس میں جماع کرنا حرام ہے

- 170----- ولیمہ میں صرف امیر لوگوں کو دعوت دینا حرام ہے
- 170----- اگر دعوت میں خلاف شرع افعال ہوں تو وہاں جانا ممنوع ہے
- 171----- عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا ممنوع ہے
- 171----- عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے
- 171----- بیوی کو سخت مارنا ممنوع ہے
- 172----- خاوند کا اپنی بیوی سے بغض رکھنا ناجائز ہے
- 172----- نکاح حلالہ حرام ہے
- 172----- بلا وجہ طلاق دینا یا طلب کرنا حرام ہے
- 173----- جہڑ اطلاق دلوانا حرام ہے
- 173----- حاملہ سے وطی کرنا ممنوع ہے
- 174----- کتاب الجہاد (جہاد کے مسائل)
- 175----- مثلہ کرنا ممنوع ہے
- 175----- جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا ممنوع ہے
- 176----- چہرے کو داغنے اور چہرے پر مارنے کی ممانعت
- 176----- دشمن کی سرزمین میں مقدس اشیاء لے جانا ممنوع ہے
- 177----- گدھوں کا گوشت کھانا منع ہے
- 178----- گدھوں کے گوشت کی حرمت خیبر میں ہوئی
- 178----- نکاح متعہ کی حرمت غزوہ خیبر میں ہوئی
- 179----- گھریلو سانپوں کو بغیر مہلت کے قتل کرنا ممنوع ہے
- 179----- بغیر میان کے تلوار کو رکھنے کی ممانعت
- 180----- گندگی کھانے والے اونٹ پر سواری کرنا منع ہے
- 180----- سیاہ آنکھوں میں دیکھنے والے کتے کو قتل کرنا
- 181----- المنہیات
- 181----- والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کی ممانعت

- 181----- دشمن کو آگ میں جلانا حرام ہے ●
- 182----- جنگ میں عورتوں اور مردوروں کے قتل سے ممانعت ●
- 182----- تقسیم سے قبل مال غنیمت سے فائدہ اٹھانا ممنوع ہے ●
- 182----- مال غنیمت میں خیانت حرام ہے ●
- 182----- قیدی حاملہ لونڈیوں سے ہمبستری کرنے کی ممانعت ●
- 183----- عہد شکنی حرام ہے ●
- 184----- کتاب الاطعمۃ (کھانے کے مسائل) ●
- اکٹھے کھاتے وقت ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو تین تین چیزیں اٹھا کر کھانا
- 185----- ممنوع ہے ●
- 185----- گندگی کھانے والے جانوروں کی ممانعت ●
- 186----- گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے ●
- 186----- کچا پیاز اور لہسن کھانے کی ممانعت ●
- 187----- متکبر لوگوں کی دعوت کھانے کی ممانعت ●
- 188----- ہر چیز بھاڑ کرنے والا درندہ اور ہر ایسا پرندہ جو بچوں سے شکار کرے حرام ہے ●
- 188----- زندہ جانور کو باندھ کر تیر مار کر اور کچھ حصہ کاٹ کر کھانے کی ممانعت ●
- 189----- جانوروں کو باندھ کر نشانہ بنانے کی ممانعت ●
- 189----- بھڑکے کھانے کی ممانعت ●
- 190----- جلالہ کا دودھ اور مشکیزے کو منہ لگا کر پینا ممنوع ہے ●
- 190----- پتھر یا غلیل سے شکار کیا ہوا جانور؟ ●
- 191----- مہمان نوازی میں تکلف کرنے کی ممانعت ●
- 192----- المنہیات ●
- 192----- جو چیزیں کھانا حرام ہیں ●
- 192----- کتے اور بلیاں کھانا ممنوع ہے ●
- 193----- ہر خبیث چیز کھانا ممنوع ہے ●

- 193-..... حیوانی، شہد کی مکھی، ہد ہد اور مولا کو مارنا ممنوع ہے
- 193-..... مینڈک کو مارنا ممنوع ہے
- 193-..... اگر سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شریک ہو جائے تو شکار کھانا
- 194-..... ممنوع ہے
- 194-..... اگر سدھایا ہوا کتا خود شکار سے کھالے تو کھانا ممنوع ہے
- 194-..... جانور کو ذبح کرتے وقت تکلیف دینا ممنوع ہے
- 194-..... بائیں ہاتھ سے کھانا کھانا ممنوع ہے
- 195-..... برتن کے درمیان سے کھانا ممنوع ہے
- 195-..... دوسرے کے سامنے سے کھانا ممنوع ہے
- 195-..... انگلیاں چاٹنے سے قبل تولیے وغیرہ سے صاف کرنا ممنوع ہے
- 195-..... بہت زیادہ سیر ہو کر کھانے کی ممانعت
- 196-..... سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا ممنوع ہے
- 196-..... کھڑے ہو کر کھانا منع ہے
- 196-..... کسی کی اجازت کے بغیر اس کا مال کھانا ممنوع ہے
- 197-..... کتاب الاشربة (پینے کے مسائل)
- 198-..... نشہ آور برتنوں میں نیبذ بھگونے کی ممانعت
- 198-..... دوا جناس کو ملا کر نبیذ بنانا ممنوع ہے
- 199-..... مشکیزے اور صراحی کو منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت
- 200-..... المنہیات
- 200-..... ہرنشہ آور مشروب پینا ممنوع ہے
- 200-..... شراب پینا ممنوع ہے
- 200-..... شراب کا سرکہ بنانا ممنوع ہے
- 200-..... برتن میں سانس لینے کی ممانعت
- 200-..... سونے چاندی کے برتنوں میں پینے کی ممانعت

- 201----- کھڑے ہو کر پینا ممنوع ہے
- 202----- ایسے برتنوں میں پینے کی ممانعت جن میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہو
- 203----- کتاب الایمان والنذور (قسموں اور نذروں کے مسائل)
- 204----- فرع اور عتیرہ کی ممانعت
- 204----- شرکیہ دم کرنے کی ممانعت
- 205----- کاہن کے پاس جانے کی ممانعت
- 206----- گناہوں سے رکنے والا اصل مہاجر
- 206----- نذر کی ممانعت
- 208----- المنہیات
- 208----- والدین کی قسم کھانا ممنوع ہے
- 208----- غیر اللہ کی قسم اٹھانا حرام ہے
- 208----- رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا حرام ہے
- 209----- مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا ممنوع ہے
- 209----- چٹل خوری سخت حرام ہے
- 208----- زمانے کو برا کہنا ممنوع ہے
- 209----- انگوڑ کو کرم کہنے کی ممانعت
- 209----- اپنے نفس کو پلید خبیث کہنے کی ممانعت
- 210----- لات و عزی کی قسم کھانے کی ممانعت
- 210----- قبروں پر جانور ذبح کرنا ممنوع ہے
- 210----- جانوروں کے گلے میں کوئی تانت یا ہار ڈالنے کی ممانعت
- 211----- جاودگروں کے پاس جانے کی ممانعت
- 211----- بعض اشیاء سے نحوست پکڑنے کی ممانعت
- 212----- کتاب الطب (طب کے مسائل)
- 213----- داغنے کی ممانعت

- 213----- ❁ خبیث اشیاء سے علاج کی ممانعت
- 214----- ❁ جانوروں کے چہرے پر داغنے کی ممانعت
- 215----- ❁ المنہیات
- 215----- ❁ شراب سے علاج کرنا ممنوع
- 215----- ❁ علاج کے لیے شریک دم کروانا حرام ہے
- 216----- ❁ کتاب الطباص (لباس کے مسائل)
- 217----- ❁ بال گودنے اور گدوانے کی ممانعت
- 217----- ❁ قزع کی ممانعت
- 218----- ❁ زعفران اور درس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت
- 218----- ❁ محرم کے لیے زعفران سے رنگا کپڑا پہننے کی ممانعت
- 219----- ❁ مردوں کے لیے زعفران کا رنگ استعمال کرنے کی ممانعت
- 219----- ❁ دوا لگیوں سے زیادہ ریشم پہننے کی ممانعت
- 220----- ❁ درندوں کی کھال کو بطور پھوٹا استعمال کرنے کی ممانعت
- 220----- ❁ روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت
- 220----- ❁ گھروں کو تصویروں سے سجانے کی ممانعت
- 221----- ❁ چار لگیوں سے زیادہ ریشم استعمال کرنے کی ممانعت
- 222----- ❁ کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی ممانعت
- 222----- ❁ خالص ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت
- 223----- ❁ مردوں کے لیے سوتا پہننے کی ممانعت
- 223----- ❁ کسم کے رنگ سے خوب سرخ کیا ہوا کپڑا پہننے کی ممانعت
- 224----- ❁ محضر لباس پہننے کی ممانعت
- 225----- ❁ میاثر کو استعمال کرنے کی ممانعت
- 226----- ❁ المنہیات
- 226----- ❁ عورتوں جیسا لباس پہننا ممنوع ہے

- 226----- شہرت کا لباس پہننا ممنوع ہے ●
- 226----- شلو اور ٹخنوں سے نیچے رکھنا ممنوع ہے ●
- 226----- عورتوں کا بہت باریک لباس پہننا حرام ہے ●
- 227----- ایک جوتا پہن کر چلنا منع ہے ●
- 227----- سیاہ رنگ بطور مہندی استعمال کرنا ممنوع ہے ●
- 228----- کتاب التفسیر (تفسیر کے مسائل) ●
- 229----- ومانہا کم عنہ فانتھوا ●
- 230----- اولاد کے سبب والدہ کو تکلیف دینے کی ممانعت ●
- 232----- منافقین پر نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت ●
- 233----- سرزمین دشمن پر قرآن لے جانے کی ممانعت ●
- 234----- المنہیات ●
- 234----- تفسیر بالرائے کی ممانعت ●
- 234----- بغیر علم کے تفسیر کرنے کی ممانعت ●
- 235----- کتاب الادب (ادب کے مسائل) ●
- 236----- ہوا خارج ہونے پر ہنسنے کی ممانعت ●
- 236----- بیٹھے آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھانے کی ممانعت ●
- 237----- سریا داڑھی سے سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت ●
- 238----- مردوں کو زعفران لگانے کی ممانعت ●
- 238----- دوسروں کی عورتوں پر ان کے خاوندوں کی غیر موجودگی میں داخل ہونے کی ممانعت ●
- 239----- ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر چت لیٹنے کی ممانعت ●
- 240----- عشاء سے قبل سونے اور مابعد گفتگو کرنے کی ممانعت ●
- 240----- دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت ●
- 241----- چار نام رکھنے کی ممانعت ●
- 241----- برنام رکھنے کی ممانعت ●

- 242-----کھلی چھت پر سونے کی ممانعت ❁
- 243-----المنہیات ❁
- 243-----شہنشاہ نام رکھنا ممنوع ہے ❁
- 243-----کسی کے گھر میں بغیر اجازت کے جھانکنا ممنوع ہے ❁
- 243-----اجنبی عورت کے پاس تہائی میں جانا ممنوع ہے ❁
- 243-----تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو تیسرے کی رضامندی کے بغیر سرگوشی نہ کریں ❁
- 244-----رشتہ داری کو توڑنا حرام ہے ❁
- 244-----والدین کو اذیت دینا ممنوع ہے ❁
- 244-----کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراضگی رکھنا ممنوع ہے ❁
- 244-----مسلمان کو چہرے پر مارنا منع ہے ❁
- 245-----غصہ کرنا ممنوع فعل ہے ❁
- 245-----اخوت ایمانی کو نقصان پہنچانے والی اشیاء کی ممانعت ❁
- 245-----فوت شدہ لوگوں کو گالی دینا ممنوع ہے ❁
- 246-----لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا ممنوع ہے ❁
- 246-----راستے پر بیٹھنے کی ممانعت ❁
- 246-----علم کرنا حرام ہے ❁
- 247-----امارت کی درخواست اور حرم ممنوع ہے ❁
- 247-----بج میں قسم کھانے کی ممانعت ❁
- 247-----شراب پینا حرام ہے ❁



مقدمہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد! فأعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَ اللَّهِ وَنُذُورًا﴾ [الحشر: ۷]

”اور تمہیں جو کچھ رسول دے، لے لو۔ اور جس چیز سے روکے، رک جاؤ
اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔“

شریعت اسلامی کا بہترین اور مختصر قانون یہ ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ فرمان
جاری فرمائیں اس کو مان لو اور جس سے رکنے کا حکم سنائیں اس سے رک جاؤ، گویا
اطاعت رسول ﷺ اور آپ ﷺ کی تابعداری ہی فقہ وہ چیز ہے جس کی بدولت آدمی
راہِ راست پر چل کر جنت تک پہنچ سکتا ہے ورنہ ذلت و رسوائی اس کا مقدر بن جائے گی
جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے سامنے تورات پڑھتے دیکھا تو
آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوسَىٰ فَاتَّبَعْتُمُوهُ
وَتَرَكْتُمُونِي لَصَلَّيْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ)).

”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام
آجائیں تو تم میری بجائے ان کی اتباع شروع کر دو تو تم یقیناً گمراہ ہو جاؤ
گے۔“ ①

رسول کریم ﷺ کی بات کو سن کر آدمی کو اگر مگر نہیں کرنا چاہیے بلکہ فوزِ امن و عمن
گردن جھکا دینی چاہیے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے حجرِ اسود کو

بوسہ دینے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا آپ ﷺ اسے چھوتے اور بوسہ دیتے تھے اس شخص نے کہا اچھا بتائیے اگر رش زیادہ ہو جائے (یا) اگر لوگ مجھ پر غالب آجائیں تو میں کس طرح حجر اسود کو بوسہ دوں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

”إِجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ“

”اپنی اگر مگر کو یمن میں رکھو (یعنی اپنے پاس ہی رکھو)“

میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کو بوسہ دیتے ہوئے اور اس کو چومتے ہوئے

دیکھا تھا۔ ①

نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کو دیکھئے وہ آپ ﷺ کی بات کو سن کر فوراً سماعنا واطعنا کا نعرہ بلند کر دیتے تھے آپ ﷺ کی بات تو کجا وہ آپ کے لعاب دہن اور وضو کے قطرات کو زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے۔

ہجرت کے چھٹے سال صلح حدیبیہ کے موقع پر جب عروہ ثقفی قریش کی جانب سے شرائط صلح پر گفتگو کے لیے آیا تو اس نے جن الفاظ میں صحابہ کی جانثاری اور وفاداری کا نقشہ قریش کے سامنے کھینچا اس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ایک کافر کے دل پر اس کا کتنا گہرا اثر پڑا ہوگا چنانچہ وہ کہتا ہے کہ اے لوگو! میں نے قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار دیکھے ہیں لیکن جو دالہانہ عقیدت کا منظر یہاں دیکھا کہیں نہیں دیکھا جب محمد ﷺ بات کرتے ہیں تو گردنیں جھک جاتی ہیں اور محفل پر ایک سکوت کا عالم طاری ہو جاتا ہے نظر بھر کر کوئی شخص ان کی طرف دیکھ نہیں سکتا۔ آپ کے وضو کا پانی اور آپ کا لعاب دہن زمین پر گرنے نہیں پاتا کہ وہ اسے ہاتھوں ہاتھ لے لیتے ہیں اور اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لیتے ہیں (یہی وجہ ہے کہ اس قوم کے احساس خودداری و وفا شعار کی داستانیں پڑھنے والے مسلم و کافر اس پر متفق ہیں کہ اس سے زیادہ اطاعت و فرمانبرداری کا ثبوت دنیا کی کسی قوم نے پیش نہیں کیا) ②

① البخاری، کتاب الحج، باب تقبیل الحجر (۱۶۱۱)۔

② دلائل النبوة و معرفة احوال صاحب الشريعة (۴/۱۰۴) باب مباح قصة الحديدية۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آپ ﷺ سے محبت ایسی کہ کافر بھی حیران رہ گئے۔
 سیدنا خضیب رضی اللہ عنہ کو جب کفار قتل کرنے لیے حرم سے باہر لے گئے تو ابوسفیان
 نے جواب تک مسلمان نہیں ہوئے تھے ان سے کہا:

أَتُحِبُّ أَنْ مُحَمَّدًا عِنْدَنَا الْآنَ مَكَانَكَ نَضْرِبُ عُنُقَهُ وَإِنَّكَ
 فِي أَهْلِكَ.

”کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم تو اپنے گھر میں رہو اور اس وقت ہمارے
 پاس محمد ﷺ ہوں اور ہم (معاذ اللہ) ان کو قتل کر دیں؟“
 سیدنا خضیب رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب دینے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کا
 اظہار یوں فرمایا:

وَاللَّهِ مَا أَحِبُّ أَنْ مُحَمَّدًا الْآنَ فِي مَكَانِهِ الَّذِي هُوَ فِيهِ
 تُصِيبُهُ سَوْكَةٌ تُؤْذِيهِ وَأَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي.

”اللہ کی قسم! مجھے اتنی بات بھی گوارا نہیں کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا رہوں
 اور میرے محبوب ﷺ کو وہاں رہتے ہوئے ایک ذرا سا کاٹنا بھی چھ
 جائے۔“

اس قسم کے مظالم، جلادانہ بے رحمیاں، عبرت خیز سفاکیاں حضرات صحابہ
 کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو بھی راہ حق سے متزلزل نہ کر سکیں اس لیے ابوسفیان نے اقرار
 کرتے ہوئے کہا:

مَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ أَحَدًا يُحِبُّ أَحَدًا كَحُبِّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ
 مُحَمَّدًا.

”نبی کریم ﷺ کے ساتھی جس طرح آپ ﷺ سے محبت کرتے ہیں
 اس طرح محبت اور تعظیم کرتے ہوئے میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔“^①

رسول اللہ ﷺ کے اوامر و نواہی کو بلاچوں چراں تسلیم کر لینے میں ہی کامیابی ہے

① سیرت ابن ہشام علی ہامش ”الروض الانف“ ذکر یوم الرجیع فی سنة ثلاث
 (۱۶۸/۲۴۰، ۱۶۹)

اس بات کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بارہا دیا ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾

[۴/ النساء: ۵۹]

”اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور
تم میں سے اختیار والوں کی پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹا دو
اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن
پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔“

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

[۳/ آل عمران: ۱۳۲]

”اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“

﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ

عَلَيْهِمْ﴾ [۴/ النساء: ۶۹]

”اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ ان لوگوں کے
ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔“

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾

[۴/ النساء: ۸۰]

”جو شخص اللہ کے رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی اطاعت
کرتا ہے۔“

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَعَلَّوْا وَتَذَهَبَ رِيحُكُمْ

وَأُصَوِّفًا﴾ [۸/ الانفال: ۴۶]

”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو آپس میں جھگڑانہ کرو ورنہ تم
بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔“

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾

[۴/ النساء: ۱۱۵]

”جو شخص باوجود راہ ہدایت کی وضاحت ہو جانے کے بعد بھی رسول ﷺ کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے ادھر ہی متوجہ کریں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا ہے اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے وہ بہت ہی بری جگہ ہے پہنچنے کی۔“

﴿وَيَوْمَ نَحْشُ الظَّالِمِينَ عَلَىٰ يَدَيْهِمْ يُقُولُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۚ يُؤْتَلَّىٰ لَيْتَنِي لَمَّا اتَّخَذْتُ فَلَانَا خَلِيلًا ۚ لَقَدْ أَهْلَلْنِي عَيْنَ الدُّرِّ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۖ وَكَانَ الظُّلُمَاتُ لِلْإِنْسَانِ عَذُورًا﴾

[۲۵/ الفرقان: ۲۷-۲۹]

”اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کبے گا ہائے کاش! کہ میں نے رسول کی راہ لی ہوتی، ہائے افسوس کاش! کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے تو مجھے اور گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آن پہنچی تھی شیطان تو انسان کو وقت پر درغلا دینے والا ہے۔“

﴿يَوْمَ تَقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يٰلَيْتَنَّا اطعنا الله واطعنا الرسولَ ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا اِنَّا اطعنا سَادَتَنَا وَكِبَرَاءَنَا فَاَصْلَحْنَا السَّبِيلَ ۚ رَبَّنَا اَتَيْنَهُمْ خُفْيَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنَانُ لَعْنًا كَيْدًا﴾

[۳۳/ الاحزاب: ۶۶-۶۸]

”اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے حسرت اور افسوس سے کہیں گے کہ کاش! ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سردار اور بزرگوں کی بات مانی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا یا پروردگار

تو انھیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔“

﴿فَلْيَعْذِرُوا الَّذِينَ يُهْلِكُونَ عَنْ أَهْوَاؤِهِمْ أَنْ تَكُونَ لَهُمْ فِتْنَةً أَوْ يُصِيبَهُمْ

عَذَابُ الْيَوْمِ﴾ [النور: ۶۳]

”جو لوگ اللہ کے رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ

کوئی دردناک مصیبت یا عذاب ان کو نہ پہنچ جائے۔“

چند احادیث مبارکہ جن میں نبی کریم ﷺ کی اطاعت کی ترغیب اور معصیت ممنوع قرار دی گئی ہے۔

۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبِي قَالَُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنْ

يَأْبِي؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى)).

”میری امت کا ہر ایک شخص جنت میں داخل ہوگا مگر جس نے انکار کر دیا

(وہ داخل نہیں ہوگا) آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا وہ کون شخص ہے؟

جس نے آپ کا انکار کیا آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری تابعداری

کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا

انکار کر دیا ہے۔“ ①

۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ يَعُصَنِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ)).

”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے

میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔“ ②

① صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ (۷۲۸۰)۔ ② صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء في غير معصية (۱۸۳۵)۔

۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّتِي))

”میں تمہارے اندر دو ایسی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم ان پر عمل کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے ایک اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور دوسری میری سنت ہے۔“ ①

۴۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ موڑنے والا تباہ و برباد ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَىٰ مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلَهَا كُنْهَارُهَا لَا يَزِيغُ عَنْهَا إِلَّا هَالِكٌ))

”لوگو! میں تمہیں ایسے روشن دین پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے اور جس نے اس سے منہ موڑا سمجھو وہ ہلاک ہو گیا۔“ ②

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے باپ نے انہیں یہ بیان کیا ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلْ يَمِينُكَ)) قَالَ لَا أُسْتَطِيعُ قَالَ ((لَا اسْتَطَعْتُ)) مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَىٰ فِيهِ

”اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس آدمی نے (ازراہ تکبر) جواب دیا میں ایسا نہیں کر سکتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (اللہ کرے) تجھ سے ایسا نہ ہو۔ راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس شخص نے چونکہ تکبر کی وجہ سے

① صحیح الجامع الصغیر للالبانی (۲۹۳۴)۔

② کتاب السنۃ لابن عاصم تحقیق از البانی (۴۹)۔

یہ بات کہی تھی وہ (عمر بھر) اپنا دایاں ہاتھ منہ تک نہ اٹھا سکا۔^①
 آئندہ چند سطور میں ہم ایسے چند واقعات ذکر کریں گے جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
 کی اطاعت بے نظیر کی مثالیں موجود ہیں جن کو بعد والے پیش کرنے سے قاصر ہیں اسی
 لیے اللہ تعالیٰ نے ایمان کا معیار مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِحَقِّ مَا آمَنُتُمْ بِهِ فَقَدْ اهْتَدَوْا﴾ [البقرة: ۱۳۷]
 ”اگر دوسرے لوگ بھی اس طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم (صحابہ)
 ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پا جائیں گے۔“

① صحیح مسلم، کتاب الاثریۃ، باب آداب الطعام والشراب واحکامہما (۵۲۶۸) (۲۰۲۱)۔

اطاعت ہو تو ایسی.....!!!

۱۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے روز اللہ کے رسول ﷺ (جب خطبہ دینے کے لیے منبر پر تشریف لائے تو) لوگوں سے) فرمایا:

((اجْلِسُوا)) فَسَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ
فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((تَعَالَ يَا
عَبْدَ اللَّهِ بَنَ مَسْعُودٍ)).

”بیٹھ جاؤ! سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسجد کے دروازے ہی پر

بیٹھ گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: عبداللہ اندر آ جاؤ۔“ ①

گویا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمانِ مصطفیٰ ﷺ سنتے ہی عمل کر دیا دروازے پر فرمان سنا اور وہیں بیٹھ گئے اتنا پسند نہ فرمایا کہ آگے اندر داخل ہو کر بیٹھ جائیں کہ کہیں آپ کی اطاعت اور حکم کی تکمیل میں تاخیر نہ ہو جائے۔

۲۔ نبی ﷺ کی اتباع میں کانوں میں انگلیاں

سیدنا نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بانسری کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور اس راستے سے دور ہٹ گئے پھر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا۔ نافع! کیا اب کچھ آواز سن رہے ہو؟ میں نے کہا نہیں تو پھر انھوں نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں اور فرمایا:

كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ مِثْلَ هَذَا
فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا.

”میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ نے بانسری کی آواز سنی تو ایسے ہی کیا (اس لیے اب میں نے بھی ایسے ہی نبی ﷺ کی

اتباع میں کیا ہے) ②

① صحیح سنن ابی داود دلالیانی (۲۰۳)۔

② ابوداود، کتاب الادب، باب کراهیۃ الغناء والمزامیر (۴۹۲۴)۔

۳۔ اتباع سے اعراض گمراہی

۱۔ سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
 ”لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَفْعَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِه
 أَنْ أَزِيغَ“ ①

”میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑ سکتا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمل کیا کرتے
 تھے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل میں سے
 کوئی چیز بھی چھوڑ دوں گا تو گمراہ ہو جاؤں گا۔“

۴۔ مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابوطلمحہ رضی اللہ عنہ کے گھر (ایک محفل میں)
 لوگوں کو شراب پلا رہا تھا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بھیجا جو کچھ اعلان کر رہا
 تھا۔ ابوطلمحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کہ باہر جا کر سنو یہ کیا اعلان کر رہا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ
 فرماتے ہیں کہ میں باہر نکلا اور (صورتِ حال کا جائزہ لینے کے بعد واپس آ کر ابوطلمحہ
 اور ان کی محفل میں شریک باقی صحابہ کو) بتایا کہ منادی یہ اعلان کر رہا ہے کہ آگاہ ہو جاؤ!
 شراب کو حرام کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ابوطلمحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ جاؤ یہ شراب جا کر
 بہا دو۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ ساری شراب باہر بہادی اور مدینہ کی
 گلیوں میں وہ شراب بہنا شروع ہو گئی۔ ②

۵۔ کپڑے دیواروں سے الجھ گئے

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے دیکھا کہ راستے میں مرد عورت
 مل جل کر چل رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:

① البخاری، کتاب الخمس، باب فرض الخمس (۳۰۹۳) مسلم (۵۴) فی الجہاد۔

② مسلم، کتاب الاشربة، باب تحریم الخمر (۱۹۸۰) البخاری (۴۲۲۰)۔

”تم پیچھے رہو، وسطِ راہ سے نہ گزرو۔“

اس کے بعد عورتوں کا یہ حال ہو گیا کہ گلی کے کنارے سے اس طرح لگ کر چلتی تھیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے الجھ جاتے تھے۔ ❶

۶۔ آپ ﷺ کی محبت میں رشتوں کی قربانیاں

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کا بھتیجا ان کے پہلو میں بیٹھا کنکریاں پھینک رہا تھا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور یہ بھی کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ”کنکریاں پھینکنے سے نہ توشکار ہو سکتا ہے اور نہ دشمن کو نقصان پہنچایا جاسکتا ہے البتہ اس سے (کسی جانور یا پرندے کا) دانت ٹوٹ سکتا ہے یا آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔ (جو اسے اذیت دینے والی بات ہے یہ حدیث سننے کے باوجود ان کے) بھتیجے نے دوبارہ کنکریاں پھینکنا شروع کر دیں تو سیدنا عبداللہ نے کہا میں تمہیں حدیث سن رہا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تم اس کے باوجود وہی کام کر رہے ہو لہذا میں اب کبھی تم سے بات نہیں کروں گا۔“ ❷

۷۔ جنت میں رفاقتِ رسول ﷺ پانے والے

ایک صحابی رسول آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں آپ کو اپنی جان و مال، اہل و عیال سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں جب میں اپنے گھر میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہوتا ہوں اور شوق زیارت بے قرار کرتا ہے تو دوڑا دوڑا آپ کے پاس آتا ہوں آپ ﷺ کا دیدار کر کے سکون حاصل کر لیتا ہوں لیکن جب میں اپنی اور آپ کی موت کو یاد کرتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ آپ تو انبیاء کے ساتھ اعلیٰ ترین درجات میں ہوں گے، میں جنت میں گیا بھی تو آپ تک نہ پہنچ سکوں گا اور آپ کے دیدار سے محروم رہوں گا (یہ سوچ کر) بے چین ہو جاتا ہوں اس پر اللہ تعالیٰ

❶ ابوداؤد۔

❷ سنن ابن ماجہ، کتاب المقدمہ، باب تعظیم حدیث رسول اللہ ﷺ (۱۷)۔

نے سورۃ النساء کی یہ آیت مبارکہ نازل فرمادی۔

﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْكَاثِبِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْمُهَذَّاءِ وَالطَّالِبِينَ وَحَسَنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾

[۴/النساء: ۶۹]

”اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔“ ①

یعنی صحابی کے اظہار محبت کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر کے واضح فرمادیا کہ اگر تم حب رسول میں سچے ہو اور آپ کی رفاقت حاصل کرنا چاہتے ہو تو رسول اکرم ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو۔

۸۔ امیر المؤمنین مسکرا دیئے

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہوئے تو دعائے مسنون پڑھنے کے بعد مسکرانے لگے کسی نے پوچھا امیر المؤمنین! مسکرانے کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ ﷺ نے سواری پر سوار ہو کر اسی طرح دعا پڑھی۔ پھر آپ ﷺ مسکرائے تھے لہذا میں بھی رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں مسکرایا ہوں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس وقت دریافت کیا اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرائے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ رَبَّكَ تَعَالَى يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي)).

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے پر تعجب کرتے ہیں کہ جب وہ کہتا ہے اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور وہ جانتا ہے کہ اس کے گناہ

میرے (اللہ کے) علاوہ کوئی بخش نہیں سکتا۔“ ①

۹۔ صحابی نے انگوٹھی پھینک دی

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک صحابی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی آپ ﷺ نے دیکھی تو آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ سے اتار کر دور پھینک دی گویا آپ ﷺ نے اظہارِ ناراضگی کیا۔ آپ ﷺ کے تشریف لے جانے پر کسی نے کہا کہ اس کو اٹھا لو اور بیچ کر فائدہ حاصل کر لو (کیونکہ آپ ﷺ نے صرف پہننے سے منع فرمایا تھا) مگر اس نے کہا:

لَا وَاللّٰهِ لَا آخِذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”نہیں، اللہ کی قسم! میں اسے کبھی بھی اٹھا نہیں سکتا جسے رسول اللہ ﷺ

نے پھینک دیا ہے۔“ ②

۱۰۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہانڈیاں الٹا دیں

جنگ خیبر میں صحابہ رضی اللہ عنہم سخت بھوک کی حالت میں تھے اور گدھوں کے گوشت کی ہانڈیاں پک رہی تھیں ادھر سے گھریلو گدھوں کے گوشت کو حرام کر دیا گیا تو مسلمانوں نے فوراً ہانڈیوں کو الٹ دیا اور اطاعت رسول کا نمونہ بن گئے۔ ③

۱۱۔ حریم اسدی واقعی کمال تھے

سیدنا قیس بن بشر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ ہم بیٹھے ہوئے تھے (لبی حدیث میں ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ الرَّجُلُ حُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طَوْلُ جُمُعَتِهِ وَإِسْبَالُ

① ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب ما یقول الرجل اذا رکب (۲۶۰۲)۔

② صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم خاتم الذهب علی الرجال۔

③ سنن ابن ماجہ، کتاب الذبائح، باب لحوم الحمر الأہلیۃ۔

إِذَا رَءَاہُ۔

”خریم اسدی بہت اچھا آدمی ہے اگر وہ اپنے بالوں کو کندھوں سے چھوٹا کرے اور اپنے تہبند کو ٹخنوں سے اوپر کرے۔“

(کسی صحابی نے یہ بات خریم اسدی تک پہنچادی) جب ان تک یہ بات پہنچی تو
فَعَجَلَ فَأَخَذَ شُفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ
إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ۔

”پس انھوں نے فوراً قینچی پکڑی اور بالوں کو کاٹ کر کانوں تک کر لیا اور
اپنی چادر (تہبند) کو نصف پنڈلی تک کر لیا۔“ ①

۱۲۔ قباء والوں نے نماز میں قبلہ بدل لیا

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (جب ہجرت کر کے)
مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنے ننھیال میں، جو انصار سے تھے ان کے ہاں رہائش اختیار
کی اور آپ ﷺ نے (مدینہ آنے کے بعد) سولہ ماہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف
(منہ کر کے) نماز پڑھی مگر آپ ﷺ کو یہ اچھا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا قبلہ کعبہ ہو جائے
(جب قبلہ تبدیل ہو گیا) سب سے پہلی نماز جو آپ ﷺ نے (کعبہ کی طرف منہ کر
کے) پڑھی وہ عصر کی نماز تھی اور آپ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگ نماز میں شریک تھے۔ ان
میں سے ایک شخص چلا گیا اور کسی مسجد کے قریب سے گزرا تو دیکھا کہ وہ لوگ (بیت
المقدس کی طرف منہ کر کے) نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے کہا:

أَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبْلَ مَكَّةَ۔

”میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ مکہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی ہے۔“

(یہ سنتے ہی) وہ لوگ جس حالت میں تھے اسی حالت میں کعبہ کی طرف پھر گئے

① ابوداؤد، کتاب اللباس، باب ما جاء في اسبال الازار (۴۰۸۹)۔

اور جب آپ ﷺ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے تو یہود اور (جملہ) اہل کتاب بہت خوش ہوتے تھے مگر جب آپ ﷺ نے اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیا تو یہ انھیں بہت ناگوار گزرا۔

براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کے دور میں وفات پائی یا کچھ لوگ اس دوران شہید ہو گئے تو صحابہ نے قبلہ تبدیل ہونے کے بعد کہا کہ ان لوگوں کا کیا بنے گا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہوئے وفات پا گئے تو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ أَمْرًا كَلَّمَهُ﴾ [البقرة: ۱۴۳]

”اللہ تمہارے ایمان (یعنی نماز) کو ضائع نہیں کرے گا۔“ ①

۱۳۔ صحابہ نے انگوٹھیاں بنوالیں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔ آپ کی انگوٹھی کو دیکھ کر صحابہ رضی اللہ عنہم؟ کو انگوٹھیاں پہنے دیکھا تو اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا:

”لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا“۔

”میں پھر کبھی بھی (سونے کی انگوٹھی) نہیں پہنوں گا۔“

پھر آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ انگوٹھی نبی کریم ﷺ کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے پہنی تھی پھر وہ انگوٹھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے اریس (نامی) کنویں میں گر گئی تھی (جو کافی تلاش کے بعد بھی نہ مل سکی) ②

۱۴۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور اتباع نبی ﷺ

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے (ابن جریج نے) کہا کہ میں نے تمھیں دیکھا ہے

① صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب از سلوة من الایمان (۴۰)۔

② صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب خاتم الفضة (۸۸۶۶)۔

کہ (طواف میں) سوائے دونوں یمانی (رکنوں) کے اور کسی رکن کو تم ہاتھ نہیں لگاتے اور میں نے تمہیں دیکھا کہ سبتی جوتیاں پہنتے ہو اور میں نے دیکھا کہ تم زردی سے (اپنے بالوں کو یا لباس کو) رنگ کر لیتے ہو اور میں نے تمہیں دیکھا کہ جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو اور لوگ جب (ذی الحجہ کا) چاند دیکھتے ہیں۔ (اسی وقت سے) احرام باندھ لیتے ہیں لیکن تم جب تک آٹھ ذوالحجہ کا دن نہیں آجاتا احرام نہیں باندھتے تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ (بے شک میں) یہ کام کرتا ہوں جہاں تک (طواف میں) یمانی ارکان کو ہاتھ لگانے کی بات ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دونوں یمانی (رکنوں) کے سوا اور کسی کو ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا۔ اسی طرح سبتی جوتوں کا مسئلہ ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے جوتے پہنے ہوئے دیکھا تھا جس پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ ﷺ اسی جوتے میں وضو فرماتے تھے (یعنی پیر دھوتے تھے مسح نہیں کرتے تھے) لہذا میں پسند کرتا ہوں کہ ایسے جوتے پہنوں، اسی طرح زرد خضاب کا مسئلہ ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے لہذا میں پسند کرتا ہوں کہ زرد رنگ ہی استعمال کروں اور اس طرح احرام باندھا ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت احرام باندھتے ہوئے دیکھا تھا جبکہ آپ ﷺ کی سواری کھڑی ہوتی تھی یعنی آٹھویں تاریخ کو۔ ①

۱۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کے عبادت کے مقامات پر عبادت کرتے تھے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (بھی) عمرہ یا حج ادا فرماتے تو (مقام) ذوالحلیفہ میں بھی اترتے تھے اور جب کسی غزوہ سے لوٹتے اور اس راستہ ہو (کراٹے) یا حج یا عمرہ میں ہوتے تو وادی کے اندر اتر جاتے۔ پھر جب وادی کے گہراؤ سے اوپر جاتے تو اونٹ کو اس بٹھا میں بٹھا دیتے جو وادی کے کنارے پر بجانب مشرق ہے۔ پھر آخر رات میں وہیں آرام فرماتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی (یہ مقام

① صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلین فی النعلین (۱۶۶)۔

جہاں آپ ﷺ آرام فرماتے) اس مسجد کے پاس نہیں ہے جو پتھروں سے بنی ہے اور نہ اس ٹیلے پر ہے جس کے اوپر مسجد ہے بلکہ اس جگہ ایک چشمہ تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے اور اس کے اندر کچھ ٹیلے (ریت کے) تھے رسول اللہ ﷺ وہیں نماز پڑھتے تھے۔ پھر اس بٹھا میں سیلاب بہہ کر آیا یہاں تک کہ وہ مقام جہاں حضرت عبداللہ نماز پڑھتے تھے دفن ہو گیا۔ ①

۱۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سواری کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی سواری کو چوڑائی میں بٹھا دیتے تھے اور اس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھتے تھے (عبداللہ راوی نے نافع راوی سے پوچھا) کہ جب سواریاں جانے کے لیے چلی جاتیں (تو آپ ﷺ کیا کرتے تھے؟) فرمایا کہ آپ ﷺ پالان کو لے لیتے تھے پھر اس کے پچھلے حصہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لیتے تھے:

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْعُلُهُ.

”ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔“ ②

۱۷۔ نبی ﷺ کے سکھائے ہوئے کلمات سے کچھ رد و بدل نہیں براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: جب تم اپنے بستر پر آؤ تو نماز کی طرح وضو کر لیا کرو۔ پھر اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جاؤ پھر اس کے بعد کہو:

((اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتُ ظَهَرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ أَمِنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ)).

① صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب المساجد التي على طرق المدينة (۴۸۴)۔

② صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة الى الراحة (۴۰۷)۔

”اے اللہ! میں نے تجھ سے امیدوار اور خائف ہو کر اپنا چہرہ تیری جانب میں مجھکا دیا اور اپنا (ہر) کام تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشتی بان و پناہ و ہندہ بنالیا اور (میں یقین رکھتا ہوں کہ) تجھ سے (یعنی تیرے غضب سے) سوا تیری بارگاہ کے کوئی پناہ و نجات کی جگہ نہیں ہے۔ اے اللہ! میں اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے اس نبی پر (بھی) جسے تو نے ہدایت خلق کے لیے بھیجا ہے۔“ ①

اگر تم اپنی اس رات میں مر جاؤ گے تو ایمان پر مرو گے اور ان کلمات کو تمام اذکار کے بعد پڑھو جو تم کرنا چاہتے ہو۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو نبی ﷺ کے سامنے دہرایا پھر جب میں ((أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أُنْزِلَتْ)) پر پہنچا تو میں نے کہہ دیا ((وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أُرْسِلْتُ)) یعنی اور تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا تو آپ نے فرمایا: نہیں ((وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسِلْتُ)) ہی کہو کہ اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا ہوں جسے تو نے ہدایت خلق کے لیے بھیجا ہے۔“

۱۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما حج میں آپ ﷺ کے نقش قدم پر

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ذوالحلیفہ میں صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو اپنی اونٹنی کو تیار کرنے کا حکم فرماتے پھر وہ سوار ہو جاتے جب اونٹنی کھڑی ہو جاتی تو قبلہ کی طرف متوجہ ہوتے پھر تلبیہ (لبیک لبیک) کہنا شروع کر دیتے اور حرم میں پہنچ کر تلبیہ پکارنے سے رک جاتے تھے۔ ذی طویٰ مقام میں صبح ہونے تک رات کو آرام کرتے، پھر جب نماز پڑھ لیتے تو غسل فرماتے اور فرماتے تھے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ.

”رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔“ ②

۱۹۔ نبی ﷺ کے اشارے پر قرض معاف

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے مسجد میں ابن ابی حدرد سے

① صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب فضل من بات علی الوضوء (۲۴۷)۔

② صحیح البخاری، کتاب الحج، باب الاہلال مستقبل القبلة (۱۵۵۳)۔

اپنے قرض کا تقاضا کیا اتنے میں دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ انھیں رسول اللہ ﷺ نے سن لیا اور آپ گھر میں تھے تو آپ ﷺ نے اپنے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور آواز دی۔ اے کعب! انھوں نے عرض کی لیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اشارے سے فرمایا: تم اپنے قرض سے نصف کم کر دو۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ یا رسول اللہ! میں نے نصف چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے (ابن حرد سے فرمایا) ”ثُمَّ فَأَقْضِهِ“ (اٹھو اور باقی نصف ادا کرو۔) ①

۲۰۔ صحابی نے نماز سے آگے گزرنے والے کو دھکا دے دیا

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک نوجوان آیا جو (قبیلہ) بنی ابی معیط سے تھا اسے گزرنے کے لیے اور کوئی راستہ نظر نہ آیا تو اس نے یہ چاہا کہ ان کے آگے سے ہی گزر جائے تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے میں دھکا دیا جو ان کی طرف نظر کی اور پھر جب اسے دوسرا کوئی راستہ نظر نہ آیا تو اس نے دوبارہ آگے سے گزرنے کی کوشش کی۔ لیکن ابوسعید رضی اللہ عنہ نے پہلے سے زیادہ زوردار دھکا دیا جس سے اسے تکلیف ہوئی اور وہ مروان کے پاس چلا گیا اور ابوسعید سے جو معاملہ ہوا تھا اس کی مروان سے شکایت کی اور اس کے پیچھے پیچھے ابوسعید رضی اللہ عنہ (بھی) مروان کے پاس چلے گئے تو مروان نے کہا کہ اے ابوسعید! تمہارا اور تمہارے بھائی کے بیٹے کا کیا معاملہ ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)).

”جب تم سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف نماز پڑھ رہا ہو جو اسے لوگوں سے سترے کا کام دے رہی ہو پھر کوئی شخص اس کے سامنے سے

① صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب التقاضی والملازمة فی المسجد (۴۵۷)۔

گزرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اسے ہٹا دے اور اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے اس لیے کہ وہ شیطان ہے۔“ ①

۲۱۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود کو بوسہ کیوں دیا

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ (طواف میں) حجر اسود کے پاس آئے پھر اس کو بوسہ دیا اور فرمایا:

إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

”میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ (کسی کو) نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ دے سکتا ہے اور اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بھی بوسہ نہ دیتا۔“ ②

① صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب یرد المصلی من مر بین یدیہ (۵۰۹)۔
② صحیح البخاری، کتاب الحج، باب ما ذکر فی الحجر الاسود (۱۵۹۷)۔

المنهيات

من

القرآن الكريم

فساد مت کرو

﴿لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ﴾ [البقرة: ۱۱]
 ”تم زمین میں فساد مت کرو۔“

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو

﴿فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا﴾ [البقرة: ۲۲]
 ”پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔“

قرآن پر دنیا کو ترجیح مت دو

﴿وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [البقرة: ۴۱]
 ”اور تم میری آیتوں کو تھوڑی قیمت میں مت بیچو۔“

حق کے ساتھ باطل مت ملاؤ

﴿وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ﴾ [البقرة: ۴۲]
 ”اور تم حق کو باطل کے ساتھ غلط ملط نہ کرو اور نہ ہی حق کو چھپاؤ۔“

شہداء کو مردہ مت کہو

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ [البقرة: ۱۵۴]
 ”اور تم ان کو جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیے جائیں مردے مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور لیکن تم سمجھ نہیں رکھتے۔“

شیطان کی پیروی مت کرو

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ﴾ [البقرة: ۱۶۸]
 ”اور تم شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو۔“

مردار، خون، سور کا گوشت اور جس چیز پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو

حرام ہے

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخَنَازِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ . [۲/ البقرة: ۱۷۳]

”یقیناً تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پس جو شخص مجبور کیا گیا بشرطیکہ وہ سرکشی کرنے والا نہ ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔“

ناحق ایک دوسرے کا مال اور رشوت مت کھاؤ

﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ . [۲/ البقرة: ۱۸۸]

”آپس میں ناجائز طریقے سے ایک دوسرے کے اموال مت کھاؤ اور نہ ہی تم لوگوں کے مالوں کو گناہ کے ساتھ کھانے کے لیے حاکموں کی طرف لے کر جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔“

کسی کے ساتھ زیادتی مت کرو

﴿وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ . [۲/ البقرة: ۱۹۰]

”اور تم زیادتی نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔“

حرم میں لڑنا ممنوع ہے

﴿وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۚ فَإِنْ قَتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ﴾ . [۲/ البقرة: ۱۹۱]

”اور تم ان سے مسجد حرام کے نزدیک نہ لڑو، یہاں تک کہ وہ تم میں سے

لڑیں اس میں پس اگر وہ تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کرو۔“

اپنے آپ کو خود ہلاکت میں مت ڈالو

﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة: ۱۹۵]

”اور تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔“

حج میں قربانی سے پہلے سر نہ منڈواؤ

﴿وَلَا تَحْلُوا زُرْعًا وَنَسْكُم حَتَّىٰ يَكُنَّ الْهَدْيُ مَحَلَّةً﴾ [البقرة: ۱۹۶]

”اور اپنے سر مت منڈواؤ یہاں تک کہ قربانی اپنے حلال ہونے کی جگہ پر پہنچ جائے۔“

دوران حج جھگڑا اور گناہ و معصیت مت کرو

﴿فَلَا رَفَعَ وَلَا فَسَوْقٌ وَلَا جِدَالٌ فِي الْحَجَّةِ﴾ [البقرة: ۱۹۶]

”حج میں نہ شہوت کی باتیں کرنا اور نہ تا فرمانی کرنا اور نہ جھگڑا کرنا ہے۔“

مشرکہ عورت سے نکاح کی ممانعت

﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ يَتُوبَ﴾ [البقرة: ۲۲۱]

”اور مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔“

حالت حیض میں صحبت مت کرو

﴿فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا

طَهُرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ [البقرة: ۱۹۶]

”پس حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور نہ ان کے قریب جاؤ حتیٰ

کہ وہ پاک ہو جائیں پس جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ

جیسے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔“

اللہ کے نام کی فضول قسمیں مت اٹھاؤ

﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۚ

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: ۲۲۴]

”اور نہ بناؤ اللہ (کے نام) کو رکاوٹ اس کی قسم کھا کر کہ نیکی نہ کرو گے اور پرہیزگاری نہ کرو گے اور صلح نہ کرو گے لوگوں میں اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔“

عورت کا حمل چھپانا ممنوع ہے

﴿وَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَكْتُمَنَّ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهَا إِنْ كُنْ تَدْرِيْنَ

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ﴾ [البقرة: ۲۲۸]

”اور ان کے لیے جائز نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے چھپائیں اگر وہ ایمان رکھتی ہوں اللہ پر اور روزِ آخرت پر۔“

بے جا حق مہر کی واپسی کا مطالبہ ممنوع ہے

﴿وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا﴾ [البقرة: ۲۲۹]

”اور تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم نے جو کچھ انہیں (بطور حق مہر) دیا ہے اسے لے لو۔“

نوٹ: خلع کی صورت میں واپسی کا مطالبہ درست و جائز ہے۔

عورت کو اذیت دینے کی غرض سے نکاح مت کرو

﴿وَلَا تُسْكَوْهُنَّ حِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ۗ﴾ [البقرة: ۲۳۱]

”اور انہیں تکلیف دینے کی غرض سے نہ روکو تا کہ تم زیادتی کر سکو۔“

اللہ کی آیات کا مذاق نہ اڑاؤ

﴿وَلَا تَسْتَحْذِرُوا إِلَهَ اللَّهِ هُزُوا ۗ﴾ [البقرة: ۲۳۱]

”اور اللہ کی آیتوں کو مذاق نہ بنا لو۔“

اولاد کے سبب والدین کو تکلیف مت دو

﴿لَا تُضَارُّ وَالِدَهُ يَوْلِيَهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ يَوْلِيهِ ۖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ ۖ﴾ [البقرة: ۲۳۳]

”اور نہ ضرر پہنچایا جائے کسی ماں کو اس کے لڑکے کے باعث اور نہ کسی باپ کو اس کے لڑکے کے باعث اور وارث پر بھی اسی قسم کی ذمہ داری ہے۔“

دوران عدت نکاح ممنوع ہے

﴿وَلَا تَعْرِضُوا عَقَدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَسْلِمَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۖ﴾ [البقرة: ۲۳۵]

”اور نہ بچی کر لو نکاح کی گرہ یہاں تک کہ عدت اپنی انتہا کو پہنچ جائے۔“

کسی کے احسان کو فراموش مت کرو

﴿وَلَا تَنْسُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۖ﴾ [البقرة: ۲۳۷]

”اور نہ بھلایا کرو احسان کو آپس (کے لین دین) میں۔“

دین میں جبر ممنوع ہے

﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ﴾ [البقرة: ۲۵۶]

”دین میں کوئی زبردستی نہیں۔“

احسان جتلا نا ممنوع ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ ۖ﴾

[البقرة: ۲۶۴]

”اے ایمان والو! مت ضائع کرو اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور دکھ پہنچا کر۔“

سو حرام ہے

﴿وَاحْلَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الزَّيْوَاطَ﴾ [البقرة: ۲۷۵]
 ”اور اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔“

گواہی مت چھپاؤ

﴿وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آتِمٌ قَلْبُهُ﴾ [البقرة: ۲۸۳]
 ”اور گواہی مت چھپاؤ اور جو شخص چھپاتا ہے اسے تو یقیناً اس کا ضمیر گناہگار ہے۔“

کفار سے دوستی ممنوع ہے

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ﴾

[آل عمران: ۲۸]

”مومنوں کو چھوڑ کر مومن کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جس نے ایسا کیا پس اس کا اللہ سے کچھ تعلق نہ رہا۔“

فرقہ بندی مت اختیار کرو

﴿واعتصموا بحبلِ اللَّهِ جميعاً ولا تفرقوا﴾ [آل عمران: ۱۰۳]

”اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہوتا۔“

منافقوں کو رازدان مت بناؤ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا﴾

[آل عمران: ۱۱۸]

”اے ایمان والو! غیروں کو رازدان نہ بناؤ وہ تمہیں خرابی پہنچانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے۔“

قیموں کے مال ناحق مت کھاؤ

﴿وَاتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ إِنَّكَ كَانَ خُوبًا كَثِيرًا﴾ [۴/النساء: ۲۰]

”اور قیموں کو ان کے مال دے دو اور (اپنی) رڈی چیز کو (ان کی) عمدہ چیز سے نہ بدلو۔ اور ان کے مال اپنے مالوں سے ملا کر نہ کھاؤ واقعی یہ بہت بڑا گناہ ہے۔“

محرمات نکاح

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّكَ كَانَ فَاخِشَةً وَمَقْتَلًا وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ [۴/النساء: ۲۲]

”اور نہ نکاح کرو جن سے نکاح کر چکے تمہارے باپ دادا مگر جو ہو چکا (اس سے پہلے سو وہ معاف ہے) یہ بے حیائی کا کام اور بغض کا سبب ہے اور بڑی بُری راہ ہے۔“

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعُمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُ النِّسَاءِ الَّذِينَ أَزْوَجْتُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَّاتُ بَيْتِكُمُ الَّتِي فِي حُجُورِكُمْ مِّنْ نِّسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمُوهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ [۴/النساء: ۲۳]

”حرام کی گئی تم پر تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں، تمہاری مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا تمہاری بہنیں رضاعت سے اور مائیں تمہاری بیوی کی، تمہاری بیویوں کی بیٹیاں جو تمہاری گودوں میں (پرورش پا رہی) ہیں ان بیویوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو اور اگر تم نے صحبت نہ کی ہو

ان بیویوں سے تو کوئی حرج نہیں تم پر (ان کی بیٹیوں سے نکاح کرنے میں) اور (حرام کی گئیں) بیویاں تمہارے ان بیٹیوں کی جو تمہاری پشتوں سے ہیں اور (یہ بھی حرام ہے) کہ جمع کرو تم دو بہنوں کو مگر جو گزر چکا (سو وہ معاف ہے) یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔“

کسی کا ناحق مال مت کھاؤ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾.

[۴/النساء: ۲۹]

”اے ایمان والو! نہ کھاؤ اپنے مال آپس میں ناجائز طریقہ سے مگر یہ کہ تجارت ہو تمہاری رضامندی سے اور نہ ہلاک کرو اپنے آپ کو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والا ہے۔“

اللہ کے ساتھ شرک مت کرو

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾. [۴/النساء: ۳۶]

”اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔“

نشے اور جنابت کی حالت میں نماز نہ پڑھو

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سَكْرَىٰ حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرَضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُم مِّنَ الْغَايَةِ أَوْ لَسْتُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾. [۴/النساء: ۴۳]

”اے ایمان والو! حالت نشہ میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو کہ تم کیا کہہ رہے ہو اور نہ جنابت کی حالت میں مگر یہ کہ تم سفر کر رہے ہو یہاں تک کہ تم غسل کر لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا آئے کوئی تم میں سے قضائے حاجت سے یا مباشرت کی ہو تم نے اپنی عورتوں سے۔“

کسی مسلمان کو قتل کرنا ممنوع ہے

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاً﴾ . [۴/ النساء: ۹۲]
 ”اور نہیں (جائز) کسی مومن کے لیے کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے مگر غلطی سے۔“

کسی پر غیر مسلم کی تہمت درست نہیں

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ . [۴/ النساء: ۹۴]
 ”اور تم نہ کہو اس شخص کے لیے جو تمہیں سلام پیش کرے کہ تو مومن نہیں ہے۔“

بددیانت اور غلط آدمی کی طرف سے وکیل نہ بنا جائے

﴿وَلَا تَحْذَرُوا الْبَاطِلَ عَنْ الَّذِينَ يَخْتَفُونَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَانًا أَمِثًا﴾ . [۴/ النساء: ۱۰۷]
 ”اور مت جھگڑا کریں آپ ان کی طرف سے جو خیانت کرتے ہیں اپنے آپ سے بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا اسے جو بڑا بددیانت (اور) بدکار ہے۔“

خواہش نفس کی ممانعت

﴿فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلَوْا أَوْ نَعَزْضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾ . [۴/ النساء: ۱۳۵]
 ”پس تم خواہش نفس کی پیروی نہ کرو انصاف کرنے میں اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ موزو تو بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔“

غیروں کے عیوب کو بیان کرنا ممنوع ہے

﴿لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ وَكَانَ اللَّهُ

سَمِيعًا عَلِيمًا ﴿٤﴾ [النساء: ۱۴۸]

”اللہ تعالیٰ ہمیں پسند کرتے کہ کسی کی بری بات کو بر ملا کہا جائے مگر (اس سے) جس پر ظلم ہوا ہو اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔“

دین میں غلو حرام ہے

﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ الْإِلَهَ إِلَّا الْحَقُّ ۖ﴾

[النساء: ۱۷۱]

”اے اہل کتاب! نہ غلو کرو اپنے دین میں اور نہ کہو اللہ تعالیٰ کے متعلق مگر سچی بات۔“

یہ مت کہو کہ تین خدا ہیں

﴿وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۖ إِنَّمَا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِلَهًا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ ۖ﴾

[النساء: ۱۷۱]

”اور نہ کہو تین (خدا ہیں) باز آ جاؤ (ایسا کہنے سے) یہ بہتر ہے تمہارے لیے، بیشک اللہ تو معبود واحد ہی ہے پاک ہے وہ اس سے کہ ہو اس کا کوئی لڑکا۔“

اللہ کے شعائر کی بے حرمتی ممنوع ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا أَرْوَاحَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَنْتَعُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۖ﴾

[المائدة: ۲]

”اے ایمان والو! بے حرمتی نہ کرو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی اور نہ عزت والے مہینہ کی اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیوں کی اور نہ جن کے گلے میں پٹے ڈالے گئے ہیں اور نہ (بے حرمتی کرو) جو قصد کیے ہوئے ہیں بیت

حرام کا وہ چاہتے ہیں رب کا فضل اور (اس کی) رضا۔“

چند حرام اشیاء

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكَ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَفَقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالطَّيْعَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُهِبَ عَلَى النُّصَبِ وَإِنْ تَسْقِسُوا بِالْأَزْلَامِ ۖ ذَلِكُمْ فَسْقٌ ۖ﴾

[۵/ المائدة: ۳]

”حرام کیے گئے ہیں تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے اور گلا گھونٹنے سے مرا ہوا، چوٹ سے مرا ہوا، اوپر سے نیچے گر کر مرا ہوا، سینگ لگنے سے مرا ہوا اور جسے کھایا کسی درندے نے سوائے اس کے جسے تم ذبح کر لو اور (حرام ہے) جو ذبح کیا گیا ہو آستانوں پر اور (یہ بھی حرام ہے) کہ تم قسمت آزمائی کرو جوئے کے تیروں سے، یہ سب نافرمانی کے کام ہیں۔“

دین کا مذاق اڑانے والوں سے دوستی حرام ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكَافِرَ أَوْلِيَاءَ ۚ﴾ [۵/ المائدة: ۵۷]

”اے ایمان والو! مت بناؤ ان لوگوں کو جنہوں نے بنا رکھا ہے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل ان سے جنہیں دی گئی کتاب تم سے پہلے اور کفار (اپنے) دوست۔“

پاکیزہ چیزوں کو حرام مت کرو

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ﴾

[۵/ المائدة: ۸۷]

”اے ایمان والو! نہ حرام کرو پاکیزہ چیزوں کو جنہیں حلال فرمایا ہے اللہ

تعالیٰ نے تمہارے لیے اور نہ حد سے بڑھو۔“

شراب، جوا، بت و آستانے پر جانا حرام ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْيَيْسُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ قَدِ
عَمِلَ الشَّيْطَانُ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝﴾ [۵/ المائدة: ۹۰]

”اے ایمان والو! یہ شراب، جوا، بت اور فال نکالنے کے تیرسب ناپاک
ہیں شیطان کی کارستانیوں ہیں سو بچو ان سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔“

حرم میں شکار کرنا ممنوع ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۝﴾ [۵/ المائدة: ۹۵]

”اے ایمان والو، نہ مارو شکار کو جب کہ تم احرام باندھے ہوئے ہو۔“

کثرتِ سوال کی ممانعت

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ سَأُلَّكُمْ ۝﴾

[۵/ المائدة: ۱۰۱]

”اے ایمان والو! مت پوچھا کرو ایسی باتیں کہ اگر ظاہر کی جائیں تمہارے
لیے تو تمہیں بری لگیں۔“

بتوں کے نام کے جانور چھوڑنا حرام ہے

﴿مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۚ وَلَكِنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ وَكَثُرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝﴾

[۵/ المائدة: ۱۰۳]

”نہیں مقرر کیا اللہ نے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور نہ حام، لیکن جنہوں نے کفر
کیا وہ تہمت لگاتے ہیں اللہ تعالیٰ پر جھوٹی اور اکثر ان میں کچھ عقل نہیں
رکھتے۔“

نوٹ: یہ تمام جانور بتوں کے نام پر چھوڑتے تھے۔ بحیرہ ایسی اونٹنی جو کسی بت کے نام پر چھوڑتے اور اس کا دودھ نہیں دھوتے تھے۔ سائبہ بھی بتوں کے نام پر کھلی چھوڑتے اور اس پر وزن نہ رکھتے تھے۔ وکیلہ ایسی اونٹنی جو متواتر کئی مادہ کو جنم دیتی تو اسے وقف کر دیتے اور حام ایسا اونٹ جس کے مادہ سے دس بچے پیدا ہوں یہ شریکۃ افعال ہیں جیسا کہ آجکل پیروں کے نام پر گائیں چھوڑی جاتیں ہیں یہ سب سے پہلے عمرو بن عامر الخزاعی نے کیا تھا جو نبی ﷺ سے تین سو سال قبل مکہ کا رئیس تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اسے جہنم میں اپنی انتزیوں کو کھینچتے ہوئے دیکھا ہے۔“

بتوں کی پوجا ممنوع ہے

﴿قُلْ إِنِّي نُهَيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ط﴾

[۶/ الانعام: ۵۶]

”آپ فرمائیے! کہ مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں اللہ کے سوا ان کی عبادت کروں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔“

غیروں کے خدا کو گالی مت دو

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ط﴾

[۶/ الانعام: ۱۰۸]

”اور گالی مت دو (برا بھلا مت کہو) ان کو جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ کچھ جانے بغیر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے۔“

تکبیر کے بغیر ذبح کیا ہوا جانور مت کھاؤ

﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ط﴾

[۶/ الانعام: ۱۲۱]

”اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ

کام بے حکمی (نافرمانی) ہے۔“

اسراف سے پرہیز کرو

﴿وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾ [۶/ الانعام: ۱۴۱]
 ”اور اسراف مت کرو یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

خاندانی منصوبہ بندی حرام ہے

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا
 الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا
 بِالْحَقِّ ۚ ذَلِكُمْ وَصَّيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ [۶/ الانعام: ۱۵۱]
 ”اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو، ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں اور خواہ پوشیدہ اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو ہاں مگر حق کے ساتھ اس کا تم کو تاکید حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔“

یتیم کا مال مت کھاؤ

﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ﴾ [۶/ الانعام: ۱۵۲]
 ”اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنی سن بلوغت کو پہنچ جائے۔“

غلط راستے مت اپناؤ

﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ

عَنْ سَبِيلِهِ ۖ ذَلِكُمْ وَضَعَتْ لَكُمْ لَعْنَتُهُ تَقْتُونَ ۝ [٦/ الانعام: ١٥٣]

”اور یہ کہ میرا دین میرا رستہ ہے جو مستقیم ہے سوا اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی اس کا تم کو اللہ نے تاکید کی حکم دیا ہے تاکہ تم احتیاط رکھو۔“

اللہ کے علاوہ کسی کی اتباع مت کرو

﴿إِطِيعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ قَلِيلًا مِمَّا تَذَكَّرُونَ ۝ [٧/ الاعراف: ٣]

”تم لوگ اس کی اتباع کرو جو تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں کی اتباع مت کرو تم لوگ بہت کم ہی نصیحت مانتے ہو۔“

زمین میں فساد مت پھیلاؤ

﴿وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَبَعًا ۝ [٧/ الاعراف: ٥٦]

”اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ اس کی درستگی کے بعد اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے۔“

ناپ تول میں کمی مت کرو

﴿فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْهَيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۝ [٧/ الاعراف: ٨٥]

”پس تم ناپ اور تول پورا پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو اور زمین میں اس کے بعد کہ اس کی درستگی کر دی گئی فساد مت پھیلاؤ۔“

کسی کو تکلیف دینے کے لیے راستوں میں مت بیٹھو

﴿وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

﴿مَنْ آمَنَ بِهِ وَبَعَثُونَهَا عِوَجًا﴾ [۷/ الاعراف: ۸۶]
 ”اور مت بیٹھا کرو راستوں پر کہ ڈرا رہے ہو تم (راہ گیروں کو) اور روک
 رہے ہو تم اللہ کی راہ سے جو ایمان لایا اللہ کے ساتھ اور تلاش کرتے ہو
 اس میں عیب۔“

جنگ میں پیٹھ مت پھیرو

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحَفًا فَلَا تُوَلُّوهُمْ
 الْأَدْبَارَ﴾ [۸/ الانفال: ۱۵]
 ”اے ایمان والو! جب تم مقابلہ کرو کافروں کے لشکر جبار سے تو مت
 پھیرنا ان کی طرف پیٹھیں۔“

باہم مت جھگڑو

﴿وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا﴾ [۸/ الانفال: ۴۶]
 ”اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ
 جائے گی تمہاری ہوا اور (ہر مصیبت میں) صبر کیا کرو۔“

مشرک حرم میں داخل مت ہوں

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
 بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ [۹/ التوبة: ۲۸]
 ”اے ایمان والو! یقیناً مشرک ناپاک ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام
 کے قریب نہ ہونے پائیں۔“

منافق کی نماز جنازہ مت پڑھو

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّتَّ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾ [۹/ التوبة: ۸۴]
 بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَمَا تَوَّاهُمْ فَسُقُونَهُ

”اور نہ پڑھیے نماز جنازہ کسی پر ان میں سے جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑے ہوں اس کی قبر پر بے شک انھوں نے کفر کیا اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور وہ مرے اس حالت میں کہ وہ نافرمان تھے۔“

اشیاء میں کمی پیشی مت کرو

﴿وَلْيَقُومُوا أَثْقَالَهُمُ بِالْأَيْدِي وَالْأَرْجُلِ وَلَا يَتَّبِعُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝﴾ [ہود: ۸۵]

”اے میری قوم! پورا کیا کرو ناپ اور تول کو انصاف کے ساتھ اور نہ گھٹا کر دیا کرو لوگوں کو ان کی چیز اور نہ چلو زمین میں فساد برپا کرتے ہوئے۔“

اللہ کے لیے مثالیں مت بیان کرو

﴿فَلَا تَقْرُبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۝﴾ [النحل: ۷۴]

”پس (اے جاہلو!) اللہ کے لیے مثالیں نہ بیان کیا کرو۔“

بے حیائی اور برے افعال مت کرو

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفُسْخَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝﴾ [النحل: ۹۰]

”بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ہر معاملہ میں انصاف کرو اور (ہر ایک کے ساتھ) بھلائی کرو اور اچھا سلوک کرو رشتہ داروں کے ساتھ اور منع فرمایا ہے بے حیائی سے اور برے کاموں سے اور سرکشی سے اللہ تعالیٰ نصیحت کرتا ہے تمہیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔“

قسمیں مت توڑا کرو

﴿وَلَا تَقْضُوا الْآيَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا ۝﴾ [النحل: ۹۱]

”اور نہ توڑو (اپنی) قسموں کو انھیں پختہ کرنے کے بعد۔“

اللہ پر جھوٹ مت باندھو

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ﴾ [۱۶/ النحل: ۱۱۶]

”اور نہ بولو جھوٹ جن کے بارے میں تمہاری زبانیں بیان کرتی ہیں (یہ کہتے ہوئے) کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس طرح تم افترا باندھو گے اللہ تعالیٰ پر۔“

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ

﴿لَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَّخَذُومًا ۖ﴾

[۱۷/ بنی اسرائیل: ۲۲]

”نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ورنہ تم بیٹھ رہو گے اس حال میں کہ تمہاری مذمت کی جائے گی اور بے یار و مددگار ہو جاؤ گے۔“

والدین کو اُف تک نہ کہو

﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ وَلَا تُنْهَرُهَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۖ﴾

[۱۷/ بنی اسرائیل: ۲۳]

”تو ان (والدین کو) اف تک مت کہہ اور انھیں مت جھڑکو اور جب ان سے بات کرو تو بڑی تعظیم سے بات کرو۔“

فضول خرچی مت کرو

﴿وَلَا تَبْذُرْ تَبَذُّرًا إِنَّ الْبَذِيرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ﴾

[۱۷/ بنی اسرائیل: ۲۶-۲۷]

”اور فضول خرچی نہ کیا کرو بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔“

زنا کا ارتکاب حرام ہے

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَ إِتْهَ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾

[۱۷/ بنی اسرائیل: ۳۲]

”اور بدکاری کے قریب بھی نہ جاؤ بے شک یہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے۔“

ناحق قتل کرنا حرام ہے

﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلَاهُمْ سُلْطَانًا فَلَا يَسْرِفُ فِي الْقَتْلِ إِتْهَ كَانَ مَنصُورًا﴾

[۱۷/ بنی اسرائیل: ۳۳]

”اور نہ قتل کرو اس نفس کو جس کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے مگر حق کے ساتھ اور جو قتل کیا جائے ناحق تو ہم نے مقتول کے وارث کو (قصاص کے مطالبے کا) حق دے دیا ہے پس اسے چاہیے کہ قتل میں اسراف نہ کرے ضرور اس کی مدد کی جائے گی۔“

کسی چیز کی اتباع بغیر علم کے ممنوع ہے

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾

[۱۷/ بنی اسرائیل: ۳۶]

”اور نہ پیروی کرو اس چیز کی جس کا تمہیں علم نہیں ہے شک کان، آنکھ اور دل ان سب کے متعلق (تم سے) پوچھا جائے گا۔“

اکڑا کر مت چلو

﴿وَلَا تَسْخَبْ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا﴾

[۱۷/ بنی اسرائیل: ۳۷]

”اور نہ چلو زمین میں اکڑتے ہوئے (اس طرح) نہ تم چیر سکتے ہو زمین کو اور نہ پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتے ہو۔“

ان شاء اللہ کے بغیر کوئی عزم صحت نہ ہو
﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُعَذِّبُكَ عَذَابُ اللَّهِ إِلَّا أَنْ يُشَاءَ اللَّهُ﴾.

[۱۸/ الکہف: ۲۳-۲۴]

”ہرگز نہ کہنا کسی چیز کے متعلق کہ میں اسے کل کرنے والا ہوں مگر (یہ کہ ساتھ یہ بھی کہو) اگر اللہ نے چاہا۔“

زنا کار سے نکاح مت کرو

﴿الَّذِينَ لَا يَكُنْ لَهُمْ آلَاءُ زَانِيَةٌ أَوْ مُشْرِكَةٌ وَالزَّانِيَةُ لَا يَكُنْ لَهُمَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾. [۲۴/ النور: ۳]

”زانی شادی نہیں کرتا مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرک کے ساتھ اور زانیہ، نہیں نکاح کرتا اس کے ساتھ مگر زانی یا مشرک اور حرام کر دیا گیا ہے یہ اہل ایمان پر۔“

فقراء کو نہ دینے کی قسمیں مت کھاؤ

﴿وَلَا يَأْكُلْ أُولُوا الْقُرْبَىٰ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾. [۲۴/ النور: ۲۲]

”اور تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انھیں اپنے قرابت داروں پر اور مسکینوں اور مہاجرین کو راہ اللہ دینے سے قسم نہ کھالینی چاہیے بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہیے کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف فرمادے۔ اللہ تعالیٰ قصوروں کو معاف کرنے والا مہربان ہے۔“

کسی کے گھر بغیر اجازت داخل مت ہو

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝﴾ [النور: ۲۷]

”اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام کر لیں تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔“

خواتین غیر محرم کے سامنے زینت ظاہر مت کریں

﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ ۚ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَائِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوْ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولَى الْأَرْبَابِ مِنَ الرِّجَالِ أَوْ الصِّبْيِ ۚ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْظَهَرُوا عَلَى عَوْرَتِ النِّسَاءِ ۚ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ ۚ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ السَّمِيعُ الْغَفُورُ ۝﴾ [النور: ۳۱]

”اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیوں کے بٹگل مارے رہیں اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجیوں کے یا اپنے بھانجیوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح

زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے
اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات
پاسکو۔“

نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک گستاخی سے مت لو
﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾

[۲۴/النور: ۶۳]

”تم اللہ تعالیٰ کے نبی کے بلانے کو ایسا معمولی بلا دانہ کر لو جیسے آپس میں
ایک کا ایک کو ہوتا ہے۔“

غرور و تکبر مت اختیار کرو

﴿وَلَا تَصْعَدُ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْسِكْ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
كُلَّ مُتَكَبِّرٍ مَقْنَرٍ﴾ [۳۱/لقمان: ۱۸]

”لوگوں کے سامنے اپنے رخسار نہ پھلا، اور زمین پر اتر اتر کر اڑ کر نہ چل،
کسی تکبر کرنے والے، مچنی خورے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔“

اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہوا کرو

﴿لَا تَقْطَعُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ
الرَّحِيمُ﴾ [۳۹/الزمر: ۵۳]

”تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں
کو بخش دیتا ہے واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔“

اللہ کے سامنے سرکشی مت کرو

﴿وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۚ إِلَىٰ آيَاتِكُمْ سُلْطٰنٌ مُبِينٌ﴾ [۴۴/الدخان: ۱۹]
”تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس کھلی سند لانے

والا ہوں۔“

جنگ میں بزوری مت دکھاؤ

﴿فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامَةِ وَأَنْتُمْ لَا عَلَوْنَ ۗ وَاللَّهُ مَعَكُمْ ۝﴾

[۴۷/ محمد: ۳۵]

”(اے مسلمانو!) ہمت مت ہارو اور (کفار کو) صلح کی دعوت مت دو تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔“

قرآن و سنت کے آگے اپنی بات مت پیش کرو

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَالْتَقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝﴾ . [۴۹/ الحجرات: ۱]

”اے ایمان والو! آگے نہ بڑھا کرو اللہ اور اس کے رسول سے اور ڈرتے رہا کرو اللہ تعالیٰ سے بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

بغیر تحقیق کے کسی کی بات پر عمل مت کرو

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِمَهَالَةٍ فَتُصْحَبُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ لَدْغِيٍّ ۝﴾ . [۴۹/ الحجرات: ۶]

”اے ایمان والو! اگر لے آئے تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر تو اس کی خوب تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم ضرر پہنچاؤ کسی قسم کی بے علمی میں پھر تم اپنے کئے پر پچھتانے لگو۔“

کوئی کسی کا مذاق نہ اڑائے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَلَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَلَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ ۝﴾ . [۴۹/ الحجرات: ۱۱]

”اے ایمان والو! نہ تمسخر اڑایا کرے مردوں کی ایک جماعت دوسری جماعت کا شاید وہ ان مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں مذاق اڑایا کریں دوسری عورتوں کا شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔“

کسی کو برے لقب سے مت پکارو

﴿وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ط﴾ [۴۹/ الحجرات: ۱۱]
 ”اور نہ عیب لگاؤ ایک دوسرے پر اور نہ برے القاب سے کسی کو بلاؤ۔“

کسی کے بارے میں برا گمان مت رکھو

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ﴾

[۴۹/ الحجرات: ۱۲]

”اے ایمان والو! دور رہا کرو بکثرت بدگمانیوں سے، بلاشبہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔“

مسلمان کی جاسوسی مت کرو

﴿وَلَا تَجَسَّسُوا﴾ [۴۹/ الحجرات: ۱۲]

”اور نہ جاسوسی کیا کرو۔“

مسلمان کی غیبت کرنا حرام ہے

﴿وَلَا يَغْتَابَ بَعْضُكُمُ بَعْضًا ط أَيُّبٌ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا

فَكَرِهْتُمُوهُ ط﴾ [۴۹/ الحجرات: ۱۲]

”اور ایک دوسرے کی غیبت بھی نہ کیا کرو، کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی شخص کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس تم اسے تو مکروہ سمجھتے ہو۔“

ناپ تول میں کمی نہ کرو

﴿وَلَا تُخْسِرُوا الْبَيْزَانَ ۝﴾ [۵۵/ الرحمن: ۹۰]
 ”اور تول کو کم نہ کرو۔“

گناہ اور زیادتی کے متعلق مشورے مت کرو

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِلَهِمَّ وَالْعُدْوَانِ
 وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْوَيْهِ وَالْتَّقْوَىٰ ۝﴾ [۵۸/ المجادلة: ۹۰]
 ”اے ایمان والو! جب تم خفیہ مشورہ کرو تو مت خفیہ مشورہ کرو گناہ، زیادتی
 اور رسول کی نافرمانی کے متعلق بلکہ نیکی اور تقویٰ کے بارے میں مشورہ کیا
 کرو۔“

اللہ تعالیٰ کو مت بھولو

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝﴾
 [۵۹/ الحشر: ۱۹]
 ”ان (نادانوں) کی مانند نہ ہو جانا جنہوں نے بھلا دیا اللہ تعالیٰ کو پس
 اللہ نے ان کو خود فراموش کر دیا۔ یہی لوگ فاسق ہیں۔“

اللہ کے دشمنوں کو اپنا دوست مت بناؤ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ﴾

[۶۰/ الممتحنة: ۱]

”اے ایمان والو! میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو (اپنے جگری
 دوست) مت بناؤ۔“

مطلقہ کو ضرر مت پہنچاؤ

﴿أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وَجْدِكُمْ وَلَا تُضَارَّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا

علیہم ؑ۔ [٦٥/ الطلاق: ٦]

”انہیں ٹھہراؤ جہاں تم خود سکونت پذیر ہو اپنی حیثیت کے مطابق اور انہیں ضرر نہ پہنچاؤ تاکہ تم انہیں تنگ نہ کرو۔“

کسی کو اس لیے نہ دو کہ تمہیں زیادہ کی تمنا ہو

﴿وَلَا تَكُنْ تَسْتَكْبِرُ﴾۔ [٧٤/ المدثر: ٦]

”اور احسان کر کے زیادتی کی خواہش نہ کر۔“

یتیم کو ڈانٹ ڈپٹ مت کرو

﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّابِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾۔

[٩٣/ الضحیٰ: ٩-١٠]

”پس یتیم پر تو بھی سختی نہ کیا کر، اور نہ سوال کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ۔“

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الْقَدِيمُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ

كُفُوًا أَحَدٌ﴾۔ [١١٢/ الاخلاص: ١-٤]

”آپ کہہ دیجیے! کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔“

المنهيات

من

الأحاديث النبوية ﷺ

آئینہ مضامین

- ۱۔ کتاب الطہارۃ (طہارت کے مسائل)
- ۲۔ کتاب الصلوۃ (نماز کے مسائل)
- ۳۔ کتاب الجنائز (جنازے کے مسائل)
- ۴۔ کتاب الزکوۃ (زکوۃ کے مسائل)
- ۵۔ کتاب الصیام (روزے کے مسائل)
- ۶۔ کتاب الحج (حج کے مسائل)
- ۷۔ کتاب البیوع (خرید و فروخت کے مسائل)
- ۸۔ کتاب النکاح والطلاق (نکاح و طلاق کے مسائل)
- ۹۔ کتاب الجہاد (جہاد کے مسائل)
- ۱۰۔ کتاب الاطعمۃ (کھانے کے مسائل)
- ۱۱۔ کتاب الاشربۃ (پینے کے مسائل)
- ۱۲۔ کتاب الایمان والنہور (قسموں اور نذروں کے مسائل)
- ۱۳۔ کتاب الطب (طب کے مسائل)
- ۱۴۔ کتاب اللباس (لباس کے مسائل)
- ۱۵۔ کتاب التفسیر (تفسیر کے مسائل)
- ۱۶۔ کتاب الادب (ادب کے مسائل)

(۱)

کتاب الطہارۃ

طہارت کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿وَيَا بَنِي إِسْرَٰءِيلَ فَطَهِّرُوا زُرُوعَكُمْ فَالْحُجْرَةُ﴾. [۷۴ / المدثر: ۴-۵]

”اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کرو اور تاپاکی کو چھوڑ دو۔“

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ أَحَدُكُمْ بَعْظِمَ أَوْ رَوْثَ.

”بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع فرمایا

ہے۔“

سنن النسائی، کتاب الطہارۃ، باب النہی عن الاستطابة بالعظم (۳۹)

ومسلم (۶۷۲)

قضائے حاجت کے لیے قبلے کی جانب منہ یا پشت کرنے کی

ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ

الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا. ①

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ

نے پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا پس

آپ ﷺ کی وفات سے ایک سال قبل میں نے آپ ﷺ کو قبلہ کی

طرف منہ کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔“

توضیح: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پشت کرنا منع ہے البتہ یہ

ممانعت فضا میں ہے عمارتوں میں نہیں جیسا کہ مروان اصفر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں

نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے قبلے کی جانب سواری بٹھائی پھر اس کی

طرف پیشاب کرنے لگے تو میں نے کہا اے ابو عبد الرحمن! کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟

تو انھوں نے کہا کیوں نہیں اس عمل سے صرف فضا میں منع کیا گیا ہے اور جب

تمھارے اور قبلے کے درمیان کوئی اوٹ حائل ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ ②

اور یہی موقف ابن حجر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے اور امام مالک، امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی

مسک ہے۔ ③

بڈی اور گوبر سے استنجا کرنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَسْتَنْجِبَ أَحَدُكُمْ

① صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الطہارۃ، باب الرخصة فی استقبال القبلة عند قضاء

الحاجة (۱۵) الترمذی، کتاب الطہارۃ (۹) ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وستھا (۳۲۰) علامہ

البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ احمد فی باقی المکثرین (۱۴۳۴۳) بیہقی (۹۲/۱)

شرح معانی الآثار (۲۳۴/۴)۔ ② صحیح ابو داود للالبانی، کتاب الطہارۃ، باب

الرخصة فی ذلك (۸)۔ ③ فتح الباری ۱/۳۳۱۔

بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ. ①

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے ہڈی اور لید کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی لمبی حدیث میں ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کی جنوں سے ملاقات کا تذکرہ ہے اس میں آپ ﷺ نے ہڈی کو جنوں کا زادِ راہ اور گوبر (لید) کو ان کے جانوروں کا چارہ قرار دیا ہے اور اس کے بعد فرمایا: ”تم ان دونوں سے استنجا نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی خوراک ہے۔“ ②

تو اس روایت سے معلوم ہوا کہ جنوں کی خوراک سے استنجا کرنا درست نہیں تو انسانوں کی خوراک وغیرہ سے استنجا کرنا بالاولیٰ درست نہیں اور تمام مقدس اشیاء سے بھی استنجا کرنا درست نہیں۔ واللہ اعلم

کوئلے سے استنجا کرنے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدٌ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حَمَمَةٍ. ③

”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی اکرم ﷺ نے ہڈی، گوبر اور کوئلے کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

برتن میں سانس لینے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ

- ① سنن النسائي، كتاب الطهارة، باب النهي عن الاستطابة بالعظم (۳۹) مسلم، كتاب الصلاة (۶۸۲) الترمذی، كتاب الطهارة (۱۸) ابوداود (۳۵) ابن ماجه كتاب الطهارة والسنة (۳۱۰)۔ ② مسلم، كتاب الصلاة (۴۵۰) ترمذی (۱۸۰)۔ ③ صحيح الجامع الصغير (۶۸۲۶)۔

يَمَسُّ ذَكَرَهُ يَمِينُهُ وَأَنْ يَسْتَتِيبَ يَمِينُهُ. ①

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی اکرم ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے اور اپنے شرمگاہ کو داہنے ہاتھ کے ساتھ چھونے سے اور داہنے ہاتھ کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پانی پیتے وقت برتن میں سانس لینا منع ہے نیز پھونک مارنا بھی منع ہے اگرچہ کسی چیز کو ٹھنڈا کرنے کے لیے ہی کیوں نہ ہو اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا اور دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو چھونا بھی منع ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

يُحِبُّ الْيَمِينَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي تَتَعْلِيهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ. ②

”آپ ﷺ ہر کام میں دائیں پہلو سے شروع کرنا پسند کرتے تھے مثلاً جوتے پہننے میں، کنگھی کرنے میں اور طہارت وغیرہ حاصل کرنے میں۔“

کھڑے پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اس میں غسل کرنے کی

ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُيَالَ فِي الْمَاءِ

الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلَ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ. ③

- ① صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب النہی عن الاستنجاء باليمين (۳۹۴) البخاری، کتاب الوضوء (۱۴۹) الاثریہ (۵۱۹۹)، الترمذی کتاب الطہارۃ (۱۵) والاشریہ (۱۸۱۱) سنن النسائی، کتاب الطہارۃ (۴۵، ۲۴) ابوداؤد (۲۹) وابن ماجہ، الطہارۃ ومستہک (۳۰۶) أحمد فی مسند الکوفیین (۱۸۶۰۳) باقی مسند الانصار (۲۱۸۴ و ۲۱۵۲۲) دارمی، الطہارۃ (۶۸۱) ② مسلم، کتاب الطہارۃ، باب اليمين فی طهوره۔
- ③ سنن النسائی، کتاب الغسل والتيمم، باب ذکر نہی الجنب عن الاغتسال فی الماء الدائم (۳۹۵) البخاری، کتاب الوضوء (۲۳۲) مسلم، کتاب الطہارۃ (۴۶۵-۴۲۴) ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، (۶۳) ابن ماجہ کتاب الطہارۃ والسنة (۳۳۸) أحمد فی باقی مسند المکثرین (۹۲۳۴، ۹۶۰۹، ۱۵۴۶۱) دارمی، کتاب الطہارۃ (۷۶۴)۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی کھڑے پانی میں پیشاب کرے اور پھر اس پانی میں غسل جنابت کرے۔“

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ممنوع ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَبُولَ قَائِمًا. ①

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس کے چھینٹوں سے بچاؤ ممکن ہو اور جن روایات میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے وہ تمام ضعیف ہیں۔ ② مثلاً عبد اللہ بن دینار بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ ③ اور ایسے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کے ڈھیر پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ ④ اور البانی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ بیٹھ کر پیشاب کرنا مجھے پسند ہے لیکن کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بھی جائز ہے اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ ⑤

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی ممانعت

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَسْتَقْبِلَ الَّذِي يَذْهَبُ إِلَى الْغَائِطِ الْقِبْلَةَ

- ① ضعیف ابن ماجہ للالبانی، کتاب الطہارۃ والسنة، باب فی البول قاعدا (۶۴) بیہقی (۱۰۲/۱) وابن ماجہ (۲۰۹) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۹۳۸) حافظ یحییٰ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے (مصباح الزجاجة (۱/۹۳)۔ ② التعليق علی السیل الجرار للشیخ صبحی حلاق ۱/۱۹۳۔ ③ مؤطا امام مالک ۱/۵۰۔ ④ البخاری، کتاب الوضوء (۲۲۴) مسلم (۲۷۳) النسائی (۱/۱۹)۔ ⑤ تمام المنة ص ۱۶۴، ارواء الغلیل (۱/۹۵)۔

وَقَالَ ((شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا)) ①

”عطاء بن یزید سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک سنا میں نے ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی پیشاب یا پاخانہ قبلہ جانب ہو کر کرے اور (اہل مدینہ) مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر کے پیشاب کریں۔“

توضیح: قضائے حاجت کے وقت قبلہ جانب پشت یا منہ کرنا منع ہے اور مشرق یا مغرب کی جانب رخ کرنے کا حکم اہل مدینہ کو ہے کیونکہ ان کا قبلہ بجانب جنوب تھا اس کے علاوہ مقصود صرف یہ ہے کہ قبلہ کی طرف منہ یا پشت نہ ہو خواہ انھیں شمال یا جنوب کی طرف ہی کیوں نہ منہ کرنا پڑے۔

کسی جانور کی بل میں پیشاب کرنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى أَنْ يُسَالَ فِي الْجُحْرِ قَالُوا لِقِتَادَةَ: مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ؟ قَالَ كَانَ يُقَالُ: إِنَّهَا مَسَاكِينُ الْجِنِّ. ②

”حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی پیشاب کرے سوراخ (بل) میں۔ لوگوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ سوراخ میں پیشاب مکروہ ہے اس کا سبب کیا ہے تو حضرت قتادہ جواب دیتے ہیں کہ لوگ کہتے تھے سوراخوں میں جن رہا کرتے ہیں۔“

- ① صحیح البخاری، کتاب الوضوء (۱۴۱)، الصلاة (۳۸۰) مسلم، کتاب الطہارۃ (۳۸۸) منن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ و مستھا، باب النہی عن استقبال القبلة بالغائط والبول (۳۱۴) الترمذی، کتاب الطہارۃ (۸) النسائی (۲۰، ۲۱، ۲۲) ابوداود، کتاب الطہارۃ (۸) احمد فی باقی مسند الانصار (۲۲۴۳۵، ۲۲۴۸۴) مؤطا امام مالک فی نداء الصلاة (۴۰۶) دارمی، کتاب الطہارۃ (۶۶۳)۔ ② ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب النہی عن البول فی الجحر (۲۹) ارواء الغلیل (۵۵) احمد فی مسند البصریین (۱۹۸۴۸) نسائی (۱/۳۳) حاکم (۱/۱۰۸۲) بیہقی (۱/۹۹) شرح السنة (۱/۲۸۹) یہ روایت ضعیف ہے۔

توضیح: ابن سرجس سے قتادہ کے سماع میں اختلاف ہے جس کی بنا پر روایت کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں قتادہ کا انس کے علاوہ کسی سے سماع ثابت نہیں۔ ① اور علی بن مدینی نے سماع ثابت کیا اور ابن خزیمہ اور امام ابن السکن نے اسے صحیح کہا ہے۔ ② لہذا اگر روایت کا ضعیف ہونا ثابت ہو جائے تو ممانعت درست نہیں البتہ احتیاطی طور پر بچنا ضروری ہے۔

غسل خانے میں پیشاب کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ. ③

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم کو اس بات سے منع فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ ہم میں سے کوئی ہر روز کنگھی کرے اور اس بات سے بھی کہ کوئی پیشاب کرے اپنے غسل خانے میں۔“

توضیح: سنت کے زیادہ قریبی بات یہی ہے کہ غسل خانے میں پیشاب نہ کیا جائے خواہ کچا ہو یا پکا بعض اہل علم دور حاضر میں فرش والے غسل خانوں میں پیشاب کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ واللہ اعلم

شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ يَمِينِهِ. ④

① المراسیل لابن ابی حاتم ص ۱۶۸۔ ② تلخیص الحبیر ۱/ ۱۸۷۔

③ صحیح ابوداؤد کتاب الطہارۃ، باب فی البول فی المستحم (۲۱) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ابوداؤد (۲۶) سنن النسائی، کتاب الطہارۃ (۱/ ۱۳۰، ۲۳۸، احمد فی مسند الشامیین (۱۶۳۹۷) باقی مسند الانصار (۲۳۰۵۱)۔ ④ صحیح ترمذی للالبانی، کتاب الطہارۃ، باب کراہیۃ الاستنجاء بالیمین (۱۵) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ صحیح بخاری، کتاب الوضوء (۱۴۹) مسلم، کتاب الطہارۃ (۳۹۲، ۳۹۴) سنن النسائی (۲۴، ۴۷) ابوداؤد (۲۹) ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ ومستہا (۳۰۶) احمد فی باقی مسند الانصار (۲۱۴۹۵، ۲۱۵۷۴، ۲۱۶۰۳) دارمی، کتاب الطہارۃ (۶۷۱)۔

”حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں بے شک رسول اکرم ﷺ نے شرمگاہ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ چھونے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر کام جو اچھا ہوتا اس میں اپنے دائیں ہاتھ کو استعمال کرتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ دائیں ہاتھ کو اچھے کام کرنے کے لیے پسند کرتے۔ ① لہذا دائیں ہاتھ سے بے جا شرمگاہ کو چھونا مکروہ ہے۔ (واللہ اعلم)

کیا عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا ممنوع ہے

عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ الْأَفْرَعُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ. ②

”ابو حاطب سے مروی ہے وہ حکم بن عمرو اقرع سے، بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔“

توضیح: اس روایت میں اگرچہ ممانعت ہے البتہ بعض روایات میں جواز کا بیان ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اہلیہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا۔ ③ دونوں طرح کی احادیث کو اہل علم نے اس طرح جمع کیا ہے اور تطبیق دی ہے کہ جن احادیث میں بچے ہوئے پانی کے جواز کا ذکر ہے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اسے گناہ نہیں ہوگا۔

- ① مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الیمین فی طہورہ۔ ② صحیح ابوداؤد للالبانی (۸۱) سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ، باب النہی عن ذلك (۷۵) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن الترمذی، کتاب الطہارۃ (۵۹) ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ و مستھا (۳۶۷) احمد فی باقی مسند الشامیین (۱۷۱۸۸) مسند البصریین (۱۹۷۳۴)۔
- ③ صحیح ابن ماجہ للالبانی، کتاب الطہارۃ (۲۹۸)۔

اور جن احادیث میں ممانعت ہے وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ایسا نہ کرنا بہتر اور اولیٰ ہے اور اس میں نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں (سبل السلام ۲۶/۱)۔

عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلَيَغْتَرِفَا جَمِيعًا. ①

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اس پانی سے غسل کرے جو مرد کے غسل کے پانی سے بچ جائے اور مرد غسل کرے اس پانی سے جو عورت کے غسل سے پانی بچ جائے اور مسدد کی روایت میں ان الفاظ کی زیادتی ہے کہ دونوں ایک ساتھ برتن سے پانی لیں۔“

توضیح: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر میاں بیوی دونوں ایک ہی برتن سے پانی لے کر نہائیں تو مباح و جائز ہے لیکن صرف خاوند یا صرف بیوی کے غسل جنابت سے بچا ہوا پانی استعمال کرنا جائز نہیں یہ نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ ①

کیونکہ رسول اللہ ﷺ اپنی اہلیہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے بچے ہوئے غسل کے پانی سے نہا لیا کرتے تھے۔ ②

کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَنْ يُبَالَ فِي

- ① صحیح ابی دود لالبانی، کتاب الطہارۃ، باب النہی عن ذلك (۷۴) سنن نسائی، کتاب الطہارۃ (۱۳۰) طامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ مسند احمد فی مسند الشامیین (۱۶۳۹۷) باقی مسند الانصار (۲۲۰۵۱)۔ ② ابن حجر فی فتح الباری ۳۰۰/۱۔ ③ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة (۳۲۳)۔

الماء الراکد. ①

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی اکرم ﷺ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: کھڑا پانی خواہ کتنا بھی ہو اس میں پیشاب کرنا منع ہے البتہ جاری پانی میں پیشاب کرنے کی کوئی ممانعت صحیح احادیث میں وارد نہیں ہے چنانچہ ایک ضعیف روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جاری پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ② چونکہ یہ روایت ضعیف ہے لہذا جاری پانی میں پیشاب کرنا ممنوع اور ناجائز نہیں۔

بول و براز روک کر نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِنٌ. ③

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے آدمی کو جو پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے ہو نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ایسی حالت میں نماز پڑھنے سے ممانعت اس وجہ سے ہے کہ ایسی حالت میں خشوع و خضوع قائم نہیں رہتا اور نماز نام ہے خشوع و خضوع اور عاجزی کا۔ (واللہ اعلم)

① سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ و مستھا، باب النہی عن البول فی الماء الراکد (۳۳۷) مسلم، کتاب الطہارۃ (۴۲۳) النسائی، کتاب الطہارۃ (۳۵) احمد فی باقی مسند المکثرین (۱۴۱۴۱، ۱۴۲۵۰) ابن حبان (۱۲۴۷) بیہقی (۹۷/۱) ابوعوانہ (۲۱۶/۱)۔

② سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۵۲۲۷) مجمع الزوائد (۲۰۴/۱)۔

③ سنن ابن ماجہ للالبانی، کتاب الطہارۃ و مستھا، باب ما جاء فی النہی للحاقن ان یصلی (۱۰۰/۱) حدیث نمبر ۶۱۷ اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ ابن ماجہ (۶۰۹) احمد فی باقی مسند الأنصار (۲۱۱۳۱، ۲۱۲۱۱، ۲۱۲۲۵)۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کا ذکر کیا جائے گا جو طہارت سے متعلق ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں آیا۔

طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ)) ①
 ”طہارت“ کے بغیر نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی خیانت کی وجہ سے حاصل کئے ہوئے مال کا صدقہ قبول کیا جاتا ہے۔“

قضائے حاجت کے وقت زمین کے قریب ہونے سے پہلے کپڑا

نہیں اٹھانا چاہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین کے قریب ہونے سے پہلے اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے۔ ②

دوران قضائے حاجت باتیں کرنا منع ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دوران قضائے حاجت دو شخص باہم گفتگو نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس فعل پر ناراض ہوتے ہیں۔“ ③

① صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب وجوب الطہارۃ للصلاة (۲۲۴)۔

② صحیح ابوداؤد لالبانی، کتاب الطہارۃ، باب کیف التکشف عند الحاجة (۱۱) صحیح ترمذی (۱۴)۔ ③ ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب کراهية الكلام عند الخلاء

(صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۳۱۲۰)۔

وہ جگہیں جہاں قضائے حاجت کے لیے بیٹھنا منع ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لغت کے تین اسباب سے اجتناب کرو، گھائیوں پر، شاہراہ عام پر اور سائے کے نیچے قضائے حاجت سے۔“ ①

حائضہ عورت کا نماز پڑھنا منع ہے

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی حمیش روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں کہا ”جب حیض کا خون آئے تو نماز چھوڑ دے۔“ ②

حالت حیض میں عورت کا روزہ رکھنا منع ہے

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عورتوں سے ارشاد فرمایا.... کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نہ وہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے۔“ ③

حائضہ سے ہم بستری کرنا منع ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”جس نے حائضہ عورت سے ہم بستری کی یا کسی عورت کی پشت میں دخول کیا یا کاہن کے پاس آیا (اور اس کی تصدیق کی) تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات کا انکار کیا۔“ ④

حالت حیض میں طلاق دینا منع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو دورانِ حیض طلاق دے دی تو رسول اللہ ﷺ

- ① ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب المواضع التي نهى النبي عن البول فيها (۲۶) حسن،
ارواء الغلیل للالبانی (۶۲)۔ ② البخاری، کتاب الحيض، باب الاستحاضة (۳۶)
ومسلم (۳۳۳)۔ ③ البخاری، کتاب الحيض، باب ترك الحائض الصوم (۳۰۴)
ومسلم (۱۳۲) ابن ماجه (۱۲۵)۔ ④ صحيح الترمذی للالبانی، کتاب الطہارۃ،
باب ما جاء في كراهية ايتان الحائض (۱۱۶) و ابوداؤد (۳۹۰۴)۔

نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے متعلق فرمایا کہ اسے حکم دو کہ وہ اس (اپنی بیوی) سے رجوع کر لے پھر جب وہ پاک ہو جائے (یعنی اس کے ایام حیض گزر جائیں) تو پھر اسے طلاق دے۔^①

① صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب تحریم طلاق الحائض بغیر رضاہا وانہ لو خالف وقع الطلاق ویؤمر برجعته (۱۴۷۱) وبخاری (۷۱۶۰) وابدود (۱/۵۰۰)۔

(۲)

کتاب الصلوة

نماز کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ [الروم: ۳۱]

”نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔“

فرمان نبوی ﷺ

((نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَفَرَةِ الْغُرَابِ)).

” (سجدے میں) رسول اللہ ﷺ نے کوءے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے

منع فرمایا ہے۔“

ابوداؤد، الصلاة، باب صلاة من لا یقیم صلبه (۸۶۲) وصححه ابن

خزیمۃ والحاکم

طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی

ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلَّى مَعَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوبِهَا. ①

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے وقت میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“

نماز کے مکروہ اوقات

عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَوْهَمَ عُمَرُ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ)). ②

”ابن طاووس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہم ہو گیا ہے، بلاشبہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ قصد اتم اپنی نماز سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کے وقت پڑھو کیونکہ اس وقت سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔“

توضیح: اس حدیث میں نماز کے مکروہ اوقات بیان کئے گئے ہیں کہ طلوع آفتاب اور

① سنن النسائي، كتاب المواقيت، باب النهي عن الصلاة عند طلوع الشمس (٥٦١).

البخاري، كتاب مواقيت الصلوة (٥٤٨، ٥٥٠، ٥٥٤)، الجمعة، (١١١٧) والحج (١٥٢٣).

مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها (١٣٦٩ و ١٣٧٠) مسند احمد، المكثرين من الصحابة

(٤٤٦٥، ٤٦٥٣، ٥١٥٣، ٥٥٧٠. مؤطا امام مالك، كتاب النداء للصلاة (٤٥٨، ٤٦٠).

② صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها (١٣٧٥، ١٣٧٦). سنن النسائي،

كتاب المواقيت، باب النهي عن الصلاة بعد العصر (٥٦٦).

غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ ان اوقات میں نماز پڑھنے سے شرک کی بو آتی ہے اور مجوسیوں سے مشابہت ہوتی ہے، نیز دوسری روایت میں نصف النہار کو بھی نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ عقبہ بن عامر فرماتے ہیں:

”تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنے اور میت کی تدفین سے رسول اللہ ﷺ ہمیں منع فرمایا کرتے تھے جب آفتاب طلوع ہو رہا ہو حتیٰ کہ بلند ہو جائے، جب سورج نصف آسمان پر ہو، تاوقتیکہ وہ ڈھل جائے اور جس وقت سورج غروب ہونا شروع ہو جائے۔“^①

عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. ②

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دو وقتوں میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے نماز فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے دوسرا عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔“

توضیح: نماز فجر کے بعد کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی جاسکتی البتہ اگر سنتیں رہ گئیں ہیں تو طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر کے بعد پڑھ سکتا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو جماعت کے بعد دو سنتیں پڑھنے کی اجازت دی۔^③

عصر کے بعد بھی نماز کی ادائیگی کی ممانعت ہے۔ البتہ اگر سورج بلند ہو تو نماز پڑھی

① صحیح البخاری، کتاب مواقیات الصلاة (۵۸۶)، مسلم (۸۲۷)۔

② صحیح بخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب لا تتحرى الصلاة قبل غروب الشمس (۵۵۳)، الترمذی، کتاب البیوع، (۱۲۳۱)، النسائی، کتاب البیوع، (۴۴۳۳، ۴۴۴۱) ابن ماجہ، کتاب التجارات (۲۱۶۰) اللباس (۳۵۵۰) مسند احمد، مسند المکثرین (۷۹۰۳، ۱۰۲۶) مؤطا امام مالک، کتاب البیوع (۱۱۷۶)۔

③ صحیح الترمذی للالبانی، کتاب الصلوة (۳۴۶) ابوداؤد (۱۲۶۷)۔

جاسکتی ہے خواہ فرض نماز ہو یا سنت یا نفل یا نماز جنازہ ہو۔ ① جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھنے سے منع کیا ہے الا یہ کہ اس صورت میں (جائز ہے کہ) سورج ابھی بلند ہو۔ ② اور اسی مسلک کی طرف ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اشارہ کیا ہے۔ ③

نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت ہے البتہ سہمی نماز پڑھی جاسکتی ہے جیسا کہ آپ ﷺ وفد عبدالقیس کی مصروفیت کی وجہ سے ظہر کی دو سنتیں نہیں پڑھ سکے تھے۔ لہذا آپ ﷺ نے وہ دو سنتیں عصر کے بعد ادا کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا پس یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔ ④

دونوں پہلوؤں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا. ⑤

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز میں کولہوں پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: اختصار کا معنی ہے پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا، یہ متکبرین کا انداز ہے اور خشوع و خضوع کے منافی ہے۔ اس لیے آپ ﷺ نے نماز میں یہ انداز اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے نیز یہ پہلو والا طریقہ یہودیوں کا بھی ہے جیسا کہ بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں: إِنَّ ذَلِكَ فِعْلُ الْيَهُودِ ”یہ یہودیوں (کی نماز) کا طریقہ ہے۔“

- ① عون المعبود (۲/۱۰۹)۔ ② صحیح ابی داؤد للالبانی، کتاب الصلاۃ (۱۱۳۵)، (۱۲۷۴)۔ ③ فتح الباری (۲/۲۵۷)۔ ④ البخاری، کتاب السہو (۱۲۳۳)۔ ⑤ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الخصر فی الصلاۃ (۱۲۲۰، ۱۱۴۴)۔ مسلم، کتاب المساجد (۵۴۵، ۸۴۸) ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۹۴۷، ۸۱۰)۔ نسائی، کتاب الافتاح (۸۸۰) الترمذی، کتاب الصلوٰۃ (۳۸۳) ابوعوانہ (۲/۷۴) دارمی، کتاب الصلوٰۃ (۱۳۹۲) احمد، باقی مسند المکثرین (۷۵۵۶) ابن خزیمہ (۲/۵۶) حاکم (۱/۲۶۴) بیہقی (۲/۲۸۷)۔

نماز میں کپڑا لٹکانے اور منہ ڈھانپنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ السِّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنْ يَغْطِيَ الرَّجُلُ فَاؤ. ①

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نماز میں سدل کرنے سے اور منہ ڈھانپنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

توضیح: ”سدل“ کہتے ہیں کہ نماز کے دوران اس طرح چادر کندھوں سے نیچے لٹکانا کہ اس کے دونوں کنارے کھلے ہوئے ہوں۔ ایسی صورت میں کپڑا یا چادر حالت نماز میں کندھوں پر ڈالنا منع ہے۔ نیز حالت نماز میں منہ کو ڈھانپ کر رکھنا بھی منع ہے۔ (واللہ اعلم)

نماز میں کوئے کی طرح ٹھونگیں مارنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ. ②

”سیدنا عبدالرحمن بن شیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدے میں) کوئے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: اس حدیث میں کوئے کے ساتھ ایسے لوگوں کو مشابہ قرار دیا گیا ہے جو لوگ سجدے سے جلدی سر اٹھا لیتے ہیں وہ اٹھاتے ہی فورا بغیر اطمینان سے بیٹھے پھر سجدے میں چلے جاتے ہیں۔

وہ کوئے کی طرح ٹھونگیں مارتے ہیں کیونکہ کو ادا نہ اٹھاتے وقت زمین پر جلدی سے چونچ مار کر دانہ اٹھاتا ہے اور پھر جلدی ہی دوسرے دانے کے لیے مار دیتا ہے اور ایسے

① صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، کتاب الصلوة، باب السدل فی الصلوة (۵۴۸) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ الترمذی، کتاب الصلوة (۳۴۵) احمد، باقی المکثرین (۷۵۹۳) دارمی، کتاب الصلوة (۱۳۴۴)۔ ② سنن ابی داؤد، کتاب الصلوة، باب صلاة من لا یقیم صلیبہ (۸۶۲) سے ابن خزیمہ، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

جلد نماز پڑھنے والوں کو نماز کا چور قرار دیا گیا ہے۔ ①

حالت نماز میں احتباء کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ: عَنْ اللِّمَاسِ وَالنَّبَاذِ. وَأَنْ يَشْتَمَلَ الصَّمَاءَ وَأَنْ يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي

ثَوْبٍ وَاحِدٍ. ②

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دو طرح کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے ایک چھونے کی بیع سے اور دوسری پھینکنے کی بیع سے اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ صماء کی طرح کوئی اشتمال کرے اور ایک کپڑے میں احتباء کرنے یعنی (گوٹھ مار کر بیٹھنے سے)۔“

توضیح: ”اللماس“ خریدنے والا اپنی آنکھ بند کر کے کسی چیز پر ہاتھ رکھ دے اور سودا طے پا جائے۔ ”النباذ“ کہ خود فروخت کرنے والا آنکھ بند کر کے کوئی چیز خریدنے والے کی طرف پھینک دے اور سودا طے ہو جائے۔ چونکہ ان دونوں صورتوں میں دھوکے کی راہ نکلتی ہے اس لیے منع کر دیا ہے ”اشتمال صماء“ یہ ہے کہ آدمی کپڑے کو جسم پر لپیٹ لے اور ایک طرف سے اس کو اٹھا کر کندھے پر ڈال لے۔ اس میں شرمگاہ کھل جانے کا خطرہ ہے اس لیے منع فرمادیا ”احتباء“ کا مطلب ہوتا ہے کہ ایک ہی کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنا اور دونوں سرین کو زمین سے لگا دے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دے اس میں بھی شرمگاہ کے کھلنے کا احتمال ہے اس لیے اس طرح بیٹھنے سے بھی منع فرما دیا۔ اسلام نے ان تمام سے منع اس لیے کیا ہے کہ ان میں بے پردہ ہونے کا خدشہ ہے۔ واللہ اعلم

① ابن خزيمة (۳۳۱/۱) مسند احمد (۳۱۰/۵)۔

② صحيح البخاري، كتاب الصلوة، باب ما يستر من العورة (۳۵۵) الترمذی، كتاب البيوع (۱۲۳۱)۔ نسائی، كتاب البيوع (۴۴۳۳، ۴۴۳۷، ۴۴۴۱)۔ ابن ماجه، كتاب التجارات (۲۱۶۰) اللباس (۳۵۵۰) احمد، باقی مسند المكثرين (۸۵۷۹، ۹۲۱۴) مؤطا امام مالك، كتاب البيوع (۱۱۷۲)۔

حالت نماز میں سامنے اور دائیں جانب تھوکنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَبْصَرَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى. ①

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ والی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کنکری کے ساتھ دیوار سے کھرچ دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص بھی اپنے سامنے (قبلہ کی جانب) یا دائیں جانب نہ تھو کے۔ البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک لینا درست ہے۔“

توضیح: یہ اس وقت کی بات ہے جب مساجد خام یعنی کچی ہوتی تھیں اور ریت وغیرہ نیچے ہوتی تھی اس لیے مسجد میں اگر تھوک دیا جاتا تو اس کا کفارہ دفن کرنا تھا یعنی اس پر مٹی ڈال دینا لیکن اب فرشوں والی مساجد میں رومال یا کپڑے سے صاف کرنا یا دھونا ضروری ہے۔ واللہ اعلم

نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھنے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنَّ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ. ②

”سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

① صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب البزق عن يساره او تحت قدمه اليسرى (۳۹۷)۔
مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ (۸۵۳، ۸۵۵)۔ سنن النسائی، کتاب الطہارۃ (۳۰۸)
المساجد (۷۱۷) ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۴۰۶۱) ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات (۷۵۳) اقامۃ الصلوٰۃ والسنة فیہا (۱۰۱۲) احمد (۷۰۹۸، ۸۹۹۷، ۱۰۴۶۹) دارمی، کتاب الصلوٰۃ (۱۳۶۲)۔ ② صحیح ابوداؤد للالبانی، کتاب الصلوٰۃ، باب کراہیۃ الاعتماد علی الید فی الصلوٰۃ (۹۹۲) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے احمد، مسند المکثرین من الصحابة (۶۰۶۲)۔

نے منع فرمایا ہے اور امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھے۔“

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت تشهد میں ایک طرف ہاتھ کے ذریعے ٹیک لگا کر بیٹھنا منع ہے۔

جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ رَأَيْتُ أَبَا رَافِعٍ رضی اللہ عنہ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَأَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ شَعْرَهُ فَأُطْلِقَهُ أَوْ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصٌ شَعْرَهُ. ①

”سیدنا محمد بن راشد سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوسعہ سے سنا جو مدینے کے رہنے والے تھے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابورافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے وہ فرماتے ہیں آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا انھوں نے جوڑا باندھا ہوا تھا اپنے بالوں کا، فرماتے ہیں ابورافع نے اس جوڑے کو کھول دیا یا منع کیا اس طرح نماز پڑھنے سے، اور کہا (ابورافع نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“

باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُصَلِّيَ خَلْفَ الْمُتَحَدِّثِ وَالنَّائِمِ. ②

① صحیح ابن ماجہ للالبانی، کتاب اقامۃ الصلوة والسنة فیہا باب کف الشعر والثوب فی الصلوة (۱۰۴۲) ابن ماجہ (۱۰۳۲) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ الصحیحۃ للالبانی (۲۳۸۶) ابوداؤد (۶۵۲) احمد، مسند القبائل (۲۵۹۳۱)۔

② صحیح ابن ماجہ للالبانی، کتاب اقامۃ الصلوة والسنة فیہا باب من صلی وبینہ وبینہ القبلة شیء (۹۵۹) ابن ماجہ (۹۴۹)۔

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایسے شخص کے پیچھے جو باتیں کر رہا ہو یا سو رہا ہو نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ابتدائے اسلام میں نماز میں بوقت ضرورت بات کی جاسکتی تھی لیکن بعد میں آپ ﷺ نے منع فرمادیا۔

”زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عہد رسالت میں دوران نماز ایک دوسرے سے بات چیت کر لیتے تھے اور اپنی ضرورت و حاجت ایک دوسرے سے بیان کرتے تھے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَقَوْمُوا لِلَّهِ قُنْتِينَ﴾ (البقرة: ۲۳۸) تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔ اور دوران نماز گفتگو سے منع کر دیا گیا۔ ①

گویا جو آدمی حالت نماز میں گفتگو کرتا ہے وہ خلاف شرع کام کرتا ہے ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ نیز ایسے آدمی کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھنی چاہیے جسے اونگھ اور نیند نے گھیر رکھا ہو کیونکہ ایسی حالت میں نہ جانے وہ دعا کی بجائے بددعا کر دے۔ (واللہ اعلم)

ریشم پہن کر نماز پڑھنے اور رکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَيْسِيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخْتُمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ. ②

”سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بلاشبہ نبی

① بخاری، کتاب الجمعة (۱۲۰۰)۔ ② سنن الترمذی، کتاب الصلوة، باب ما جاء فی النهی عن القراءة فی الركوع والسجود (۲۴۴)۔ مسلم، کتاب الصلوة، (۷۴۰، ۷۴۲) اللباس والزینة (۳۸۷۵) النسائی، کتاب التعلیق (۱۰۳۲) الزینة (۵۰۷۵) ابوداود، کتاب اللباس (۳۵۲۵) ابن ماجه، اللباس (۳۵۹۲) احمد، مسند العشرة المبشرة (۸۹۵، ۹۳۴) مؤطا امام مالك، کتاب النداء للصلوة (۱۶۲)۔

اکرم ﷺ نے ریشمی کپڑے پہننے سے اور کسم (بوٹی) کے رنگے ہوئے سے اور (مرد کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ کوئی رکوع میں قرآن پاک کی تلاوت کرے۔“

توضیح: ریشم حرام ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں پر حلال کیا گیا ہے اور مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔ ① البتہ دو یا تین یا چار انگلیوں کے برابر ریشم کپڑوں میں استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ ② نیز رکوع میں وہی اذکار و تسبیحات پڑھی جائیں گی جن کا آپ ﷺ نے حکم دیا اس کے علاوہ خواہ قرآن ہی کیوں نہ ہو اس کی تلاوت بھی رکوع میں ممنوع ہے۔

کیا آدمی فقط ازار باندھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ   قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ فِي لِحَافٍ لَا يَتَوَشَّحُ بِهِ وَالْآخِرُ أَنْ تُصَلِّيَ فِي سَرَاوِيلَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ رِدَاءٌ. ③

”سیدنا عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی ایک چادر میں نماز پڑھے جب تو شح نہ کی جائے اور اس بات سے بھی کہ فقط ازار پہن کر نماز پڑھے اور اس پر چادر نہ ہو۔“

توضیح: تو شح سے مراد کپڑے کی دونوں طرفوں کی سینے پر گرہ لگانا نیز نماز ایک چادر میں پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ اس کی تو شح کی گئی ہو یا اس کا کچھ حصہ کندھوں پر ہو جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہرگز کوئی شخص ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کا کوئی حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو۔ ④ اور آدمی فقط ازار پہن کر عام حالت میں

① صحیح الترمذی للالبانی، کتاب اللباس (۱۴۰۴)۔

② البخاری، کتاب اللباس (۵۸۲۸)۔ ③ سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ، باب من

قال یترز به اذا کان ضیقاً (۵۴۱) ابو داود للالبانی (۲۳۳) حسن عند الالبانی۔

④ البخاری، کتاب الصلوٰۃ (۳۵۹) مسلم (۵۱۶)۔

نماز نہیں پڑھ سکتا البتہ اگر کپڑا کم ہو تو صرف ازار باندھ کر یعنی محض ستر ڈھانپ کر نماز پڑھ سکتا ہے جیسا کہ جامعہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کپڑا تنگ ہو تو اس کے ساتھ ازار (تہبند) باندھ لو۔ ①

نماز میں بازو بچھانا اور نماز کے لیے مسجد میں مخصوص جگہ متعین

کرنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نُفْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبْعِ وَأَنْ يُوَظَّنَّ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَظَّنُّ الْبَعِيرُ. ②

”سیدنا عبدالرحمن بن شیبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی نماز میں کتے کی طرح ٹھونگے مارے اور درندے کی طرح بازو بچھائے اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی اپنی جگہ مقرر کرے جیسے اونٹ اپنی جگہ مقرر کرتا ہے۔“

توضیح: حالت سجدہ میں اپنی کہنیوں (بازوؤں) کو زمین پر بچھا لینا درست نہیں ہے جیسا کہ براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرتے ہو تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو (زمین پر) رکھو اور اپنی کہنیوں کو (زمین سے) بلند رکھو۔ ③ نیز مسجد میں نماز کے لیے کوئی ایک جگہ مخصوص نہیں کرنی چاہیے کیونکہ آدمی جہاں جہاں نماز پڑھے گا وہ جگہ قیامت کے روز اس کے لیے گواہی دے گی زمین کو زیادہ سے زیادہ اپنے لیے گواہ بنانا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

① البخاری، کتاب الصلوٰۃ (۳۵۱) مسلم (۳۰۱۰)۔ ② سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ من لا یقیم صلبہ فی الركوع والسجود (۷۳۱) ابوداؤد اللالبانی (۸۶۲) حسن عند الالبانی۔ نسائی، کتاب التطبیق (۱۱۰۰) ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنة فیہا (۱۴۱۹) احمد، مستند المکثرین (۱۴۹۸۴) مستند المکین (۱۵۱۱۴) دارمی، کتاب الصلوٰۃ (۱۲۸۹)۔ ③ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۴۹۴) احمد (۲۸۳/۴)۔

نماز جمعہ سے قبل مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے کی ممانعت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُحَلَّقَ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ. ①

”عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے روز نماز سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: جمعہ کا دن بہترین دن ہے۔ ② اس لیے جمعہ کے دن مساجد میں آکر اللہ کی عبادت کو بجالایا جائے نہ کہ باہم حلقے بنا کر بیٹھ کر فضول گوئی میں مشغول ہو کر اس دن کو ضائع کیا جائے۔ کیونکہ اس جمعہ کے دن میں ایک خاص گھڑی مقبولیت کی ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جو بندہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عنایت کریں گے۔ ③ البتہ اس گھڑی کی تعیین میں اختلاف ہے اور ابن حجر رحمہ اللہ نے چالیس کے قریب قول نقل کئے ہیں۔ دیکھیں فتح الباری (۸۲/۳)

کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر بیٹھنے کی ممانعت

عَنْ نَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ. قُلْتُ لِنَافِعِ الْجُمُعَةُ قَالَ الْجُمُعَةُ وَغَيْرَهَا. ④

① سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوة والسنة فیہا باب ماجاء فی الحلق یوم الجمعة قبل الصلوة.. الخ (۱۱۲۳) صحیح ابن ماجہ للالبانی (۱۱۳۳) حسن عند الالبانی (التعلیق علی ابن خزیمة (۱۳۰۴، ۱۸۱۶) وصحیح ابوداؤد للالبانی (۹۹۱) الترمذی، کتاب الصلوة (۲۹۶) نسائی، کتاب المساجد (۷۰۷) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (۶۳۸۹)۔

② مسلم (۸۵۴)۔ ③ صحیح ابن ماجہ للالبانی، کتاب اقامۃ الصلوة والسنة فیہا (۸۸۸) احمد (۴۳۰/۳)۔ ④ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب لا یقیم الرجل اخاه یوم الجمعة وغیرها ویقعد فی مکانہ (۸۶۰) مسلم، کتاب السلام (۴۰۴۳، ۴۰۴۵) الترمذی (۲۶۷۳) ابوداؤد، کتاب الادب (۴۱۵۰) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (۵۳۱۱، ۴۴۳۵، ۴۵۰۵) دارمی، کتاب الاستئذان (۲۵۳۸)۔

”سیدنا نافع سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی آدمی اٹھائے اپنے بھائی کو اور خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا کہ کیا یہ حکم جمعہ کے لیے ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ سب کے لیے یہی حکم ہے۔“

توضیح: مسجد اللہ کا گھر ہے یہ کسی کی ملکیت نہیں ہے۔ جو پہلے مسجد میں آئے اور دو رکعت نماز پڑھ لے اور بیٹھ جائے اس جگہ کا زیادہ حق دار وہی ہے اگرچہ وہ اٹھ کر باہر کسی کام سے بھی چلا جائے۔

اور دوبارہ آئے تو اسے حق حاصل ہے کہ وہاں وہی بیٹھے ہاں مسجد میں اپنی جگہ مقرر کرنا اور اسی جگہ پر بیٹھنا دوسروں کو وہاں پر نہ بیٹھنے دینا جیسا کہ پہلی صف میں جگہ کی وجہ سے جھگڑا ہوتا ہے یہ درست نہیں۔ یعنی ایسی جگہ مقرر کرنا اور دوسرے کو وہاں سے اٹھانا درست نہیں۔

جمعہ کے دن گوٹھ مار کر بیٹھنے کی ممانعت

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. ①

”سہل بن معاذ بن انس سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی گوٹھ مار کر بیٹھے جمعہ کے دن اور امام خطبہ دے رہا ہو۔“

توضیح: احتباء پیٹھ اور پنڈلیوں کو کسی کپڑے سے باندھ لینے یا گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ لینے کو احتباء کہتے ہیں جبکہ پشت زمین پر لگی ہوئی ہو اس سے ممانعت اس لیے کی

① صحیح ابوداؤد للالبانی، کتاب الصلوٰۃ، باب الاحتباء والامام یخطب (۹۸۲) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ الترمذی، کتاب الجمعة، (۴۷۲) مسند احمد، مسند المکثرین (۱۳۰۷۷) مسند المکین (۱۵۰۷۷) ابن خزیمہ (۱۸۱۵) بیہقی (۲۳۵/۳)۔

گئی ہے کیونکہ اس سے نیند آجاتی ہے۔ وضو ٹوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ستر کھلنے کا موجب بن سکتا ہے۔ ①

مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا جائز نہیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ. ②

”عمر بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: مساجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا منع ہے کیونکہ ان کی بنا کا مقصد یہ نہیں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی کسی آدمی کو مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ کہے: ”لَا رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا“ اللہ کرے وہ چیز تمہیں واپس نہ ملے کیونکہ مسجدیں اس مقصد کے لیے نہیں بنائی گئیں۔ ③

مساجد میں اشعار کی ممانعت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ وَالْإِنْتِیَاعِ وَعَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ. ④

”عمر بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجدوں میں خرید و فروخت کرنے سے

- ① نیل الاوطار (۵۳۸/۲)۔ ② صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، کتاب المساجد والجماعات، باب النہی عن انشاد الضالۃ فی المسجد (۷۱۶) (۱۲/۱) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ابن ماجہ (۷۵۷) صحیح وحسن التعلیق علی ابن خزیمة (۱۳۰۴) الترمذی، کتاب الصلوٰۃ (۲۹۶) ابوداؤد (۹۱۱) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (۶۳۸۹)۔
- ③ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ (۵۶۸) ابن ماجہ، (۷۶۷)۔
- ④ سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات (۷۴۱) صحیح ابن ماجہ للالبانی (۷۴۹) حسن، علامہ البانی نے اس کو حسن کہا ہے۔ الارواء الغلیل (۲۶۳/۷) صحیح ابی داؤد للالبانی (۹۹۱) ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۹۱۱) الترمذی، کتاب الصلوٰۃ (۲۹۷) النسائی، کتاب المساجد (۷۰۸)۔

اور اشعار پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: مسجد میں خرید و فروخت تو مطلق منع ہے البتہ ایسے اشعار پڑھے جاسکتے ہیں جو غلط اور بے ہودہ نہ ہوں جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف گھور کر دیکھا اس پر سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ایسے کیوں دیکھتے ہو میں اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھا کرتا تھا جس وقت مسجد میں وہ ذات موجود ہوتی تھی جو تم سے افضل تھی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ)۔ ①

مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ وَنَهَى عَنِ التَّحْلِقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ②

”عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے اور مسجد میں شعر پڑھنے سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی جمعہ کے روز نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھے۔“

توضیح: مسجد میں خرید و فروخت منع ہے کیونکہ یہ اللہ کا گھر ہے اور اس کی عبادت کے لیے بنایا گیا ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا کہ تم مسجد میں کسی شخص کو خرید و فروخت کرتے دیکھو تو اسے کہو: لَا أَرَبَّحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ ”اللہ تعالیٰ تمہارے کاروبار میں نفع نہ کرے۔“ ③

① البخاری ، کتاب بدء الخلق (۳۲۱۲) مسلم (۲۴۸۵)۔

② سنن ابی داود ، کتاب الصورة ، باب التحلیق یوم الجمعة قبل الصلوٰۃ (۹۱۱) ابوداود للالبانی (۱۰۷۹) حسن علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ الترمذی ، کتاب الصلوٰۃ (۲۹۶) نسائی ،

کتاب المساجد (۷۰۷، ۷۰۸) ابن ماجہ ، کتاب المساجد والجماعات (۷۴۱)۔

③ صحیح ترمذی للالبانی ، کتاب البیوع (۱۰۶۶)۔

مساجد میں حدود قائم کرنا حرام ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ جَلْدِ الْحَدِّ فِي الْمَسَاجِدِ. ①

”سیدنا عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مساجد میں حد لگانے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: مساجد میں قصاص و حدود قائم کرنا منع ہے کیونکہ وہ چیخے گا چلائے گا اور مسجد میں آواز بلند ہوگی اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے خون کی وجہ سے مسجد کے نجس ہونے کا ڈر ہے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما جس پر حد لازم ہو جاتی ہے اس کو مسجد سے باہر لے جا کر حد لگاتے کیونکہ مسجد عبادت کی جگہ ہے اور مار پیٹ اور سزا دینا مسجد میں درست نہیں۔ اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ واضح الفاظ کے ساتھ آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُسْتَقَادُ فِيهَا)) مساجد میں نہ حدود قائم کی جائیں اور نہ ہی قصاص لیا جائے۔ ②

کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُتْنِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأْذِي مِمَّا يَتَأَذَى مِنْهُ الْإِنْسُ. ③

① سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب النہی عن اقامة الحدود فی المسجد (۲۵۹۰) صحیح سنن

ابن ماجہ للالبانی (۲۶۰۰) قال حسن علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

② صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الحدود (۳۷۶۹) احمد (۴۳۴/۳) ابوداؤد (۴۴۹۰)۔

③ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوة، باب النہی من اکل ثوما او بصلا او کراثا او نحوھا معالہ (۸۴۴) البخاری، کتاب الاذان، (۸۰۸) الترمذی، کتاب الاطعمہ، (۱۷۲۸) سنن نسائی، کتاب المساجد (۷۰۰) ابوداد، کتاب الاطعمہ (۳۳۲۶) احمد، مسند المکثرین (۱۴۴۸۳)، (۱۴۵۳۸، ۱۴۷۶۰)۔

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے لہسن اور پیاز کھانے سے منع فرمایا پس ہم پر حاجت غالب آگئی ہم نے لہسن اور پیاز سے کچھ کھا لیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اس بدبودار درخت سے کچھ کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے کیونکہ اس بدبو سے فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں جیسا کہ آدمیوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔“

توضیح: لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں جانا درست نہیں (یہ کچے لہسن اور پیاز کی بات ہے پکا کر کھانا درست ہے) کیونکہ اس سے بدبو پیدا ہوتی ہے جس سے فرشتے اور اللہ کے بندے کراہت محسوس کرتے ہیں اگرچہ مسجد خالی بھی ہو تو بھی یہ کھا کر مسجد میں نہ جایا جائے۔ (واللہ اعلم)

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو نماز سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں آیا۔

(۱) قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے

سیدنا جناب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قبروں کو مسجدیں مت بناؤ بے شک میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔“^①

ایک دوسری روایت میں ہے:

”قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔“^②

(۲) حمام میں نماز پڑھنا منع ہے

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قبرستان اور حمام کے سوا ساری زمین مسجد ہے۔“ (یعنی نماز پڑھی جاسکتی ہے الا کہ تخصیص آجائے)^③

(۳) اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا منع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھیڑ بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو۔“^④

(۴) مسجد میں تیز چل کر آنا منع ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم نماز کے لیے آؤ تو سکون و اطمینان سے

① مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، باب النہی عن بناء المساجد علی القبور...

(۵۳۲)۔ ② مسلم، کتاب الجنائز، باب النہی عن الجلوس علی القبر والصلاة علیہ

(۹۷۲) وابوداؤد (۳۲۲۰)۔ ③ صحیح ابی داؤد للالبانی، کتاب الصلاة، باب فی

المواضع التي لا تجوز فیها الصلوٰۃ (۵۰۷) صحیح ارواء الغلیل (۱/۳۲۰)۔

④ صحیح ترمذی للالبانی، کتاب الصلوٰۃ، باب ما جاء فی الصلاة فی مرايض الغنم (۲۸۵)

ترمذی (۳۴۸)۔

آؤ۔“ (یعنی تیز چل کر نہ آؤ) ❶

(۵) ثواب کی غرض سے تین مساجد کے علاوہ سفر کرنا منع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ (ثواب کی نیت سے) کسی مسجد کی طرف سفر نہ کرو۔“ ❷

(۶) نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے

سیدنا ابو جہیم بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا کتنا گناہ ہے تو اسے نمازی کے آگے سے گزرنے کے مقابلے میں چالیس (سال) تک وہاں کھڑا رہنا زیادہ پسند ہو۔“ ❸

(۷) رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنا منع ہے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگو! یاد رکھو، مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔“ ❹

(۸) دورانِ نماز آسمان کی طرف دیکھنا منع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ضرور بضرور حالتِ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھانے سے لوگ باز آجائیں یا پھر ان کی نظروں کو یقیناً اچک لیا جائے گا۔“ ❺

❶ بخاری، کتاب الاذان، باب قول الرجل فاتتنا الصلوة (۶۳۵)۔

❷ بخاری، کتاب فضل الصلوة فی مسجد مکة والمدینة، باب فضل الصلوة فی مسجد مکة والمدینة (۱۱۸۹)۔

❸ بخاری، کتاب الصلوة، باب اثم المار بین یدی المصلی (۷۰۱)۔

❹ مسلم (۵۰۷) ابوداؤد (۷۰۱)۔

❺ مسلم، کتاب الصلوة، باب النهی عن قراءة القرآن فی الركوع والسجود (۴۷۹) و ابوداؤد (۸۷۶)۔

❻ مسلم، کتاب الصلوة، باب النهی عن رفع البصر الی السماء فی الصلاة (۴۲۹) احمد (۳۳۳/۲)۔

(۹) نماز کے لیے وضو کے بعد تشبیک منع ہے

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی وضو کر کے پھر مسجد کی طرف جانے کے لیے نکلے تو اپنے ہاتھوں کو تشبیک (دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا) نہ دے کیونکہ بلاشبہ وہ نماز میں ہے۔“ ①

(۱۰) نماز میں ادھر ادھر جھانکنا ممنوع ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوران نماز ادھر ادھر جھانکنے (دیکھنے) کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تو شیطان کا جھپٹنا ہے جس کے ذریعے شیطان انسان کو جھپٹ لیتا ہے۔“ ②

(۱۱) دوران نماز انگلیاں پٹختا منع ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دوران نماز اپنی انگلیاں مت پٹھاؤ۔“ ③

مصنف ابن ابی شیبہ میں حسن درجہ کی سند سے شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اپنی انگلیاں پٹھائیں تو نماز سے فارغ ہو کر انھوں نے فرمایا:

”تیری ماں نہ ہو، نماز کے دوران بھی انگلیاں پٹھاتے ہو؟“ ④

(۱۲) دوران نماز کھانا پینا منع ہے

محدث ابن الممنذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر فرض نماز کے دوران کچھ کھایا یا پیا اس پر نماز کا اعادہ ضروری ہے۔ (اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے) جمہور کے نزدیک بھی یہی ہے لیکن وہ فرضوں اور سنتوں

① صحیح ابی داؤد للالبانی، کتاب الصلوة، باب ما جاء فی الہدی فی المشی الی الصلوة

(۵۶۲) احمد (۲۴۱/۴) نیل الاوطار (۳۳۵/۱) صحیح الجامع (۱/۱۸۰)۔

② بخاری، کتاب الاذان، باب الالتفات فی الصلوة (۷۵۱) ابوداؤد (۹۱۰)۔

③ المرعاة (۱۴/۳)۔

④ مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۴۴ والارواء الغلیل للالبانی (۹۹/۲)۔

کا ایک ہی حکم سمجھتے ہیں۔ ①

(۱۳) اقامت کے بعد نفل نماز پڑھنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو (اس) فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔“ ②

(۱۴) عورتوں کا خوشبو لگا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں آئے تو خوشبو مت لگائے۔“ ③

(۱۵) دوران خطبہ جمعۃ المبارک باتیں کرنا منع ہے

حدیث میں جن افعال کی وجہ سے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہوں کی بخشش کا ذکر ہے ان میں یہ بھی ہے کہ پھر انسان اس وقت (خطبہ جمعہ میں) خاموش رہے جب تک کہ امام اپنے خطبے سے فارغ نہ ہو جائے۔ ④
دوران خطبہ کسی کو یہ بھی کہنا درست نہیں کہ خاموش ہو جاؤ (وغیرہ) ⑤

① فقہ السنۃ ۱/ ۳۷۱۔ ② مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب کراۃ الشروع

فی نافلۃ بعد شروع المؤذن (۷۱۰) ابوداؤد (۱۲۶۶)۔

③ مسلم، کتاب المساجد (۴۴۳) وابن خزیمہ (۱۶۸)۔

④ مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع وانصت فی الخطبة (۷۵۷)۔

⑤ بخاری، کتاب الجمعة (۹۳۴) مسلم (۵۸۱)۔

(۳)

کتاب الجنائز جنازے کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۖ﴾ . [۳/ آل عمران: ۱۸۵]
”ہر جان موت کو چکھنے والی ہے۔“

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّوْحِ .
”بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے (میت پر) نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی ، کتاب الجنائز ، باب ماجاء فی النہی عن النیاحۃ (۱۲۸۴)

قبروں پر لپ کرنے اور کچھ لکھ کر لگانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُنْشَأَ عَلَيْهَا وَأَنْ تُوَطَّأَ. ①

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ قبروں کو پختہ کیا جائے اور ان پر کچھ لکھا جائے اور اس پر عمارت (گنبد، قبہ وغیرہ) بنائی جائے اور یہ کہ ان پر لپ کیا جائے۔“

توضیح: قبروں پر لپ وغیرہ کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے البتہ ترمذی میں مذکور ہے کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے لیکن امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا فتویٰ ہے: ”وَلَا نَرَى أَنْ يُزَادَ عَلَى مَا خَرَجَ مِنْهُ وَنُكْرَهُ أَنْ يُجَصَّصَ أَوْ يُطَيَّنَ أَوْ يُجْعَلَ عِنْدَهُ مَسْجِدًا أَوْ عَلَمًا أَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَيُكْرَهُ الْأَجْرُ.....“ ② ”اور ہم نہیں دیکھتے کہ زیادہ کیا جائے اس چیز پر جو کہ اس سے نکلے یعنی مٹی قبر سے نکلی اس کے سوا اور مٹی اس میں نہ ڈالی جائے اور مکروہ رکھتے ہیں ہم یہ کہ لپ (گچ) کی جائے یا مٹی سے لپ کی جائے یا اینٹ سے قبر بنائی جائے یا قبر کے اندر رکھی جائے اور ہمارے نزدیک نہ اس پر مسجد بنائی جائے یا نشان بنایا جائے یا اس پر لکھا جائے اور پکی اینٹ سے قبر بنانا مکروہ ہے اور قبر پر پانی چھڑکنے میں البتہ کوئی گناہ نہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔“

جیسا کہ بعض دوسرے مقامات پر انھوں نے اس کو مکروہ تحریمی کہا ہے۔ ③ واضح رہے کہ قبر کے سرہانے بطور علامت پتھر وغیرہ رکھنا جائز ہے۔ ④ لیکن کتبہ لگانا حرام ہے۔ واللہ اعلم

① صحیح مسلم، کتاب الجنائز (۱۶۱۰) ترمذی، کتاب الجنائز (۹۷۲) نسائی، کتاب الجنائز (۲۰۰۲) ابوداؤد، کتاب الجنائز (۲۸۰۷) ابن ماجہ، کتاب الجنائز (۱۵۵۱) احمد باقی مسند المکثرین (۱۳۶۳۳)۔ ② کتاب الآثار، مترجم ص (۱۲۶) باب تسنیم القبور وتجصيصها۔ ③ فتح القدير، شرح هداية (۱۱۱۴/۲) البحر الرائق (۱۹/۲)۔ ④ ابوداؤد (۳۲۰۴)۔

قبر پر عمارت (گنبد، قبة) بنانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى أَنْ يُبْنَى عَلَى الْقَبْرِ. ①
 ”سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت (گنبد، قبة) بنانے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: قبر کو ایک بالشت سے بلند کرنا منع ہے جس طرح کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر زمین سے ایک بالشت اونچی بنائی گئی۔ ② چہ جائیکہ اس پر عمارت بنائی جائے جیسا کہ حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

قبروں پر بیٹھنے اور قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُفَعَّدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ. ③
 ”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے اور قبر پر بیٹھنے اور ان پر عمارت وغیرہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: اس حدیث میں قبروں کو پختہ بنانے یعنی پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے اور قبر پر بیٹھنے کی مخالفت ہے۔ قبر پر مجاور بن کر بیٹھنا یا قبر پر چلہ کرنے کے لیے یا یوں ہی قبر پر بیٹھنا یہ سب صورتیں منع ہو گئیں اور قبة یا گنبد بھی بنانا منع ہو گئے جیسا کہ امام ابوحنیفہ کا فتویٰ ہے کہ ”لَا يُجَصَّصُ الْقَبْرُ وَلَا يُطَيَّنُ وَلَا يُرْفَعُ عَلَيْهِ بِنَاءٌ...“ ”قبر نہ تو پختہ بنائی جائے اور نہ مٹی سے لپ کی جائے اور قبر پر نہ تو کوئی عمارت (گنبد، قبة، مینار وغیرہ)“

① صحیح ابن ماجہ للالبانی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن البناء علی القبور وتجمیصها والكتابة علیها ((۱۲۷، ۱۵۶۴)) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

② احکام الجنائز للالبانی وحسنہ ص ۱۹۵۔ ③ مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن تجصص القبور والبناء علیہ (۹۷۰، ۱۶۱۰) ترمذی، کتاب الجنائز (۹۷۲) نسائی فی الجنائز (۲۰۰۰، ۲۰۰۲) ابوداؤد، کتاب الجنائز (۲۸۰۷) ابن ماجہ، کتاب الجنائز (۱۵۵۱، ۱۵۵۲) احمد، باقی مسند المکثرین (۱۴۰۳۸، ۱۴۷۴۸)۔

کھڑی کی جائے اور نہ خیمہ لگایا جائے۔ ①

موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى خَبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ اِكْتَوَى فِي بَطْنِهِ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا لَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِيتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا أَجْدُ دِرْهَمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي نَاحِيَةٍ مِنْ بَيْتِي أَرْبَعُونَ أَلْفًا وَلَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَوْ نَهَى أَنْ نَتَمَنَّى الْمَوْتَ لَتَمَنَيْتُ. ②

”حارثہ بن مضرب سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں خباب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انھوں نے اپنے پیٹ کو داغا ہوا تھا، کہتے ہیں میں نے اصحاب رسول میں سے کسی ایک کو نہیں دیکھا جس کو اتنی مصیبت آئی ہو جتنی مجھے آئیں ہیں اور میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنے پاس ایک درہم بھی نہیں پاتا تھا۔ اور اب میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم موجود ہیں اور اگر نبی اکرم ﷺ نے موت کی آرزو کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی آرزو کرتا۔“

توضیح: کسی آفت و مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی کسی مصیبت و تکلیف کی وجہ سے ہرگز موت کی تمنا نہ کرے اور اگر ضرور ہی تمنا کرنا چاہتا ہو تو اس طرح کہے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے اور اس وقت مجھے فوت کر دینا جب میرے لیے موت بہتر ہو۔“ ③

① فتاویٰ قاضی خان ۱/ ۹۳۔ ② صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب الجنائز، باب النہی

عن تمنی للموت (۷۷۶) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ بخاری، کتاب المرضی (۵۲۴۰) مسلم، کتاب

الدعاء والتوبة (۱۸۴۲) نسائی، کتاب الجنائز (۱۸۰۰) احمد، مسند البصریین (۲۵۱۵۵) مسند القبائل

(۲۵۹۵۶)۔ ③ صحیح البخاری، کتاب الدعوات (۲۳۵۶)۔

جس جنازے میں نوحہ کرنے والیاں موجود ہوں اس جنازے میں

شرکت کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَأَةٌ. ①

”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس جنازے کے ساتھ جس میں نوحہ کرنے والی عورتیں ہوں اس کے ساتھ جانے سے منع فرمایا۔“

توضیح: ایسے جنازے میں شرکت کی ممانعت ہے جس میں جاہلیت کی آواز کو بلند کیا جائے یعنی عورتیں نوحہ کریں اور غیر شرعی انداز سے جنازہ پڑھایا جائے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو (خواتین) چہروں کو پیشیں، گریبان چاک کریں اور جاہلیت کی باتیں کریں وہ ہم میں سے نہیں۔“ ② کیونکہ ان کے نوحہ کرنے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔ (اگر وہ ان کو نوحہ کرنے سے منع کر کے نہ گیا ہو)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس پر نوحہ کیا گیا اسے نوحہ کرنے والوں کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔“ ③

میت پر مرثیہ خوانی کرنے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرَائِئِ. ④

① صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن النیاحۃ (۱۲۸۷)،

(۱۵۸۳) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ احمد مسند المکثرین من الصحابة (۵۴۱۰)۔

② صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب لیس منا من شق الجیوب (۱۲۹۴)۔

③ بخاری، کتاب الجنائز (۱۲۹۱) مسلم (۹۳۳)۔ ④ ضعیف سنن ابن ماجہ للالبانی،

کتاب الجنائز، باب ما جاء فی البکاء علی المیت (۱۵۹۲، ۳۴۸) والضعیفۃ (۲۷۳۴) ضعیف

الجامع (۶۰۵۴) علامہ البانی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

”سیدنا ابن ابی اوفیؓ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا ہے یعنی (منظوم کلام سے)“

توضیح: اگرچہ یہ روایت کمزور ہے لیکن شواہد کی بنا پر مرثیہ خوانی کی ممانعت کی گئی ہے ”مرثی“ سے مراد ہے کہ میت کے اوصاف و شمائل کو اشعار کی صورت میں باواز بلند رو کر کہنا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے لوگوں سے براءت کا اعلان کیا ہے۔ ”ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے مصیبت کے وقت اونچی آواز نکالنے والی (مرثیہ خوانی) پریشانی کے وقت اپنے سر کے بال منڈوانے والی اور آفت کے وقت اپنے کپڑے پھاڑنے والی عورتوں سے ہم بری ہیں۔“ ① نیز کسی کی صفات جلیلہ کو بعد الموت بھی بیان کیا جاسکتا ہے خواہ وہ کسی صورت میں کئے جائیں۔

میت پر نوحہ کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي حَرِيْزٍ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ ؓ قَالَ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ ؓ بِحُمْصٍ فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّوْحِ ②

”ابو حریز سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں (جو امیر معاویہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں) امیر معاویہؓ نے حمص میں ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اس میں انھوں نے ذکر کیا کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے میت پر نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ”نوحہ“ سے مراد کہ میت کے اوصاف و شمائل کو شمار کر کے بلند آواز سے رونا بیٹنا اور اچھے اور عمدہ کارناموں کو یاد کر کے چیخ و پکار کرنا ہے۔

آپ ﷺ نے اس کی ممانعت میں بہت زیادہ سختی کی حتیٰ کہ جب آپ خواتین سے بیعت لیتے تو اس بات پر بیعت کرتے تھے کہ تم نوحہ نہیں کرو گی جیسا کہ ام عطیہؓ

① صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم ضرب الخدود (۱۰۴) بخاری (۱۲۹۶)۔

② صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی النهی عن النیاحۃ (۱۲۸۴) و صحیح الجامع الصغیر للالبانی (۶۹۱۴) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ مسند احمد (۱۰۱/۱)۔

نے بیان کیا ہے۔ ❶ کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہیں کرے گی تو روز قیامت اس حال میں اٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کا گرتا اور خارش کی قمیض ہوگی۔“ ❷

البتہ کسی کی موت کی خبر سن کر یا میت کو دیکھ کر آنکھوں سے آنسوؤں کا بہہ پڑنا جس میں آہ و بکا اور مارنا پیٹنا نہ ہو تو جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں میں بیٹی کی وفات کی خبر سن کر آنسو نکل پڑے تھے۔ ❸

❶ البخاری، کتاب الجنائز (۱۳۰۶) مسلم (۹۳۶)۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحۃ (۹۳۴)۔

❸ صحیح البخاری، کتاب الجنائز (۱۲۸۴)۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب الجنائز سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) قریب المرگ کے لیے ثلث مال سے زائد میں وصیت کرنا

ممنوع ہے

نبی ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: ”ایک تہائی حصے کی وصیت کر دو اور ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔“ ①

(۲) ورثاء کے لیے وصیت جائز نہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق عطا کر دیا ہے لہذا کسی وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں۔“ ②

(۳) جاہلیت کے طریقہ سے موت کی خبر دینا ممنوع ہے

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ موت کے لیے (جاہلیت کی طرح نوحہ کے ساتھ) اعلان کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔“ ③

آگ کے ساتھ جنازہ میں شرکت ممنوع ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: ”آواز (نوحہ) اور آگ کے ساتھ جنازہ میں شرکت نہ کی جائے۔“ ④

① البخاری، کتاب الوصایا، باب ان یرک ورثۃ اغنیاء خیر من ان یتکفوا الناس (۲۷۴۲)
مسلم (۳۰۷۶)۔ ② صحیح ابی داؤد للالبانی، کتاب الوصایا، باب ماجاء فی وصیۃ
الوارث (۶۴۹۴) و ابوداؤد (۲۸۷۰)۔ ③ صحیح ترمذی للالبانی، کتاب الجنائز،
باب ماجاء فی کراہیۃ البغی (۷۸۶) وابن ماجہ (۱۴۷۶)۔
④ ابوداؤد (۶۴/۲) واحمد (۴۲۷/۲)۔

(۵) جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو جنازہ قبر میں پہنچا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔“ ①

(۶) جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے اونچی آواز سے ذکر کرنا منع ہے

سیدنا قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے اصحاب جنازوں کے قریب اونچی آواز کو ناپسند فرماتے تھے۔ (جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں ہوتا ہے اس کی کوئی دلیل نہیں) ②

تین وقتوں میں تدفین ممنوع ہے

”سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین اوقات میں رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھنے اور میت کو دفنانے سے روکتے تھے۔ (۱) جب سورج طلوع ہو رہا ہو حتیٰ کہ بلند ہو جائے (۲) جب سورج نصف آسمان پر ہوتا وقتیکہ ڈھل جائے (۳) جس وقت سورج غروب ہونا شروع ہو۔“ ③

(۸) مجبوری کے بغیر رات کو تدفین ممنوع ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے مردوں کو رات میں دفن نہ کرو الا کہ تم اس کے لیے مجبور کر دیے جاؤ۔“ صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رات کو دفن کرنے پر ڈانٹا ہے الا کہ نماز جنازہ پڑھ لی گئی ہو۔ ④

① صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب من تبع جنازہ فلا یقعد حتی توضع عن مناکب (۱۳۱۰)۔ ② بیہقی ۷۴/۴۔ ③ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (۳۷۳)۔ ④ صحیح ابن ماجہ، الجنائز (۱۲۳۵) ابو داود (۳۱۴۸) مسلم، کتاب الجنائز (۹۴۳) الحاکم (۱۳۶/۱)۔

(۹) قبروں کو مسجدیں بنانا ممنوع ہے

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلاشبہ بدترین لوگ وہ ہیں جن زندہ افراد پر قیامت قائم ہوگی اور جو قبروں کو مسجدیں بنا لیتے ہیں۔“ (یعنی قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے البتہ ان کی طرف منہ کر کے بھی پڑھنا منع ہے)۔ ①

(۱۰) کسی کی قبر کو عید (میلہ گاہ) بنانا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری قبر کو عید (میلہ گاہ) مت بنانا۔“ ②

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر روئے زمین پر تمام قبروں سے افضل ہے جب اسے عید بنانا درست نہیں تو دوسری کسی بھی قبر کو عید (میلہ گاہ) بنانا تو بالاولیٰ ممنوع ہے۔ ③

① احکام الجنائز للالبانی وحسنہ ص ۲۷۸ وابن حبان (۲۴۰) وابن خزيمة (۷۸۹)۔
 ② ابوداؤد، کتاب المناسک، باب زیارة القبور (۲۰۴۲) حسن عند الالبانی واحکام الجنائز ص ۲۸۰۔ ③ اقتضاء الصراط المستقیم (ص ۱۵۵)۔

(۴)

کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿وَوَيْلٌ لِلْمُشْرِكِينَ ۚ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ﴾ . [۴۱ / ختم السجدة: ۷]
 ”ہلاکت ہے ان مشرکوں کے لیے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔“

فرمان نبوی ﷺ:

مَانِعُ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ .
 ”زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا روز قیامت آگ میں ہوگا۔“

صحیح الجامع الصغیر للالبانی (۵۸۰۷)

زکوٰۃ میں بہت عمدہ مال لینے کی ممانعت

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ الْحَبِيقِ أَنْ يُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ. ①

”سیدنا ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جعروور اور لون الحبیق کو زکوٰۃ میں لینے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: حدیث میں موجود ”جعروور اور حبیق“ گھٹیا کھجوروں کی دو قسموں کا نام ہے یعنی زکوٰۃ میں گھٹیا قسم کا مال نہیں دینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

① صحیح سنن ابی داود للالبانی، کتاب الزکوٰۃ، باب ما لا يجوز من الثمر فی الصدقة (۱۶۰۷) وسنن ابی داود (۱۳۶۹) والنسائی (۲۴۴۶)۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب الزکوٰۃ سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) زکوٰۃ میں بوڑھا، بھینگا، عیب دار جانور دینے کی ممانعت

(۱) سیدنا عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص بھی بطور زکوٰۃ بوڑھا، عیب دار، بیمار اور بدترین (یا چھوٹا) جانور نہ دے بلکہ اپنے اوسط درجہ کے اموال میں سے زکوٰۃ دے۔“ ①

(۲) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات تھی کہ زکوٰۃ کی مد میں بوڑھا، بھینگا اور سانڈ نہ لیا جائے الا کہ زکوٰۃ دینے والا شخص (سانڈ) خود دینا چاہے۔ ②

(۲) گھٹیا اور ردی قسم کی اشیاء زکوٰۃ میں دینا جائز نہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور زمین سے تمہارے لیے ہماری نکالی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرو ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرنا جسے تم خود لینے والے نہیں ہو ہاں اگر آنکھیں بند کر لو تو (یعنی جس طرح تم خود ردی چیز لینا پسند نہیں کرتے۔ اس طرح اللہ کی راہ میں بھی ایسی چیزیں خرچ مت کرو۔“ ③

(۳) بنو ہاشم (اہل بیت) پر زکوٰۃ حرام ہے

سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ (یعنی زکوٰۃ) آل محمد کے لیے جائز نہیں یہ تو

① صحیح ابی داؤد للالبانی، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ السائمة (۱۴۰۰) ابوداؤد

(۱۵۸۲)۔ ② صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الغنم (۴۱۵۴) ابوداؤد

(۱۵۶۷)۔ ③ ۲/ البقرة: ۲۶۷۔

لوگوں کی میل پچیل ہے۔“

ایک روایت میں ہے:

”یہ محمد اور آل محمد کے لیے حلال نہیں۔“^①

(۴) بھیک مانگنے کا پیشہ بنالینے کی ممانعت

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ گداگری اور بھیک مانگنے کو پیشہ ہی بنا لیتے ہیں روز قیامت ایسی حالت میں آئیں گے کہ ان کے چہروں پر گوشت نہیں ہوگا۔“^②

(۵) زکوٰۃ میں حیلہ اختیار کرنے کی ممانعت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زکوٰۃ کو ادا کرنے کے خوف سے متفرق جانوروں کو اکٹھا کر لینا یا ایک ریوڑ کے جانوروں کو متفرق کر دینا جائز نہیں ہے۔“^③

① صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب ترك استعمال آل النبی علی الصدقة (۱۶۷، ۱۶۸) ابوداؤد (۲۹۸۵)۔
 ② صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب من سأل الناس تکثرا (۱۴۷۴)۔
 ③ البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب لا یجمع بین مفترق ولا یفرق بین مجتمع (۱۴۵۰) ابوداؤد (۱۵۶۷)۔

(۵)

کتاب الصیام

روزے کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ . (البقرة: ۱۸۳)

”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں۔“

فرمان نبوی ﷺ:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَعْجِيلِ صَوْمِ يَوْمِ قَبْلِ الرُّؤْيَةِ.

”رسول اللہ ﷺ نے چاند دیکھنے سے قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔“

صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی ، کتاب الصیام ، باب ما جاء فی صیام یوم الشک ،

الرقم: ۱۶۴۶

ایام تشریق میں روزہ رکھنا منع ہے

رَوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ
وَلِإِسْحَاقَ نَحْوًا مِنْ هَذَا وَقَالَا لَا يَجِبُ أَنْ يُفْطَرَ أَيَّامًا غَيْرَ هَذِهِ
الْخَمْسَةِ الْأَيَّامِ الَّتِي نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهَا يَوْمَ الْفِطْرِ
وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ. ①

”حضرت مالک بن انس سے مروی ہے جو کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے
اور اس طرح کا قول امام احمد اور اسحاق رحمہ اللہ کا بھی ہے کہ روزہ چھوڑنا
سوائے ان پانچ دنوں کے واجب نہیں ہے جن میں روزہ رکھنا نبی ﷺ
نے منع فرمایا ہے وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا دن ہے اور ایام تشریق کے
دن۔“

توضیح: ایام تشریق میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ ② کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن
ہیں۔ ③ جیسا کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا کہ کھاؤ ان
دنوں میں رسول اللہ ﷺ ہمیں روزہ چھوڑنے کا حکم دیا کرتے تھے اور روزہ رکھنے سے
منع فرمایا کرتے تھے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں سے مراد ایام تشریق
(یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کے دن) ہیں ④

مشکوٰۃ دن کا روزہ رکھنا ممنوع ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَعْجِيلِ
صَوْمِ يَوْمٍ قَبْلَ الرُّؤْيَةِ. ⑤

- ① صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب الصوم (۷۷۱) وسنن ترمذی (۶۹۸) علامہ البانی
نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے، احمد، باقی مسند الانصار (۲۱۴۹۲، ۲۱۵۹۸)۔
- ② المغنی ۴/ ۴۲۵۔ ③ مسلم، کتاب الصیام (۱۱۴۱)۔
- ④ صحیح ابی داؤد، کتاب الصیام، باب صیام ایام التشریق (۲۱۱۳) دارمی (۲/ ۲۴)۔
- ⑤ سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ما جاء فی صیام الشک (۱۶۳۶) صحیح ابن ماجہ
للالبانی (۱۶۴۶) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح ابوداؤد (۲۵۱۵)۔

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے چاند دیکھنے سے پہلے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چاند دیکھنے سے قبل روزہ رکھنا جائز نہیں کیونکہ

یہ روزہ مشکوک دن کا شمار ہوگا اور آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے جیسا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے مشکوک دن میں روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم (محمد ﷺ)

کی نافرمانی کی۔ ①

روزے میں وصال کرنا ممنوع ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَنْسْتُ كَهَيْتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي. ②

”سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ بلاشبہ رسول

اکرم ﷺ نے پے درپے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے امت پر رحمت اور

شفقت کے لحاظ سے اس نہی پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے سوال

کیا کہ آپ ﷺ تو روزوں میں وصال کرتے ہیں اس پر آپ ﷺ نے

فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں، مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

توضیح: ”وصال“ سے مراد یہ ہے کہ آدمی ارادی طور پر دویا اس سے زیادہ دن تک

روزہ افطار نہ کرے اور مسلسل روزہ رکھے نہ رات کو کھائے اور نہ سحری کے وقت کچھ کھائے۔

نبی اکرم ﷺ خود وصال کیا کرتے تھے اور دوسرے لوگوں کو اس سے منع فرماتے

تھے یعنی یہ عمل فقط آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے اور ایک روایت میں آپ ﷺ نے

① البخاری تعلیقاً (قبل الحديث) ۱۹۰۶ (الصوم ، باب اذا رأيتم الهلال.... ، ابن ماجہ

(۱۶۴۵)۔ ② صحيح البخاری ، کتاب الصیام ، باب النهی عن الوصال فی الصوم

(۱۸۲۸) (۱۹۶۴) صحيح مسلم ، کتاب الصیام ، باب النهی عن الوصال فی الصوم

(۱۸۵۰) (۱۱۰۵) احمد باقی مسند الانصار (۲۳۴۴۵، ۲۵۰۱۴)۔

ممانعت کی وجہ بھی ارشاد فرمائی (إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ النَّصَارَى) یہ عمل تو صرف عیسائی کرتے ہیں۔ ① گویا امت کے لیے مسلسل روزہ رکھنا حرام ہے جیسا کہ ابن حجر رحمہ اللہ کا موقف ہے۔ ②

جمعہ کا الگ روزہ رکھنا ممنوع ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ نَعَمْ. ③

”محمد بن عباد رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: ہاں، منع کیا ہے۔“

توضیح: جمعہ کا الگ روزہ رکھنا (یعنی دوسرے دنوں سے اس کو خاص کر کے روزہ رکھنا) ممنوع ہے۔ البتہ اگر عادت ہو یا اس کے بعد یا قبل روزہ رکھا جائے تو جمعہ کا روزہ جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ تم میں سے کوئی بھی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے سوائے اس کے کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے۔ ④

عیدین کا روزہ رکھنا حرام ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَعَنْ

① مسند احمد ۵/۲۲۵۔ ② فتح الباری ۴/۲۰۹۔

③ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم يوم الجمعة (۱۸۴۸) صحیح مسلم، کتاب الصیام (۱۹۲۸) ابن ماجہ، کتاب الصیام (۱۷۱۴) احمد، باقی مسند المکثرین (۱۳۶۳۸)، ۱۳۸۳۳ (دارمی، کتاب الصوم (۱۶۸۳)۔

④ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم يوم الجمعة (۱۹۷۵) صحیح مسلم (۱۱۴۴) سنن الترمذی (۱۱۹/۳)۔

صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ ①

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں میں روزہ رکھنے سے اور صما کرنے سے اور ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے سے اور فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: اس معنی کی بہت سی روایات موجود ہیں جو عیدین میں روزہ رکھنے کی ممانعت کو ظاہر کرتی ہیں۔ البتہ علمائے امت نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ ہر حال میں ان دونوں دنوں کا روزہ رکھنا حرام ہے خواہ ان دونوں دنوں میں نذر کا روزہ انسان رکھے یا نفلی رکھے یا کفارہ کا روزہ رکھے یا اس کے علاوہ کوئی اور روزہ رکھے۔ ②

میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا ممنوع ہے

عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَمِنَّا مَنْ قَالَ لَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ.
”حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں تھے کہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے جب میدان عرفات میں ہوں۔“

توضیح: میدان عرفات میں حاجیوں کے لیے نوز و الحجہ کا روزہ مکروہ ہے جیسا کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عرفہ کے دن کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شک کیا اس لیے انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس

① صحیح البخاری ، کتاب الصوم ، باب صوم یوم الفطر (۱۸۵۵) (۱۹۹۱) صحیح مسلم ، صلاة المسافرين وقصرها (۱۳۶۸) الصیام (۱۹۲۲، ۱۹۲۳) الحج (۲۳۸۳، ۲۳۸۴) سنن نسائی ، کتاب المواقیات (۵۶۳، ۵۶۴) ، الزیئة (۵۲۴۵، ۵۲۴۶) سنن ابی داود ، کتاب الصوم (۲۰۶۴) ابن ماجہ ، کتاب التجارات (۲۱۶۱) اللباس (۳۵۴۹) احمد باقی مسند المکثرین (۱۰۵۹۹) شرح السنة (۴۵۱)۔

② شرح مسلم للنووی (۲۷۱/۴) نیل الاوطار (۲۴۶/۳)۔

وقت عرفات میں وقوف فرما رہے تھے آپ نے وہ دودھ پی لیا اور سب لوگ یہ دیکھ رہے تھے۔ ① چنانچہ عام آدمی (غیر حاجی) کے لیے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا باعث فضیلت ہے جیسا کہ ابو قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے دن (یعنی نوزوالحجہ) کا روزہ رکھنا دو سال، ایک گزشتہ اور ایک آئندہ سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ ②

① صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عرفہ (۱۹۸۹) صحیح مسلم (۱۱۲۳)۔
 ② صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ايام من کل شهر (۱۱۶۲) ابن ماجہ ۱۷۳۰۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کا ذکر کیا جائے گا جن کا تعلق کتاب الصیام ہی سے ہے لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں آیا۔

(۱) بغیر چاند دیکھے روزہ رکھنا یا افطار کرنا ممنوع ہے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم (ماہ رمضان کا) چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب تم (عید کا) چاند دیکھو تو روزہ چھوڑ دو۔“^①

(۲) حالت روزہ میں فسق و فجور (جھوٹ، غیبت، لڑائی کرنا)

ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ ایسا شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔“^②

(۳) حالت روزہ میں جماع کرنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿أَجَلَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ﴾^① البقرة: ۱۸۷

”روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا (جماع) تمہارے لیے حلال کیا گیا ہے۔“

① البخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ إذا رایتم الهلال فصوموا (۱۹۰۶) ومسلم (۱۰۸۰)۔
② صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور والعمل به (۱۹۰۳) الترمذی (۱۶۸۹) وابدوداود (۲۳۶۲)۔

یعنی دن کے وقت جماع حرام ہے۔ البتہ اگر کوئی حالت روزہ میں جماع کر بیٹھا تو اس پر قضا، کفارہ اور اللہ تعالیٰ سے توبہ تینوں کام لازم ہوں گے۔ ①

کفارہ یہ ہے ایک گردن آزاد کرنا، اگر وسعت نہ ہو تو دو ماہ کے پے درپے روزے رکھنا اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔ ②

(۴) حائضہ اور نفاس والی عورت کے روزہ رکھنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ

ہی روزے رکھتی ہے۔“ ③

نیز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں یہ (حیض) آتا تھا تو ہمیں روزے کی قضا کا

حکم دیا جاتا تھا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ ④

(۵) نصف شعبان کے بعد روزے رکھنا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب نصف شعبان گزر جائے تو روزے نہ رکھو۔“ ⑤

نیز جس کی پہلے سے عادت ہو وہ رکھ سکتا ہے اور جس روایت میں یہ ذکر ہے کہ

افضل روزے شعبان کے ہیں وہ روایت ضعیف ہے۔ ⑥

(۶) خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی

عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ روزہ رکھے جبکہ اس کا خاوند گھر میں ہو، الا

① فتاویٰ اللجنة الدائمة سعودی عرب ۳۰۴/۱۰۔ ② البخاری، کتاب الصوم، باب

إذا جامع فی رمضان (۱۹۳۶) ومسلم (۱۱۱)۔ ③ البخاری، کتاب الصوم، باب

الحائض ترك الصوم والصلاة (۱۹۵۱)۔ ④ صحيح مسلم، کتاب الحيض، باب

وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة (۳۳۵) وبخاری (۳۲۱)۔

⑤ صحيح ابی داود للالبانی، کتاب الصوم، باب فی کراهية فی ذلك (۱۰۴۹) وابن

ماجه (۱۶۵۱)۔ ⑥ ضعيف ترمذی للالبانی، کتاب الزکاة (۱۰۴)۔

کہ شوہر اس کی اجازت دے دے۔“ ①

(۷) استقبال رمضان کے لیے روزہ رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
”تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں،
ایک یا دو دن کا روزہ نہ رکھے البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت
ہو تو اس دن بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔“ ②

(۸) ہمیشہ روزہ رکھنا ممنوع ہے

سیدنا عبداللہ بن فضال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے گویا نہ تو روزہ رکھا اور نہ ہی افطار
کیا۔“ ③

(۹) صرف ہفتے کا نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے

سیدہ صماء بنت بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو سوائے فرض روزے کے، پس اگر تم میں سے کوئی
انگور کا چھلکا یا کسی درخت کا تنکا پائے تو چاہیے کہ (ہفتے کا روزہ توڑنے کے
لیے) اسی کو کھالے۔“ ④

(۱۰) قیام رمضان میں تین راتوں سے کم میں قرآن ختم کرنا ممنوع ہے

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

- ① البخاری، کتاب النکاح، باب لا تأذن المرأة فی بیت زوجها لأحد الا باذنه (۵۱۹۵)
ومسلم (۱۰۲۶) وابوداؤد (۲۴۵۸)۔ ② البخاری، کتاب الصوم، باب لا یقدم من
رمضان بصوم یوم ولا یومین (۱۹۱۴) ومسلم (۱۰۸۲)۔ ③ صحیح ابن ماجہ للالبانی،
کتاب الصیام، باب ما جاء فی صیام الدهر (۱۳۸۴) وابن ماجہ (۱۷۰۵)۔
④ صحیح ابی داؤد للالبانی، کتاب الصوم، باب النہی ان یخص یوم السبت بصوم (۲۱۱۶)
ترمذی (۷۴۴) وابن ماجہ (۷۲۶)۔

”ایسا شخص سمجھدار نہیں جس نے تین راتوں سے کم میں مکمل قرآن پڑھا۔“^①

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”میرے علم میں نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی صبح تک سارا قرآن ختم کیا

ہو۔“^②

(۱۱) معتکف کا سخت حاجت کے بغیر مسجد سے نکلنا ممنوع ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے متعلق فرماتی ہیں:

”آپ ﷺ جب اعتکاف میں بیٹھے ہوتے تو کسی (سخت) حاجت کے

بغیر گھر میں داخل نہ ہوتے۔“^③

(۱۲) معتکف کے لیے ہم بستری کرنا ممنوع ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَبَايَرُوا فِيهَا وَانْتُمُ عَلَيْكُمْ فِي الْمَسْجِدِ ط﴾ . [البقرة: ۲۸۷]

”تم ایسی حالت میں مباشرت نہ کرو کہ تم مسجدوں میں اعتکاف کرنے

والے ہو۔“

① صحیح ابی داؤد للالبانی، کتاب الصلاة (۱۲۳۹)۔ ② صحیح ابن ماجہ للالبانی،

کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها (۱۱۰۸) والنسائی (۱۶۴۰)۔

③ البخاری، کتاب الاعتکاف، باب لا یدخل البيت الا لحاجة (۲۰۲۹) ومسلم (۲۹۷)۔

(۶)

کتاب الحج

حج کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿وَأَتُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾. [۲/ البقرة: ۱۹۶]

”حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو۔“

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُقْطَةِ الْحَاجِّ.

”بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی گری ہوئی اشیاء کو اٹھانے سے منع

فرمایا ہے۔“

صحیح مسلم، کتاب اللقطة، الرقم: (۳۲۵۲)

محرم کے بغیر عورت کا حج کرنا حرام ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَزْبَعًا فَأَعْجَبَنِي وَانْفَعَنِي أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ. ①

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار باتوں کو سنا جو مجھے پسند آئیں اور اچھی معلوم ہوئیں آپ ﷺ نے منع کیا اس بات سے کہ عورت سفر کرے دو دنوں کا مگر ایسی حالت میں کہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا محرم نہ ہو۔“

توضیح: عورت بغیر محرم کے نہ تو مطلق سفر کر سکتی ہے (خواہ وہ ایک دن یا چند گھڑیوں کا ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر محرم رشتہ دار کے ایک دن اور رات کا سفر کرے۔“ ②) اور نہ ہی حج کا سفر کر سکتی ہے ایک آدمی نے عرض کی کہ میری بیوی حج کے لیے روانہ ہونے والی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ کے لیے لکھ دیا گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔“ ③

گھریلو سانپوں کو مارنے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو بَلَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا. ④

- ① مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الى الحج وغيره (۲۳۸۳) البخاری، کتاب الجمعة (۱۱۱۵) والحج (۱۷۳۱) الصوم (۱۸۵۸) والترمذی (۱۰۸۹) ابوداود (۱۴۶۶) وابن ماجه (۲۸۸۹) واحمد (۱۰۶۱۵، ۱۱۳۱۴) الدارمی (۲۵۶۲)۔
- ② صحيح البخاری، کتاب تقصير الصلاة، باب فی کم يقصر الصلاة (۱۰۸۶) ومسلم (۱۳۳۸)۔
- ③ صحيح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الى الحج (۱۳۴۱)۔
- ④ صحيح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال (۳۰۶۶) ومسلم (۲۰۷۳، ۴۱۴۰) والنسائی (۲۷۷۹) وابوداود (۱۵۷۲) وابن ماجه (۳۰۷۹) واحمد (۴۲۲۹) وموطا (۶۹۴) والدارمی (۱۷۴۷)۔

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک وہ قتل کرتے تھے سانپوں کو پس حدیث بیان کی سیدنا عبداللہ بن عمر کو ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سانپوں کو مارنا چھوڑ دیا۔“

توضیح: گھریلو سانپوں کو مارنا ممنوع ہے کیونکہ یہ عموماً جنات ہوتے ہیں جو سانپ کی شکل اختیار کر کے آتے ہیں اس لیے نبی ﷺ نے بغیر مہلت کے ان کو مارنے سے منع کیا ہے اور اگر جلد بازی میں ایسا کیا جائے تو بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ ایک غزوہ سے واپسی پر صحابی رسول گھر میں آئے، سانپ پر حملہ کر دیا اور سانپ کے ساتھ خود بھی وفات پا گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”کہ یہ شیطان (جنات) ہوتے ہیں انھیں مہلت دیا کرو۔“ (واللہ اعلم)

حج میں عورتوں کے لیے حلق کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا. ①
”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو سر منڈوانے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ عورتوں پر بال منڈوانا نہیں بلکہ ترشوانا ہے۔ ② اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی نبی ﷺ سے ہی نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ عورتوں کے لیے بال منڈوانا نہیں بلکہ صرف بال ترشوانا ہے۔“ ③

اس کی تعیین کی کوئی حد نہیں البتہ ابن قدامہ وغیرہ فرماتے ہیں عورتوں کو انگلیوں کے

① صحیح سنن الترمذی، کتاب الحج، باب کراهیة الحلق للنساء (۷۲۸) والنسائی،

کتاب الزینة (۴۹۶۳) والترمذی (۸۳۸)۔ ② فتح الباری، ۴/ ۳۹۰۔

③ صحیح ابوداؤد للالبانی کتاب المناسک، (۱۷۴۷)۔

اوپر والے پوروں کے برابر بال ترشوالینے چاہئیں۔ ①

حج سے واپسی پر اچانک رات کو گھر آنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا. ②
”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی (لبے سفر کے بعد یا حج وغیرہ سے واپسی پر اچانک) رات کو گھر آئے۔“

توضیح: اس حدیث کی وضاحت دیکھنے کے لیے باب النکاح میں اس عنوان کی طرف رجوع کریں نیز آپ ﷺ نے اس کی حکمت بھی بیان کی جیسا کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک جہاد سے واپس ہو رہے تھے جب ہم مدینہ میں داخل ہونے والے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ اور رات ہو جائے تب داخل ہونا تاکہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کرے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ بال صاف کر لیں۔“ ③

محرم کے لیے زعفران اور ورس سے رنگا کپڑا پہننے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانَ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. ④

① المغنی ۵/۳۱۰۔ ② صحیح بخاری، کتاب الحج (۱۶۷۴) ومسلم (۱۱۶۸)، (۲۶۶۲) والنسائی (۴۵۱۳) والترمذی (۱۰۱۹) وابوداؤد (۲۹۰۵) وابن ماجہ (۱۸۵۰) واحمد (۱۳۶۰، ۱۳۹۵) والدارمی (۲۱۱۹)۔ ③ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب تزویج الثیاب (۱۰) ومسلم، کتاب الامارۃ، باب کراہۃ الطروق وهو الدخول لیلًا لمن ورد من سفر۔ ④ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یباح للمحرم بحجۃ او عمرۃ لبسہ وما لایباح (۲۰۲۴) وبخاری، کتاب العلم (۱۳۱) الصلاة (۳۵۳) الحج (۱۴۴۲) اللباس (۵۳۴۹) والترمذی (۷۶۳) والنسائی (۲۶۱۸) وابن ماجہ (۲۹۲۰) واحمد (۴۲۲۲) وموطا امام مالک (۶۲۴) والدارمی (۱۷۳۰)۔

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے محرم کو زعفران اور درس سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا جو جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے اور موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔“

توضیح: محرم شخص نہ تو درس (زرد رنگ کی بوٹی) اور زعفران سے رنگا کپڑا پہن سکتا ہے اور نہ ہی ایسا جوتا پہن سکتا ہے جس نے ٹخنوں کو ڈھانپ رکھا ہو جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ احرام باندھنے والا کیا لباس پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ قمیض، گچڑی، شلوار، پاجامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنے لیکن اگر کسی شخص کے پاس جوتے نہیں اور موزے ہیں اسے چاہیے کہ دونوں، موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے اور ایسا کوئی کپڑا نہ پہنے جسے زعفران اور درس سے رنگا گیا ہو۔“^①

حاج کی گری ہوئی اشیاء اٹھانا منع ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لِقْطَةِ الْحَاجِّ. ②

”سیدنا عبدالرحمن بن عثمان تمیمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی گری ہوئی اشیاء کو اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: حاج کی گری ہوئی چیز اٹھانا منع ہے البتہ اگر اعلان کا ارادہ ہو تو درست ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بخاری میں موجود ہے۔

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یباح للمحرم بحج او عمرہ وما لا یباح (۱۱۷۷)
وبخاری (۱۵۴۲) والترمذی (۸۳۳)۔ ② صحیح مسلم، کتاب اللقطة، الرقم: (۳۲۵۲) وابوداؤد، کتاب اللقطة (۱۴۶۱) ومسند احمد (۱۵۳۹۰)۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب الحج سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) احرام والی عورت کے لیے نقاب اور دستانے پہننے کی ممانعت
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”احرام والی عورت نقاب اور دستانے کا استعمال نہ کرے۔“^①

(۲) حج میں شہوانی حرکات، نافرمانی اور جھگڑے کی ممانعت
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ [البقرة: ۱۹۷]
”جو بھی حج کرے (وہ اپنی بیوی سے قربت کے تعلقات قائم کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑے سے اجتناب کرے۔“

(۳) محرم کا دوران حج نکاح و منگنی کرنا ممنوع ہے
سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”محرم شخص نہ نکاح کرے، نہ نکاح کرائے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے
(یعنی منگنی نہ کرے)۔“^②

(۴) محرم کے لیے شکار کرنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ﴾ [المائدة: ۹۵]

① البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب ما ينهى من الطيب للمحرم والمحرمۃ (۱۸۳۸)
الترمذی (۸۳۳)۔ ② صحيح مسلم، کتاب النکاح، باب تحريم نکاح المحرم وکراهة خطبته (۱۴۰۹) والترمذی (۸۴۰)۔

”اے ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو کسی شکار کو مت قتل کرو۔“

(۵) حرم کے درخت کاٹنے کی ممانعت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا:

”بلاشبہ یہ شہر حرام ہے پس اس کا کاٹنا نہ کاٹا جائے نہ اس کے شکار ہانکے جائیں اور اس شخص کے سوا جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اے اللہ کے رسول! اذخر گھاس کی تو اجازت دے دیں کیونکہ یہاں یہ کاریگروں اور گھروں کے لیے ضروری ہے تو آپ نے اذخر کی اجازت دے دی۔“ ①

(۶) غیر دوندے کی قربانی کی ممانعت

توضیح: دوندے سے مراد وہ جانور جس کے سامنے والے دو دانت گر کر دوبارہ اُگے ہوں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دوندے کے علاوہ (کوئی جانور) ذبح نہ کرو لیکن اگر اس کا ملنا مشکل ہو جائے تو بھیڑ کا کھیر اذبح کرلو۔“ ②

(۷) جن جانوروں کی قربانی کرنا ممنوع ہے

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”چار جانور قربانی میں جائز نہیں۔“

(۱) واضح طور پر آنکھ کا کاٹا

(۲) ایسا بیمار جس کی بیماری واضح ہو

(۳) لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو

① صحیح البخاری، کتاب العمرة باب لا یحل القتال بمكة (۱۸۳۴) ومسلم (۱۳۵۳)۔

② صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب من الاضاحیة (۱۹۶۳) وابوداود (۲۷۹۷)۔

(۴) ایسا کمزور جس میں چربی نہ ہو۔^①

(۸) ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد بال، ناخن کٹوانے کی ممانعت

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ
اپنے بال اور ناخن کاٹنے سے رک جائے۔“^②

(۱۰) نماز عید سے قبل قربانی کرنا ممنوع ہے

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”بے شک اس دن ہم پہلا کام یہ کرتے ہیں کہ نماز عید ادا کرتے ہیں پھر
واپس پلٹتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں جس شخص نے ایسے ہی کیا اس نے
ہماری سنت کو پالیا اور جس نے اس سے پہلے ذبح کیا تو وہ گوشت ہے جو
اس نے اپنے گھر والوں کو دیا اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔“^③

① صحیح ابی داؤد للالبانی، کتاب الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا (۲۴۳۸) وابد داؤد

(۲۸۰۲)۔ ② صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب نہی من دخل علیہ عشر ذی

الحجۃ وهو یرید التضحیۃ ان یأخذ من شعره واطفاره شینا (۳۶۵۵)۔

③ صحیح بخاری، کتاب الاضاحی، باب سنۃ الاضحیۃ (۱۰/۳) (۵۵۴۵) ومسلم

(۱۹۶۱)۔

(۷)

کتاب البیوع خرید و فروخت کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿وَاحْلَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الزَّيْوَاطَ﴾. [البقرة: ۲۷۵]

”اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔“

فرمان نبوی ﷺ:

”أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.“

”نبی ﷺ نے دھوکے کی بیچ سے منع فرمایا ہے۔“

مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع الحصات... (۱۵۱۳)

بیع نجش کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النَّجْشِ. ①
 ”سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع نجش سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ”نجش“ کا معنی ہے بولی لگا کر بھاؤ چڑھانا اور خود خریدنے کا ارادہ نہ ہو جیسا کہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔ ایسے شخص کا سودے کی قیمت میں اضافہ کرنا جو خود تو اسے خریدنے کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن کسی اور کو اس میں پھنسانا چاہتا ہے۔ (اس غرض سے بولی چڑھاتا ہے) اسے نجش کہتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ ②

کنکری پھینک کر بیع کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. ③

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری کی بیع سے اور دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ”حصاة“ سے مراد فروخت کے نظریے سے کنکری کسی چیز پر پھینکنا کہ جس چیز کو لگ گئی وہ اتنے میں میری ہے خواہ وہ کنکری کسی چیز کو بھی لگ جائے یہ ناجائز ہے۔ نیز دھوکے کی بیع سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے دھوکے سے مراد کسی معدوم و مجہول شے کی بیع کرنا یا ایسی چیز کی بیع کرنا جس کی وہ مکمل ملکیت نہیں رکھتا۔ مثلاً پانی

① صحیح البخاری، کتاب البيوع، باب النجش ومن قال لا يجوز ذلك البيع (۱۹۹۸) مسلم، کتاب البيوع (۲۷۹۲) سنن النسائی، کتاب البيوع (۴۴۲۱، ۴۴۲۹) ابن ماجہ، کتاب التجارات (۹۲۱۲۴) احمد مسند المکثرین من الصحابة (۵۵۹۷، ۶۱۶۲) مالک، کتاب البيوع (۱۱۹۰) ② فتح الباری (۹۰/۵)۔ ③ صحیح مسلم، کتاب البيوع، باب بطلان الحصاة والبيع الذي فيه غرر (۲۷۸۳) ترمذی، کتاب البيوع (۱۱۵۱) سنن النسائی، البيوع (۴۴۴۲) ابو داود (۲۹۳۲) ابن ماجہ، کتاب التجارات (۲۱۸۵) احمد، مسند المکثرین (۱۰۰۳۵، ۷۱۰۴، ۸۵۲۹) دارمی، کتاب البيوع (۲۴۴۱، ۲۴۵۰)۔

میں موجود مچھلیوں کی بیع.. وغیرہ ان میں دھوکہ ہے ایسی بیع باطل ہے۔ ❶

بیع محاقلة، مزابنه ممنوع ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. ❷

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بیع محاقلة اور بیع مزابنه سے منع فرمایا ہے۔

توضیح: ”محاقلة“ بالیوں میں کھڑی کھیتی کو غلے کے عوض فروخت کر دینا جیسے گندم کے کھیت کے بدلے گندم فروخت کرنا وغیرہ، محاقلة کہلاتا ہے۔

”مزابنه“ درختوں پر لگے ہوئے پھل کو اسی جنس کے اتارے ہوئے خشک پھل کے عوض فروخت کرنا مثلاً کھجوروں کے بدلے کھجور کے درخت پر لگی تازہ اور تر کھجوروں کی بیع اور انگور کے بدلے خشک انگور (کشمش) کی بیع وغیرہ مزابنه کہلاتی ہے۔ ❸

بیع ملامسہ اور منابذہ کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. ❹

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اکرم ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ”ملامسہ“ یہ ہے کہ خریدار کپڑا بیچنے والے کے کپڑے کو رات یا دن میں ہاتھ

❶ شرح مسلم للنووی ۵/۴۱۶۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب البيوع، باب كراه الارض (۲۸۷۷) سنن ترمذی، کتاب البيوع (۱۱۴۵) سنن النسائی، کتاب الايمان والنذور (۳۸۲۴) احمد، مسند المکثرین (۸۷۲۶، ۹۰۶۶، ۹۸۸۹)۔

❸ ترمذی، کتاب البيوع (۱۲۲۴)۔ ❹ صحیح البخاری، کتاب البيوع، باب بيع المنابذة (۲۰۰۲) سنن الترمذی، کتاب البيوع (۱۲۳۱) سنن النسائی، کتاب البيوع (۴۴۳۳)، (۴۴۴۱) ابن ماجه، کتاب التجارات (۲۱۱۰) تيساس (۳۵۵۰) احمد، باقى مسند المکثرین (۷۹۰۳، ۹۸۶۴، ۱۰۱۳۱، ۱۰۴۲۶) مؤطا امام مالك، کتاب البيوع (۱۱۷۶) الجامع (۱۴۳۱)۔

لگاتا ہے اور اسے الٹ پلٹ کر کے نہیں دیکھتا۔
 ”منابدہ“ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کی طرف اپنا کپڑا (برائے فروخت)
 پھینکتا ہے اور بلا غور و فکر اور بلا رضا مندی کے ان کے درمیان بیع پختہ ہو جاتی ہے۔ ①

بیع مخاضره کی ممانعت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ
 الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. ②
 ”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے بیع محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ، مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔“
توضیح: محاقلہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ کی تعریفات پیچھے گزر چکی ہیں۔ ”مخاضرہ“
 اس کا مطلب ہے کچے پھل اور غلہ جات کو پکنے سے پہلے (درختوں پر ہی) فروخت کر
 دینا۔ یہ ناجائز ہے۔ ③
 جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک
 دوسرے سے کچے پھلوں کی بیع نہ کرو۔“ ④

نرکی جفتی پر اجرت لینے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ. ⑤
 ”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے نرکی جفتی کی اجرت لینے سے منع فرمایا ہے۔“
توضیح: ”عسب الفحل“ سے مراد کہ ”نرکی جفتی“ یا اس سے خارج ہونے والا پانی یا

- ① البخاری، کتاب البيوع، باب بیع الملامسة (۲۱۴۴) مسلم (۵۱۲)۔
- ② صحيح البخاری، کتاب البيوع، باب بیع المخاضرة (۲۲۰۷، ۲۰۵۵)۔
- ③ نیل الاوطار ۳/ ۵۲۱۔ ④ صحيح مسلم (۱۵۳۸) والنسائی ۷/ ۲۶۳۔
- ⑤ صحيح البخاری، کتاب الاجارة، باب عسب الفحل (۲۱۲۳) الترمذی، کتاب
 البيوع (۱۱۹۴) النسائی، کتاب البيوع (۴۵۹۲) ابوداود، کتاب البيوع (۲۹۷۵)
 احمد، مسند المکثرین من الصحابة (۴۴۰۲)۔

اس کی نسل واولاد یا جفتی کے عوض کرایہ دینا۔ یہ ممنوع ہے البتہ اگر بغیر شرط کے زر کی جفتی پر کچھ لے دے ہو جائے تو کچھ حرج نہیں جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے زر کی جفتی کے معاوضے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے اسے کرامہ کی اجازت دے دی۔ ❶ کرامہ سے مراد ایسا عطیہ جو بغیر شرط کے زر کی جفتی کے عوض فائدہ حاصل کرنے والا پیش کرتا ہے۔ ❷

لوٹدیوں کے زنا کی کمائی کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ. ❸
 ”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے باندیوں کی زنا کی (قیمت) کمائی سے منع فرمایا ہے۔“
توضیح: اس کی وضاحت کتاب النکاح میں دیکھیں۔

سینگ لگانے کی کمائی کی ممانعت

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ. ❹
 ”ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حجام (بچہ لگانے) کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔“
توضیح: حجام کے پیسے کی نہی تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی پر محمول ہے کیونکہ بعض دفعہ نبی ﷺ نے خود سینگ لگوا کر اجرت دی ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت

❶ نسائی (۳۱۰/۷) الترمذی (۱۲۷۴)۔ ❷ روضة الندية (۱۹۵/۲)۔

❸ صحيح البخاری، کتاب الاجارة، باب كسب البغي والإمام (۲۱۲۲) ابوداود، کتاب البیوع (۲۹۷۱) احمد باقی مسند المکثرین (۷۵۱۴، ۸۲۱۸، ۸۲۱۱، ۹۲۶۵، ۹۸۳۹) دارمی، کتاب البیوع (۲۵۰۶)۔

❹ صحيح سنن ابن ماجه للالبانی، کتاب التجارات، باب كسب الحجام (۲۱۲۵) ابن ماجه (۲۱۵۲) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو سینگ لگائی تو آپ ﷺ نے ایک صاع کھجور (بطور اجرت) انھیں دینے کا حکم دیا۔ ①

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگ لگوائی اور پھر سینگ لگانے والے کو کچھ دیا اگر یہ حرام ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس کو بھی کچھ نہ دیتے۔ ②

بیع ہقل کی ممانعت

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَقْلِ ③

”رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع ہقل سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: بیع ہقل یعنی محالہ اس کا تذکرہ پیچھے گزر چکا ہے۔

زمین کو کرائے پر دینے کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ ④

- ① البخاری، کتاب البيوع، باب ذکر الحجام (۲۱۰۲، ۲۲۷۷، ۲۲۸۰)۔
 ② البخاری، کتاب البيوع، ایضاً۔ ③ صحیح البخاری، کتاب الاجارۃ، (۲۱۳)۔
 مسلم، کتاب البيوع (۲۹۴۷، ۲۹۵۲) ابوداؤد، کتاب البيوع (۲۹۴۱، ۲۹۴۶، ۲۹۴۸)۔
 ابن ماجہ، کتاب التجارات (۲۲۵۸) الاحکام (۲۴۴۰، ۲۴۴۴، ۲۴۵۶) احمد، مسند
 المکثرین من الصحابة (۴۲۷۵، ۴۳۵۸، ۵۰۶۸) مسند المکین (۱۵۲۵۰، ۱۵۲۴۲، ۱۵۲۶۴) مسند
 الشامیین (۱۶۶۴۹) مؤطا، کتاب کراء الارض (۱۱۹۹) سنن النسائی، ایمان
 والنذر (۳۸۱۰)۔ ④ سنن النسائی، کتاب الایمان والنذور، باب کراء الارض
 (۳۸۵۸) صحیح البخاری، کتاب الاجارۃ (۲۱۲۴) المزراعۃ (۲۱۷۱) مسلم، کتاب البيوع
 (۲۸۸۹، ۲۸۸۶، ۲۸۸۱) سنن الترمذی، کتاب البيوع (۱۲۲۴) الاحکام (۱۳۰۵) ابوداؤد،
 کتاب البيوع (۲۹۴۱، ۲۹۴۸، ۲۹۵۲) ابن ماجہ، کتاب التجارات (۲۲۵۸) الاحکام
 (۲۴۴۰، ۲۴۵۲) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (۴۲۷۵، ۵۰۶۶۸) مسند المکین
 (۱۵۲۶۴) مسند الشامیین (۱۶۴۴۰) مؤطا، امام مالک، کتاب کراء الارض (۱۱۹۹)۔

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: اس حدیث میں تو مطلق ممانعت ہے البتہ دوسری حدیث میں صحابہ کرام سے یہ عمل ثابت ہے بلکہ خود نبی اکرم ﷺ نے اہل خیبر سے نصف پیداوار پر زمین کا معاملہ طے کر رکھا تھا۔ ①

اس طرح کی احادیث میں تطبیق یوں دی گئی ہے کہ نصف یا اس سے کم ویش پیداوار اور کسی اور چیز کے عوض زمین کرایہ پر دینا جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا عمل ہے زمین کرائے پر دینے کی ممانعت قطعہ ارضی کی تخصیص میں ہے معلوم نافع، معلوم پیداوار ہے کہ جس کو زمین کرائے پر دی جائے اس سے ایک مخصوص قطعہ کی پیداوار لینا یہ جائز نہیں۔ واللہ اعلم

ضرورت سے زائد پانی کی بیع کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ. ②

”سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس پانی کو جو ضرورت سے زیادہ ہو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ضرورت سے زائد پانی کی خرید و فروخت کی ممانعت ہے البتہ اپنی ملکیت کی جگہ فروخت کرنا یا اگر کوئی اپنا کنواں وغیرہ فروخت کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

① البخاری، کتاب الحرث والمزارعة (۲۳۳۶)۔

② صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب تحریم بیع فضل الماء الذی یکون بالفلاة و یحتاج الیہ لرعی الکلاء (۲۹۲۵) سنن النسائی، کتاب البيوع (۴۵۸۱، ۴۵۹۱) ابن ماجہ، الاحکام (۲۴۶۸) احمد، باقی مسند المکثرین (۱۴۱۱۲، ۱۴۱۱۷، ۱۴۳۱۳)۔

ملکیت سے قبل غلہ فروخت کرنا منع ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ. ①

”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غلہ کو پوری طرح اپنے قبضہ میں لینے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: چونکہ ایسی بیع میں دھوکہ ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا بڑا گناہ ہے جس سے اللہ کے نبی ﷺ نے بھی منع فرمایا ہے اس لیے ایسی بیع کرنا درست نہیں۔ (واللہ اعلم)

بیع پر بیع کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَتَّجِسُوا وَلَا يَبِيعَ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِنِكَاحٍ مَا فِي إِبَائِهَا. ②

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

① صحیح البخاری، کتاب البيوع، باب ما ذكر في الاسواق (۱۹۸۰) صحیح مسلم، کتاب البيوع (۲۷۸۲، ۲۸۱۰، ۲۸۱۳، ۲۸۱۶) سنن النسائي، کتاب البيوع (۴۵۱۹، ۴۵۲۷، ۴۵۲۹) ابوداود، کتاب البيوع (۳۰۲۹، ۳۰۳۰) ابن ماجه، کتاب التجارات (۲۲۱۷، ۲۲۲۰) احمد، مسند العشرة المبشرين بالجنة (۳۷۲) مسند المكثرين من الصحابة (۴۲۸۸، ۴۴۸۲، ۴۴۱۰، ۴۹۰۱، ۵۹۱۵) مؤطا مالك، کتاب البيوع (۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶) العتق والولاء (۱۲۷۶) الدارمی، کتاب البيوع (۲۴۴۶)۔

② صحیح البخاری، کتاب البيوع، باب لا يبيع على بيع أخيه ولا يسوم على سوم أخيه (۱۹۹۶) صحیح مسلم، الزكاة (۱۷۸۹) النكاح (۲۵۳۲، ۲۵۳۴) الطلاق واللعان (۱۱۱۱) البيوع (۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۷۳) سنن النسائي، کتاب النكاح (۳۱۸۸، ۳۱۹۰) البيوع، (۴۴۲۰) ابوداود، النكاح (۱۸۵۷) التجارات (۲۹۸۱، ۲۹۸۸) ابن ماجه، النكاح (۱۸۵۷) التجارات (۲۲۳۰، ۲۱۶۹) احمد، باقى مسند المكثرين (۹۰۲۸، ۹۵۲۰) مؤطا امام مالك، کتاب النكاح (۹۶۴) دارمی، کتاب النكاح (۲۰۸۰) البيوع (۲۴۴۰، ۲۴۵۳)۔

نے دیہاتی کا مال شہری کو بیچنے سے اور ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی دینے سے منع فرمایا ہے۔ اور اس طرح کوئی شخص اپنے دوسرے بھائی کے سودے میں مداخلت نہ کرے ایک کی منگنی پر دوسرا منگنی کا پیغام نہ بھیجے اور کوئی عورت دوسری عورت کو اس نیت سے طلاق نہ دلوائے تاکہ وہ خود اس کے خاوند سے شادی کرے۔“ ①

توضیح: اس حدیث کی وضاحت کتاب الزکاح اور بیع بخش اور شہری دیہاتی کی طرف سے بیع نہ کرے۔ ان میں گزر چکی ہے البتہ اس حدیث میں اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ کسی کی بیع پر بیع کرنا منع ہے۔

حاملہ کے حمل کی بیع کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَّبِعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَتَنَاءُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُتَجَّ النَّاقَةُ ثُمَّ تُتَجَّ الْتِي فِي بَطْنِهَا.

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے حاملہ کے حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ اور یہ طریقہ جاہلیت میں رائج تھا ایک شخص ایک اونٹنی یا اونٹ خریدتا اور قیمت دینے کی میعاد یہ مقرر کرتا کہ ایک اونٹنی جنے پھر اس کے پیٹ کی اونٹنی بڑی ہو کر جو جنے گی۔“

توضیح: حاملہ کے حمل کی بیع کرنا ممنوع ہے کیونکہ یہ کالمعدوم بیع ہے اور پھر دھوکہ بھی ہے۔ (واللہ اعلم)

① صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع الغرر وحبل الحبلۃ (۱۹۹۹) صحیح مسلم، کتاب البیوع (۲۷۸۵، ۲۷۸۴) ترمذی، کتاب البیوع (۲۹۳۴) ابن ماجہ، کتاب التجارات (۲۱۸۸) احمد، مسند العشرة المبشرين بالجنة (۳۸۱) مسند المکثرین من الصحابة (۴۲۶۲، ۴۳۵۴، ۴۴۱۱) مؤطا امام مالک، کتاب البیوع (۱۱۶۸)۔

بیع صرف ممنوع ہے

عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہما عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يَقُولُ هَذَا خَيْرٌ مِنِّي فِكِلَاهُمَا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرَقِ دَيْنًا. ①

”ابومنہال سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بیع صرف کے متعلق سوال کیا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کے متعلق فرمایا کہ یہ مجھ سے بہتر ہیں۔ آخر دونوں حضرات نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے میں ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: بیع صرف ممنوع ہے اور بیع صرف کیا ہے اس کی وضاحت حدیث میں موجود ہے۔

سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے زیادتی کے

ساتھ فروخت کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نُبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا. ②

① صحیح البخاری، کتاب البيوع، باب الورق بالذهب نسيئة (۲۱۸۰، ۲۱۸۱) صحیح مسلم، کتاب المساقاة (۲۹۷۵، ۲۹۷۶) سنن النسائي، کتاب البيوع (۴۴۹۹، ۴۵۰۰، ۴۵۰۱) احمد، مسند الكوفيين (۱۷۸۰۸، ۱۸۴۷۴، ۱۸۵۱۲، ۱۸۵۳۲)۔

② صحیح البخاری، کتاب البيوع، باب بيع الذهب بالورق يدا بيد (۲۰۳۴) صحیح مسلم، کتاب المساقاة (۲۹۷۷) سنن النسائي، کتاب البيوع (۴۵۰۲، ۴۵۰۳) احمد، مسند البصريين (۱۹۵۰۰)۔

”سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی چاندی کے بدلے اور سونا سونے کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ مگر یہ کہ برابر برابر ہو البتہ ہم سونا چاندی کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدیں، اس طرح چاندی سونے کے بدلے جس طرح چاہیں خریدیں۔“

توضیح: سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے فروخت کرتے وقت برابر ہونا ضروری ہے ورنہ سود ہوگا جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جو جو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے اور نمک نمک کے بدلے یہ تمام اشیاء برابر برابر، نقد نقد، (فروخت کی جائیں) پھر جو زیادہ لے یا زیادہ دے تو اس نے سودی کاروبار کیا۔ سود لینے والا اور دینے والا (دونوں گناہ میں) برابر ہیں۔“ ①

پھل کو پکنے سے قبل فروخت کرنا منع ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ وَلَا يُبَاعَ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالْبَزْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا. ②

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو اس کے پکنے سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ اس میں

① صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب الرباء (۵۸۴)۔

② صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع الثمر علی رؤوس النخل بالذهب والفضة (۲۰۴۰) صحیح مسلم، کتاب البیوع (۲۸۷۶، ۲۸۵۲، ۲۸۶۳، ۲۸۶۸، ۲۸۷۲) سنن النسائی، کتاب الایمان والنذور (۳۸۱۹، ۳۸۲۱، ۳۸۲۳، ۳۸۶۰) البیوع (۴۴۴۷)، ابوداؤد، کتاب البیوع (۲۹۲۶، ۲۹۵۵) ابن ماجہ، کتاب التجارات (۱۲۲۰۷)، (۲۲۵۷) احمد، باقی مسند المکثرین (۱۳۸۳۰، ۱۳۸۳۸، ۱۳۹۴۲، ۱۴۳۳۳، ۱۴۳۹۳)۔

سے ذرہ برابر بھی درہم و دینار کے سوا کسی اور چیز کے بدلے نہ فروخت کی جائے اور البتہ عرایا کی اجازت دی ہے۔“

توضیح: کچے پھل کی بیع پر ممانعت ہے البتہ اہل عرایا کے لیے جائز ہے ”عرایا“ عربیہ کی جمع ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص (کسی باغ کا مالک اپنے باغ میں) دوسرے شخص کو کھجور کا درخت (ہبہ کرتے ہوئے) دے دے پھر اس شخص کا اپنے باغ میں آنا جانا اچھا نہ سمجھے تو اس صورت میں وہ شخص (مالک) اتری ہوئی کھجور کے عوض اپنا درخت (جسے وہ ہبہ کر چکا ہے) خریدے اس بیع کو اس کے لیے درست کہا گیا ہے۔ اور اسے ایسا کرنے کی رخصت دی گئی ہے۔

بیع سلم کی ممانعت

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ السَّلْمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَصْلُحَ وَنَهَى عَنِ الْوَرَقِ بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ أَوْ يُوْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قُلْتُ وَمَا يُوزَنُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُحَرَّرَ. ①

”سیدنا ابوالبختری سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کھجور کے درخت پر بیع سلم کرنے کے متعلق سوال کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک وہ نفع اٹھانے کے قابل نہ ہو جائے اس طرح چاندی کو سونے کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا

① صحیح البخاری، کتاب السلم، باب السلم فی النخل (۲۰۹۱) صحیح مسلم، کتاب البيوع (۲۸۳۳) احمد، مسند بنی ہاشم (۳۰۰۷) مسند المکثرین من الصحابة (۴۷۵۲) مؤطا امام مالک، کتاب البيوع (۱۱۲۷)۔

ہے جب ایک چیز ادھار اور ایک چیز نقد ہو اور فرماتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو درخت پر فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔ اور اسی طرح جب تک وہ وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں اس کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے فرماتے ہیں میں نے سوال کیا کہ وزن کیے جانے کا کیا مطلب ہے؟ تو ایک آدمی نے جو ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائیں کہ وہ اندازہ کی جاسکیں۔“

توضیح: ”بیع سلم“ سونا چاندی یا مروجہ سکے کے عوض پیشگی قیمت دے کر ایک معلوم و متعین مدت تک چیز لینے کا سودا کرنا بیع سلم ہے اس بیع کی مشروعیت پر علماء کا اجماع ہے فی الحقیقت یہ بیع معدوم ہونے کی وجہ سے ناجائز تھی لیکن اقتصادی مصالح کے پیش نظر لوگوں کے لیے نرمی اور آسانی کرتے ہوئے اسے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ ①

شہری کو دیہاتی کا مال بیچنا منع ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لَبَادٍ. ②

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: امام نووی رحمہ اللہ اس کی شرح فرماتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں ہمارے اصحاب کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ ایک اجنبی آدمی دیہاتی سے یا دوسرے شہر سے ایسا ساز و سامان جس کی بھی لوگوں کو ضرورت ہے۔ اسے روز کے نرخ کے مطابق

① بدایۃ المجتہد ۲/ ۱۹۹۔ ② صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب من کرہ ان یبیع حاضر لباد باجر (۲۰۱۴) النسائی، کتاب البیوع (۴۴۲۱) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (۶۱۲۳)۔

فروخت کرنے کے لیے لے کر آتا ہے مگر اسے شہری کہتا ہے کہ اس سامان کو میرے پاس چھوڑ دو کہ میں اسے بتدریج اعلیٰ نرخ پر فروخت کروں۔ ❶ ایسا کرنا جائز ہے۔

جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں منع کیا گیا ہے کہ کوئی شہری دیہاتی کا سامان فروخت کرے خواہ وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ ❷

تجارتی قافلوں کو منڈی پہنچنے سے پہلے مل کر بیع کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ التَّلْقِي وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ. ❸

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (قافلوں سے) آگے بڑھ کر ملنے سے منع فرمایا ہے اور بستی والوں کو باہر والوں کا مال فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔“

توضیح: تجارتی قافلوں کو منڈی پہنچنے سے پہلے ہی مل کر خرید و فروخت کرنا ممنوع ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ“ سامان تجارت لے کر آنے والے قافلوں کو آگے جا کر نہ ملو۔ ❹ کیونکہ اس

- ❶ شرح صحیح مسلم للنووی (۵/۴۲۵)۔ ❷ البخاری، البیوع، باب هل یبیع حاضر لباد بغیر اجر (۲۱۵۸)۔ ❸ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب النہی عن تلقی الرکبان وان یتبعہ مردود (۲۰۱۷) صحیح مسلم، کتاب الزکاة (۱۷۸۹) النکاح (۲۵۳۵) البیوع (۲۸۹۱) سنن الترمذی، کتاب النکاح (۱۰۵۳) الطلاق واللعان (۱۱۱۱) البیوع (۱۱۴۲) سنن النسائی، کتاب النکاح (۳۱۸۷) البیوع (۴۴۱۱) ابوداود، النکاح (۱۷۸۱) البیوع (۲۹۸۰) سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح (۱۸۵۷) التجارات (۲۱۶۳) احمد، باقی مسند المکثرین (۶۹۵۰) مؤطا امام مالک، الکاح (۹۶۴) دارمی، کتاب النکاح (۲۰۸۰) البیوع (۲۴۵۳)۔ ❹ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع المخاضرة (۲۰۵۶) صحیح مسلم، کتاب المساقاة (۲۹۰۶، ۲۹۰۷، ۲۹۰۸) سنن الترمذی، کتاب البیوع (۱۱۴۹) سنن النسائی، کتاب البیوع (۴۴۵۰) سنن ابوداود، کتاب البیوع (۲۹۲۷) ابن ماجہ، کتاب التجارات (۲۲۰۸) احمد، باقی مسند المکثرین (۱۱۶۹۵، ۱۲۱۷۷، ۱۳۱۲۲) مؤطا امام مالک، کتاب البیوع (۱۱۶۸)۔

میں دھوکہ دہی کا اندیشہ ہے کہ پہلے ملنے والا منڈی کے بھاؤ سے کم قیمت پر اس سے خریدے گا اور اس کو نقصان ہو جائے گا۔

”زھو“ کو کھجور کے بدلے فروخت کرنے کی ممانعت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ التَّمْرِ حَتَّى يَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ مَا زَهُوْهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ. ①

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے درخت کی کھجور کو زھو سے پہلے ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے ہم نے سوال کیا زھو کیا ہے؟ تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ پک کر سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے تم بتاؤ اگر اللہ کے حکم سے درخت پر پھل نہ لگ سکا تو تم کس چیز کے ساتھ اپنے بھائی (خریدار) کا مال اپنے لیے حلال کرو گے۔“

کتے کی خرید و فروخت ممنوع ہے

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي إِشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدِّمِّ وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُؤْكِلِهِ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ. ②

”سیدنا عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو سیکنگی لگانے والا غلام خریدتے دیکھا میں نے ان سے سوال کیا۔ پس انھوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت لینے سے

① صحیح البخاری، باب بیع المخاضرة (۲۲۰۸)

② صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب مؤکل الربا (۱۹۴۴) سنن ابی داود، کتاب البیوع (۳۰۲۲) احمد، مسند الکوفیین (۱۸۰۱۴، ۱۸۰۰۷)۔

منع فرمایا ہے اور آپ نے گودنے اور گدوانے سے اور سود لینے اور سود دینے سے منع فرمایا ہے اور مصور پر آپ ﷺ نے لعنت کی ہے۔“

توضیح: کتے کی خرید و فروخت ممنوع ہے البتہ سدھایا ہوا کتا مستثنیٰ ہے جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتے کے علاوہ ہر کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ ① نیز مزید وضاحت کتاب اللباس میں اس روایت کے تحت آئے گی۔

ولاء کی خرید و فروخت منع ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَةَ. ②

”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ولاء کو فروخت کرنے سے اور اس کو بہہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ”ولاء“ ایسے رشتے کو کہتے ہیں جو معتق اور معتق کے درمیان ہوتا ہے نیز جو وراثت کے اندر ولاء کا باب ملتا ہے اس سے مراد یا تو نسب (رشتہ) ہوتا ہے یا معتق کا مال ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

بن ماپ کے ڈھیر کی بیع کرنا ممنوع ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ. ③

- ① صحیح سنن النسائی للآلبانی (۴۳۵۳) والنسائی (۴۶۶۸)۔
- ② صحیح البخاری، کتاب العتق، باب بیع الولاء وھبہ (۲۳۵۰) صحیح مسلم، کتاب العتق (۲۷۸۰) سنن الترمذی، کتاب البیوع (۱۱۵۷) الولاء والھبہ (۲۰۵۲) سنن النسائی، کتاب البیوع (۴۵۷۹) سنن ابی داود، کتاب الفرائض (۲۵۳۰) ابن ماجہ، کتاب الفرائض (۲۷۳۷، ۲۷۳۸) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (۴۳۳۲، ۵۵۸۶) مؤطا امام مالک، کتاب العتق والولاء (۱۲۷۸) دارمی، کتاب البیوع (۲۴۵۹) البیوع (۳۰۶۲، ۳۰۲۸)۔
- ③ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم بیع صبرۃ التمر المجهولة القدر بتمر (۲۸۲۰) سنن النسائی، کتاب البیوع (۴۴۷۱)۔

”جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے کھجور کے ڈھیر کو بیچنے سے جس کا وزن معلوم نہ ہو اس کھجور کے بدلے جس کا وزن معلوم ہو منع فرمایا ہے۔“

توضیح: کسی چیز (غلہ وغیرہ) کے ڈھیر کو بن تولے بیع کرنا ممنوع ہے کیونکہ اس میں بھی ضرر کا اندیشہ ہے جیسا کہ ایک روایت میں جو لمبی حدیث ہے یہ الفاظ ہیں۔ ”حتی یکتالہ“ حتی کہ اسے ماپ لے (پھر فروخت کرے یا خرید لے) ①

مال غنیمت قبل از تقسیم خریدنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَرَاءِ الْغَنَمِ حَتَّى تُقَسَّمَ ②

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مال غنیمت کی چیزوں کی تقسیم ہونے سے قبل خریدنے سے منع فرمایا ہے۔“

ایک بیع میں دو بیع کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ ③

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بیع کے اندر دو بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: اہل علم نے اس کی تفسیر اس طرح کی ہے کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ کپڑا میں

- ① صحیح مسلم، کتاب البیوع (۱۵۲۸)۔ ② صحیح سنن الترمذی للالبانی، کتاب السیر، باب کراہۃ بیع المغنم حتی تقسم (۱۶۲۶) سنن الترمذی (۱۴۸۸) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ابن ماجہ، کتاب التجارات (۲۱۸۷) صحیح سنن النسائی للالبانی (۴۳۳۰) (۳۰۱/۷)۔ ③ سنن النسائی، کتاب البیوع (۴۵۵۳) صحیح سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی النهی عن بیعتین فی بیعہ (۱۲۵۴) سنن الترمذی (۱۱۵۲) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

تجھے نقد دس روپے میں دیتا ہوں اور ادھار بیس روپے کا اور دو میں سے ایک کو اگر نہ توڑے اور اگر ایک کو توڑے تو اس میں حرج نہیں۔ جب ایک بات پر فیصلہ ہو جائے اور امام شافعی فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے جن دو بیعوں سے ایک بیع میں کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں یہ گھراتنے میں فروخت کرتا ہوں مگر تو اپنا غلام مجھے اتنے میں فروخت کرے پھر جب تو غلام فروخت کرنا لازم کرے۔ تو مجھ کو گھر فروخت کرنا تجھ کو لازم ہے یہ بیع اس لیے ناجائز ہوئی ہے کہ دونوں کی بیع بغیر ثمن مقرر کیے ہے اور ہر ایک اپنی صفت میں مجہول ہے۔ ①

جانور کو ادھار جانور کے بدلے فروخت کرنا ممنوع ہے

عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً. ②

”سیدنا سمرة رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

مغنیات کی بیع کرنا ممنوع ہے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُغْنِيَّاتِ وَعَنْ شَرَائِهِنَّ وَعَنْ كَسْبِهِنَّ وَعَنْ أَكْلِ أَثْمَانِهِنَّ. ③

”سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے گانے والی عورتوں کے بیچنے سے اور ان کی کمائی سے اور ان کی قیمت کو

① سنن الترمذی کتاب البيوع (۱۱۵۲)۔ ② صحیح سنن الترمذی، کتاب البيوع، باب ما جاء فی کراهیۃ بیع الحيوان بالحيوان نسيئة (۱۲۶۰) وسنن الترمذی (۱۱۵۸) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن نسائی، کتاب البيوع (۴۵۴۱) ابوداود، کتاب البيوع (۲۹۱۲) ابن ماجہ، کتاب التجارات (۲۲۶۱) احمد، مسند البصريين (۱۹۲۸۴، ۱۹۳۸۸) دارمی، کتاب البيوع (۲۴۵۱)۔

③ صحیح سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات باب ما لا یحل بیعه (۲۱۶۸) سنن ابن ماجہ (۲۱۵۹) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

کھانے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: جیسے آلات موسیقی کی تجارت ممنوع ہے اور ایسے ہی گانے والی عورتوں کی بیع بھی ممنوع ہے۔

حمل کی بیع، تھنوں میں دودھ کی بیع، بھاگے غلام کی بیع، تقسیم سے قبل مال غنیمت کی بیع، غوطہ زن کی بیع ممنوع ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُذَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شِرَاءِ مَا فِي بُطُونِ الْأَنْعَامِ حَتَّى تَضَعَ وَعَمَّا فِي ضُرُوعِهَا إِلَّا بِكَيْلٍ وَعَنْ شِرَاءِ الْعَبْدِ وَهُوَ آبِقٌ وَعَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقَسَمَ وَعَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَاتِ حَتَّى تُقَبَّضَ وَعَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ. ①

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے حمل کی بیع سے حتیٰ کہ وہ وضع ہو جائے اور تھنوں میں دودھ کی بیع سے حتیٰ کہ اسے نکال کر ناپ لیا جائے اور بھاگے ہوئے غلام کی خرید و فروخت سے اور مال غنیمت کی فروخت سے تقسیم سے پہلے اور صدقات قبضہ میں کرنے سے پہلے اور غوطہ زن کے غوطہ کی۔“

① سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب النہی عن شراء ما فی بطون الانعام وضروعها (۲۱۸۷) احمد (۱۰۹۵۰) بیہقی (۳۳۸/۵) ضعیف عند الالبانی، ارواء الغلیل (۱۲۹۳)۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب خرید و فروخت سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت ممنوع ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت حرام کی

ہے۔“ ①

(۲) جھوٹ بول کر سودا سلف فروخت کرنے کی ممانعت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”(جھوٹی) قسم کے ذریعے سودا تو بک جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی

ہے۔“ ②

(۳) دلی رضا مندی کے بغیر کسی کی کوئی چیز لینا ممنوع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان

کا مال اس کی دلی خوشی کے بغیر حلال نہیں ہوتا۔“ ③

نیز خرید و فروخت کے بارے میں بھی یہی قانون ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”صرف خرید و فروخت باہمی رضا مندی سے ہی (جائز) ہے۔“ ④

(۴) بیعانے کی بیع ممنوع ہے

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ

① بخاری، کتاب البیوع، باب بیع المیتة والاصنام (۴۲۹۶) ومسلم (۱۵۸۱)

والترمذی ② بخاری، کتاب البیوع، باب یمحق اللہ الربا ویربی الصدقات

(۲۰۸۷)۔ ③ بیہقی (۹۷/۶) علامہ البانی نے اسے حسن کہا ہے ارواء الغلیل (۵/۲۸۱)۔

④ ابن ماجہ (۲۱۸۵) ارواء الغلیل (۱۲۸۳) صحیح عند الالبانی۔

”نبی کریم ﷺ نے بیع کی بیع سے منع فرمایا ہے۔“ ①

نیز ایک روایت اس کے جائز ہونے کے متعلق بھی مروی ہے جس میں ہے کہ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بیع کی بیع کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے جائز قرار دیا۔ وہ بھی ضعیف ہے۔ ②

(۵) معدوم چیز کی معدوم چیز کے ساتھ بیع حرام ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ادھار کے بدلے ادھار کی بیع سے منع فرمایا ہے۔“ ③

(۶) محارم میں بیع کے ذریعے تفریق ڈالنا منع ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں دو غلام بھائیوں کو فروخت کروں میں نے ان دونوں کو الگ الگ آدمیوں کے ہاتھ فروخت کر دیا اور پھر آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان دونوں کو جا کر واپس لاؤ اور دونوں کو اکٹھا فروخت کرو۔“ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ایک دوسری روایت میں ہے کہ انھوں نے ایک لونڈی اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈال دی تو نبی ﷺ نے انھیں اس سے روک دیا اور بیع کو رد کر دیا۔ ④

(۷) شک والی اشیاء اختیار کرنا ممنوع ہے

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ

① ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۵۰۲) وابن ماجہ (۲۱۹۲) علامہ البانی نے اسے ضعیف کہا ہے ضعیف ابن ماجہ (۴۷۵) جبکہ شیح احمد شاکر نے اسے صحیح کہا ہے مسند احمد بتحقیق احمد شاکر (۶۷۲۴)۔

② تلخیص الحییر (۲۹/۳) ابن ابی شیبہ (۲۳۱۹۵)۔

③ دارقطنی (۷۱/۳) الحاکم (۵۷/۲) ضعیف ارواء الغلیل (۱۳۸۲)۔

④ احمد (۱۲۶/۱) والحاکم (۵۴/۲) صحیح ابی داؤد (۷۳۴۵) ومجمع الزوائد (۱۰۷/۳)۔

چیزیں مشتبہ ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے تو جو شخص ان شبہوں سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی اور جو شبہ کی چیزوں میں جا پڑا وہ حرام میں جا پڑا۔“ ①

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”شک و شبہ والی اشیاء کو چھوڑ کر ان اشیاء کو اپناؤ جن میں شک و شبہ نہیں ہے۔“ ②

(۸) گوشت کی بیع زندہ جانور کے بدلے ممنوع ہے

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”نبی کریم ﷺ نے گوشت کی بیع کو زندہ جانور کے بدلے ممنوع قرار دیا ہے۔“ ③

① صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب فضل من استبرأ لدينه (۵۲)۔

② البخاری، کتاب البیوع، باب تفسیر المشبہات تعلیقاً (۲۰۵۲)۔

③ دارقطنی (۳.....۷۱) والحاکم (۲/۳۵) حسن۔

(۸)

کتاب النکاح والطلاق

نکاح و طلاق کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿وَالْكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ عَنْهُ﴾ [النور: ۳۲]

”تم میں سے کوئی مرد عورت بے نکاح ہو تو ان کا نکاح کر دو۔“

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.

”بلاشبہ نبی اکرم ﷺ نے تجمل (ساری عمر شادی نہ کرنے کا عزم کرنے سے) منع فرمایا ہے۔“

صحیح ابن ماجہ للالبانی، کتاب النکاح، (۱۴۹۹)

نکاح میں سوکن کی طلاق کی شرط لگانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّلْقِي وَأَنْ يَتَّعَ الْمُهَاجِرُ لِنَاغِرَائِي وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا ①.

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بازار) کے باہر جا کر قافلہ سے (ملنے سے منع فرمایا اور بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنے سے اور کسی عورت کا اپنی بہن کو طلاق دلوانے کی شرط لگانے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی سوکن کی طلاق کی شرط لگائے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِيَ“ کوئی عورت اپنی سوکن کو طلاق نہ دلوائے۔ اس لیے کہ وہ اس کا حصہ بھی خود لے لے۔ ② کیونکہ اگر وہ شرط لگائے گی اور خاوند شرط کے موافق طلاق دے دے گا تو اس کو طلاق واقع ہو جائے گی اور طلاق اللہ کے نزدیک حلال کاموں سے سب سے زیادہ غصہ دلانے والی چیز ہے اور ایسا کرنا حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

لمبے سفر کے بعد اچانک رات کو گھر آنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طُرُوقًا. ③

① صحیح البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الطلاق (۲۵۲۵) مسلم، کتاب النکاح (۲۵۳۳) ترمذی فی النکاح (۱۰۵۳) النسائی، کتاب النکاح (۳۱۸۹) البيوع (۴۴۱۱، ۴۴۲۰) ② صحیح البخاری، کتاب الشروط (۱۲۲۱)۔

③ صحیح البخاری، کتاب النکاح (۴۶۸۹) والہیة (۲۴۱۳) کتاب الشروط (۲۵۱۷) کتاب الجہاد والسير (۲۶۷۹) کتاب الحج (۱۶۴۱) کتاب البيوع (۱۹۵۵) مسلم، کتاب الامارۃ، (۳۵۵۸) ترمذی، کتاب النکاح (۱۰۱۹) کتاب الرضاع (۱۰۹۲) کتاب الاستئذان والادب (۲۶۳۶) النسائی، کتاب النکاح (۱۷۵۲) کتاب الجہاد (۲۳۹۰) کتاب البيوع (۴۵۱۳) ابوداود، کتاب النکاح (۱۷۵۲) ابن ماجہ، کتاب النکاح (۱۸۵) احمد باقی، مسند المکثرین (۱۳۷۸۲)، (۱۴۴۹۵) دارمی، کتاب النکاح (۲۱۱۹) کتاب الاستئذان (۲۵۱۷)۔

”سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جب آدمی بہت دنوں سے گھر سے غائب ہو (سفر کی وجہ سے) تو وہ اچانک رات گھر آئے۔“

توضیح: ایسی حالت میں یعنی اچانک رات گھر آ جانے سے روکنے میں بہت سی مصلحتیں ہیں مثلاً ایسی حالت میں عورت کو صفائی اور پاکی کی فرصت نہیں ملے گی اور ہو سکتا ہے مرد عورت کو ایسی حالت میں پا کر نفرت محسوس کرے اور دوسری روایات میں آپ ﷺ نے اس بات کی وضاحت بھی کی ہے یہ اس لیے ہے تاکہ عورت خاوند کے آنے سے قبل اپنے جسم کی صفائی کرے۔

اور دوسری بات یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس عورت کے پاس محرم مردوں میں سے ایسا آدمی آیا ہو جسے مرد ناپسند کرتا ہو اور پھر خاندان میں خون خرابہ ہو سکتا ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دو شخص اپنی بیویوں کے پاس اچانک رات کو آ گئے تو اپنے گھر والوں کے پاس غیر آدمی پائے (جس کی وجہ سے لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا) اور اس طرح کا ابوعوانہ نے ایک اثر نکالا ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ رات کو اپنے گھر آ گئے (یعنی رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کر دی) تو ان کی بیوی کے پاس ایک عورت تھی جو پٹی وغیرہ کرتی تھی عبد اللہ اس کو مرد سمجھ بیٹھے اور تلوار سے حملہ کر دیا چنانچہ یہ بات نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے سختی کے ساتھ رات کو بغیر اطلاع کے گھر آنے سے منع فرمادیا۔ ①

شادی نہ کرنے کی ممانعت

عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ ②

”سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے شادی نہ کرنے کا عزم کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

① تیسیر الباری شرح صحیح البخاری، کتاب النکاح (۵/۱۸۴)۔

② ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی النهی عن التبتل (۱۰۰۲) صحیح ابن ماجہ للالبانی (۱۴۹۹) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے نسائی، کتاب النکاح (۳۱۶۲) ابن ماجہ، کتاب النکاح (۱۸۳۹) احمد فی مسند البصریین (۱۱۳۲۹)۔

توضیح: ”تہل“ سے مراد یہ ہے کہ انسان دنیا سے لاتعلقی اختیار کرے اور ساری عمر شادی نہ کرنے کا عزم کرے گویا خفی وغیرہ ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے شادی نہ کرنے والے کو خارج از امت قرار دیا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو تہل سے منع فرمایا تھا اگر آپ اسے اجازت دے دیتے تو ہم خفی ہو جاتے۔ ①

ایک نکاح میں بھتیجی، پھوپھی، خالہ یا بھانجی کو جمع کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا. ②

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ بھتیجی اور پھوپھی اسی طرح خالہ اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کیا جائے۔“

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بیوی کی پھوپھی یا خالہ یا بیوی کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اور ایسا نکاح اگر کوئی کرے تو حرام ہے یا دوسرے لفظوں میں ایک ہی وقت میں ایسی دو عورتوں سے نکاح حرام ہے جن کا باہمی رشتہ خالہ اور بھانجی یا پھوپھی اور بھتیجی کا ہو۔

لوٹڈیوں کی حرام کمائی کھانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ. ③

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ

- ① صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب ما یکرہ من التہل والخصاء (۵۰۷۳) مسلم (۱۴۰۲)۔ ② صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لا تنکح المرأة علی عمتها (۴۷۱۷، ۵۱۰۸) مسلم (۱۴۰۸) ابوداؤد (۲۰۲۵) ترمذی (۱۱۲۶) النسائی (۳۲۴۵) احمد فی باقی مسند المکثرین (۱۴۱۰۶، ۱۴۵۶۸)۔ ③ صحیح البخاری، کتاب الطلاق، باب مهر البنی والنکاح الفاسد (۴۹۲۹) ابوداؤد، کتاب البیوع (۲۹۷۱) احمد فی مسند المکثرین (۸۲۱۷، ۸۵۱۴) دارمی، کتاب البیوع (۲۵۵۶)۔

نے لونڈیوں کی حرام کی کمائی (مثلاً زنا وغیرہ کروا کر) کھانے سے منع فرمایا ہے۔“

زانیہ عورت کی کمائی کھانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلُوانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ ①

”سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت، کاہن کی اجرت اور زانیہ عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: اس حدیث میں نبی ﷺ نے تین چیزوں کی ممانعت فرمائی ہے۔

- ۱۔ کتوں کی خرید و فروخت سے منع کیا ہے البتہ بعض احباب شکاری کتے کی بیع کو اس سے مستثنیٰ کرتے ہیں البتہ شیخ عبد المنان نور پوری رحمہ اللہ تمام کتوں کی بیع کو حرام کہتے ہیں خواہ شکاری ہو یا غیر شکاری۔
- ۲۔ کاہن کی شیرینی (اجرت) کھانے سے یعنی اس کے پاس جانے سے اور اس کی تصدیق کرنا وغیرہ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی کسی کاہن (نجوی کے پاس آیا پھر اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کئے گئے دین سے کفر کیا۔“ ②
- ۳۔ زانیہ عورت کی کمائی جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ وَكَسَبُ الْبَغِيِّ گویا شریعت کا قانون ہے کہ حرام ذرائع سے کمائی جانے والی کمائی کی رقم بھی حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

① البخاری ، کتاب الطلاق ، باب مهر البغی والنکاح الفاسد (۴۹۲۷) مسلم ، کتاب المساقاة (۲۹۳۰) ترمذی ، کتاب النکاح (۱۰۵۲) البیوع (۱۱۹۷) نسائی ، کتاب الصيد والذبائح (۴۲۱۸) کتاب البیوع (۴۵۸۷) ابو داود کتاب البیوع (۲۹۷۴ ، ۳۰۲۰) ابن ماجہ ، کتاب التجارات ، (۲۱۵۰) ادب (۳۷۳۷) احمد فی مسند الشامیین (۱۶۶۸) مؤطا امام مالک ، کتاب البیوع ، (۱۱۷۳) دارمی (۲۴۵۵)۔ ② مؤطا امام مالک ، کتاب العقول ، باب ما جاء فی الغلة والنحر وصحیح الجامع (۵۹۳۹)۔

پیغام منگنی پر دوسرے کا پیغام بھیجنے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبْنَعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْنَ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرَكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ. ①

”سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم کسی کی بیع پر بیع کریں اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجیں اس بات سے بھی منع فرمایا ہے یہاں تک کہ پیغام نکاح بھیجنے والا اپنا ارادہ بدل دے یا اسے پیغام بھیجنے کی خود اجازت دے دے تو جائز ہے۔“

توضیح: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی لڑکی کی ایک لڑکے کے ساتھ منگنی کی بات چل رہی ہو یا منگنی ہو چکی ہو تو کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں کہ اس کے پیغام پر پیغام بھیج کر رشتے کو خراب کرے۔

سینگلی لگانے کی کمائی کی ممانعت

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ. ②

”سیدنا ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حجام (پچھ لگانے) کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔“

- ① صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لا یخطب علی خطبۃ اخیه حتی تنکح او یدع (۴۷۴۶) مسلم، کتاب النکاح (۲۵۳۰) البیوع (۲۷۸۶) الترمذی، کتاب البیوع (۱۲۱۳) النسائی، کتاب النکاح (۳۱۹۱) والبیوع (۴۴۲۸) ابوداود، کتاب النکاح (۱۷۸۲) والبیوع (۱۲۹۸۹) ② ابن ماجہ، کتاب التجارات (۲۱۶۲) احمد فی مسند المکثرین من الصحابة (۴۴۹۲) مؤطا مالک، کتاب النکاح (۹۶۵) والبیوع (۱۱۸۸) الدارمی کتاب النکاح (۲۰۸۱) والبیوع (۲۴۵۴)۔

اور اپنے لیے رستہ ہموار کرے البتہ بعض فقہا کا خیال ہے کہ اگر منگنی کی بات چل رہی ہو اور ابھی منگنی وغیرہ کا رشتہ طے نہ ہوا ہو تو پھر دوسرے شخص کا پیغام بھیجنا جائز ہے جیسا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو تین مردوں حضرت معاویہ، ابوجہم اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے بیک وقت نکاح کا پیغام بھیجا اور جب حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا صحابیہ نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”معاویہ غریب آدمی ہے اور ابوجہم عورتوں کو مارنے پینے والے آدمی ہیں البتہ اسامہ تمہارے لیے مناسب رہے گا۔ اس لیے تم اسامہ سے نکاح کر لو۔“ ①

اس حدیث سے یہ استشہاد کیا جاتا ہے کہ اگر منگنی پکی نہ ہوئی ہو تو دوسرے شخص بھی پیغام نکاح بھیج سکتے ہیں۔ ② اس طرح اگر پہلا پیغام بھیجنے والا محلے دار اور بے دین قسم کا شخص ہو تو کسی دوسرے نیک صالح اور دیندار شخص کا بھیجنا اور اس پیغام کو قبول کرنا زیادہ مناسب ہے اگرچہ پہلے شخص کی خواہ اس کے ساتھ منگنی بھی ہو چکی ہو دیندار کا پیغام قبول کرنا زیادہ درست ہے۔ ③

نکاح متعہ کی ممانعت

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ
النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. ④

”علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے نکاح متعہ سے اور پالتوں گدھوں کا گوشت

① مسلم، کتاب الطلاق، باب المطلقة البائن لا نفقة لها (۱۴۸۰) ابوداؤد (۲۲۸۷)۔

② المغنی لابن قدامة ۵۶۷/۹۔ ③ المغنی لابن قدامة (۵۷۱/۹) فتح الباری

(۲۵۰/۱۰) نیل الاوطار وغیرہ۔ ④ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة

خیبر (۴۷۳۲) مسلم، کتاب النکاح (۲۵۱۰، ۲۵۱۲) الصيد والذبائح وما لا یؤکل من

الحيوان (۴۵۸۱) ترمذی، کتاب النکاح (۱۰۴۰) الاطعمة (۱۷۱۶) نسائی، کتاب

النکاح (۳۳۱۱) الصيد والذبائح (۴۲۶۰) ابن ماجہ، کتاب النکاح (۱۹۵۱) احمد فی

مسند العشرة المبشرين بالجنة (۵۵۸، ۷۷۱) مؤطا امام مالك کتاب الصيد (۹۴۴) دارمی

کتاب الاضاحی (۱۹۰۶) کتاب النکاح (۲۱۰۰)۔

کھانے سے خیر کے دن منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ”متعہ“ یہ ہے کہ ایک خاص مدت کے لیے کسی عورت سے باقاعدہ معاوضہ پر نکاح کرنا خواہ یہ مدت چھ گھنٹے ہو یا چند دن اور مدت مقررہ کے بعد عورت کو چھوڑ دینا ابتدائے اسلام میں ایسے نکاح کی اجازت تھی جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا“ تمہیں متعہ کرنے کی اجازت دی ہے البتہ تم نکاح متعہ کر سکتے ہو۔^①

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی رخصت معلوم ہوتی ہے جو کہ بخاری کتاب التعبير باب لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم کے تحت موجود ہے البتہ فتح مکہ کے موقع پر اللہ کے رسول نے کلی اور ابدی طور پر متعہ کو حرام قرار دے دیا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں سختی کے ساتھ حرمت متعہ کے قانون پر عمل کر دیا^② تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی حرمت کا علم ہو گیا اور اس کے بعد کسی نے متعہ کو حلال نہ سمجھا جیسا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

”ابتدائے اسلام میں متعہ جائز تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

﴿إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ (۷۰ / المعارج: ۳۰)

”اور نکاح متعہ کو منسوخ قرار دے دیا گیا۔“

پھر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

”زوجة اور مملوہ کے علاوہ ہر طرح کی شرمگاہ سے استمتاع حرام ہے۔“^③

نیز شیعہ حضرات عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نکاح متعہ کے جواز کے قائل تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہلے حرمت کا علم نہ تھا اور جب انھیں علم ہوا تو انھوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا اور حرمت متعہ کے قائل ہو گئے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیں تفسیر احکام القرآن

① بخاری، کتاب النکاح، باب نہی رسول اللہ ﷺ عن نکاح المتعة آخرًا۔

② مسلم، کتاب النکاح (۱۴۰۵)۔

③ ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی تحریم النکاح المتعة (۱۱۲۲)۔

لابن بکر بصری (۵۱۲/۲)

اور امام جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے متعہ کے بارے سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا:
”هِيَ الزَّانَا بِعَيْنِهِ“ یعنی یہ تو خالص زنا ہے۔ ①

نکاح شغار کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ
وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ
وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. ②

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ
نے نکاح شغار سے منع فرمایا اور شغار یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کا نکاح
ایک شخص سے کرے اس شرط پر کہ دوسرا اپنی بیٹی کا نکاح ان کو دے اور
ان کے درمیان کچھ حق مہر نہ ہو۔“

توضیح: نکاح شغار (وہ سہ حرام ہے) شغار کی تعریف اور روایت میں بیان ہو چکی
ہے البتہ وہاں حق مہر کی قید اضافی ہے حقیقی نہیں ہے یعنی اگرچہ حق مہر مقرر کر بھی لیا
جائے تب بھی حرام ہے جیسا کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نکاح شغار حلال نہیں
خواہ اس میں دونوں طرف سے مہر بھی کیوں نہ مقرر کیا جائے اگر کوئی ایسا کرے تو اس
نکاح کو فسخ کروایا جائے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی موقف ہے ③ اور اسی طرح
کا واقعہ جس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ حق مہر مقرر ہو تو بھی حرام ہے۔ جس میں ابن

① السنن الكبرى للبيهقي (۲/۲۰۷)۔ ② سنن نسائي، كتاب النكاح (۳۲۸۵)

صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب الشغار (۳۲۸۵) مسلم، كتاب النكاح (۴۷۲۰)

ترمذی، كتاب النكاح (۱۰۴۳) ابوداود، كتاب النكاح (۱۷۷۶) ابن ماجه، كتاب النكاح

(۱۰۷۳) احمد في مسند المكثرين من الصحابة (۴۲۹۸، ۴۴۶۳) مؤطا امام مالك، كتاب

النكاح (۹۸۰) دارسي، كتاب النكاح (۲۰۸۵)۔

③ ترمذی، كتاب النكاح، باب ما جاء في النهي عن نكاح الشغار۔

عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی بیٹی (بتادلہ نکاح کی شرط پر) عبدالرحمن بن حکم کے نکاح میں دی اور عبدالرحمن بن حکم نے اس کے بدلے اپنی بیٹی کی شادی عباس بن عبد اللہ سے کی اور دونوں کے درمیان حق مہر بھی مقرر تھا مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جب نکاح شغار کا علم ہوا تو انہوں نے (گورنر مدینہ) مروان بن حکم کو لکھ کر حکم دیا کہ ان دونوں کے نکاحوں میں جدائی کرادی جائے اور خط میں لکھا کہ یہی تو وہ نکاح شغار ہے جس سے اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ①

ہاں اگر ایسی صورت ہو کہ بغیر شرط کے اتفاقی ایسا ہو گیا ہو تو درست ہوگا۔ جیسا کہ الشیخ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے۔ ②

البتہ شرط کے ساتھ یعنی نکاح شغار کے جواز میں کوئی روایت وارد نہیں گویا اسلام میں اس کا تصور تک نہیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ“ اسلام میں شغار یعنی وٹہ سٹہ اور بتادلے کا نکاح جائز نہیں۔ ③

بیوی کے ساتھ نکاح میں اس کی خالہ یا پھوپھی کو جمع کرنے کی

ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ

أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةُ وَعَمَّتُهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا. ④

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ

① ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الشغار (۲۰۷۵) ابن حبان (۱۲۶۸)۔

② احکام و مسائل از عبدالمنان نورپوری جلد اول (ص ۳۰۸)۔

③ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم النکاح الشغار و یطلانہ (۱۰۳۵، ۱۲۱۵)

مسند احمد (۹۱/۲)۔ ④ صحیح مسلم، کتاب النکاح (۲۵۱۵) صحیح البخاری،

کتاب النکاح (۴۷۱۸، ۴۷۱۹) ترمذی، کتاب النکاح (۱۰۴۵) نسائی، کتاب النکاح (۳۲۲۷)

ابوداؤد، کتاب النکاح (۱۷۶۹) ابن ماجہ کتاب النکاح (۱۹۱۹) احمد فی باقی مسند المکثرین

(۷۱۵۱، ۹۵۷۲) مؤطا امام مالک کتاب النکاح (۹۷۷) دارمی، کتاب النکاح (۲۰۸۴)۔

نے (نکاح کرنے کے بارے میں) چار عورتوں سے منع فرمایا ہے کہ

آدمی بیوی اور اس کی پھوپھی اور بیوی اور اس کی خالہ کو جمع کرے۔“

توضیح: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آدمی اپنی بیوی کی پھوپھی یا خالہ یا بیوی کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح نہیں کر سکتا۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب النکاح والطلاق سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) جن سے نکاح کرنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”تم پر حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری خالائیں، تمہاری بھتیجیاں، بھانجیاں، اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری بیویوں کی وہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں بشرطیکہ تم اپنی بیویوں سے صحبت کر چکے ہو اور اگر ابھی تک صحبت نہیں کی تو ان کو چھوڑ کر ان کی لڑکیوں سے نکاح کرنے میں تم پر گناہ نہیں اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں بھی تم پر حرام ہیں جو تمہاری صلب سے ہوں نیز دو بہنوں کو اپنے نکاح میں اکٹھا کرنا (بھی حرام ہے) مگر جو پہلے گزر چکا (سو گزر چکا) بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

[۴/ النساء: ۲۳، ۲۴]

۲۔ ”مومن کے لیے لائق نہیں کہ زانی عورت سے نکاح کرے الا کہ وہ توبہ کرے۔“

[۲۴/ النور: ۳]

۳۔ ”کسی عورت سے دوران عدت نکاح کرنا حرام ہے۔“ [۲/ البقرة: ۲۳۵]

۴۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب لعان کرنے والوں کے درمیان جدائی کروادی

جائے تو پھر وہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔“ ①

① ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فی اللعان (۲۲۴۷)۔

۵۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب و ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔“ ①

۶۔ شادی شدہ عورت سے نکاح حرام ہے الا یہ کہ وہ بیوہ یا مطلقہ ہو جائے۔
 ۷۔ جس خاوند نے کسی عورت کو تین طلاقیں دے دی ہیں اب وہ اس سے نکاح نہیں کر سکتا الا کہ وہ کسی اور سے مطلقہ ہو جائے اتفاقی طور پر نہ کہ حلالہ والی عورت سے۔

(۲) منگنی پر عورت کا مرد کو سونے کی انگٹھی پہنانا حرام ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”سونے اور ریشم کا استعمال میری امت کی عورتوں کے لیے حلال اور مردوں کے لیے حرام ٹھہرا دیا گیا ہے۔“ ②

ہمارے معاشرے میں یہ رسم عام ہے حالانکہ یہ رسم عیسائیوں کی ہے اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے وضاحت کی ہے۔ ③

(۳) بغیر ولی کے نکاح کرنا حرام ہے

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ))

”ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں۔“ ④

یہی مسلک امام مالک رحمہ اللہ کا ہے۔ ⑤

اور امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی ہے۔ ⑥

اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ نکاح بغیر ولی کے باطل ہے

حرام ہے۔ ⑦

① صحیح سنن نسائی للالبانی (۴۷۵۴)۔ ② والنسائی، (۵۱۴۸)۔

③ آداب الزفاف للالبانی ص (۱۴۰-۱۴۲)۔ ④ ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الولی

(۲۰۸۵) ترمذی (۱۱۰۱) شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ ارواء الغلیل (۶/۲۳۵)۔

⑤ بدایۃ المجتہد ۷/۲۔ ⑥ کتاب الام ۱۳/۵۔ ⑦ المغنی ۹/۳۴۵۔

(۴) عورت کی رضا مندی کے بغیر اس کا نکاح کرنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کنواری عورت سے اس کے نکاح کے لیے پوچھا جائے اگر وہ

(جواب میں) خاموش رہے تو یہی (خاموشی) اس کی اجازت ہے

اگر وہ انکار کر دے تو اس پر زبردستی نہ کی جائے۔“ ①

اور بیوہ کی شادی بھی اس کے مشورے کے بغیر کرنا منع ہے۔ ②

(۵) عورتوں کا نکاح پڑھانا ممنوع ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”عورت عورت کی شادی نہ کرے اور نہ ہی عورت اپنی شادی خود کرے

جو عورت اپنی شادی خود کرتی ہے وہ زانیہ ہے۔“ ③

چنانچہ ابن ابی شیبہ میں ہے:

”نکاح کا قائم کرنا عورتوں کا کام نہیں۔“

اور یہ الفاظ بھی ہیں کہ ”عورتیں نکاح نہیں کرا سکتیں۔“ ④

(۶) خلوت کی پر لطف باتیں بتانا حرام ہے

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”قیامت کے روز اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ برا شخص وہ ہوگا جو اپنی

بیوی کے پاس جائے اور بیوی اس کے پاس آئے اور پھر وہ اپنی بیوی

کے راز کی باتیں لوگوں کو بتائے۔“ ⑤

① ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الاستیمار (۲۰۹۳) ترمذی (۱۱۰۹) صحیح۔

② بخاری، کتاب النکاح، باب لا ینکح الاب وغیرہ البکر والشیب الابرضاء (۵۱۳۶)

ومسلم (۱۴۱۹)۔ ③ السنن الکبری للبیہقی (۱۱۰/۷) دارقطنی (۲۲۷/۳) سنن ابن

ماجہ (۱۸۸۲)۔ ④ ابن ابی شیبہ، باب من قال لیس للمرأة ان تزوج المرأة وانما

العقد ید الرجال (۱۵۹۵۹/۴۵۸/۳) وعبدالرزاق باب النکاح بغیر ولی (۲۱/۶)۔

⑤ مسلم، کتاب النکاح، باب تحريم افشاء سر المرأة (۱۴۳۷) ابوداؤد (۴۸۷۰)۔

(۷) حالت حیض اور نفاس میں جماع کرنا حرام ہے

عورت حالت حیض میں ہو تو اس سے جماع کرنا حرام ہے اسی طرح نفاس میں بھی البتہ استحاضہ سے ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”وہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہیں کہ وہ ایک گندگی ہے لہذا حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو لیں ان کے قریب تک نہ جاؤ جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاسکتے ہو جدھر سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“ [البقرة: ۲۲۲]

نیز ایسی حالت میں جماع کر لینے والے پر گناہ لازم آتا ہے۔

”جب (حیض یا نفاس والی عورت) کا خون سرخ ہو تو (جماع کرنے کا کفارہ) ایک دینار سونا ہے اور جب خون کا رنگ زرد ہو تو پھر (جماع کرنے کا) کفارہ آدھا دینار سونا ہے۔“ ①

(۸) ولیمہ میں صرف امیر لوگوں کو دعوت دینا حرام ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کھانوں میں سے بدترین کھانا اس دعوت ولیمہ کا ہے جس میں مالدار (امیر) لوگوں کو بلایا جائے اور فقیر لوگوں کو محروم رکھا جائے۔“ ②

(۹) اگر دعوت میں خلاف شرع افعال ہوں تو وہاں جانا ممنوع ہے

دعوت ولیمہ قبول کرنا اور وہاں جانا ضروری ہے الا یہ کہ وہاں اگر کوئی خلاف شریعت کام ہو رہا ہو مثلاً شراب نوشی، ڈھول ڈھمکے، بے حجابی، موسیقی کا سماں، بینڈ باجے

① ہرمزی، کتاب السنہ، باب ماجاء فی الکفارة فی ذلک (۱۳۷) و ابوداؤد (۲۱۶۹)۔

② بخاری، کتاب النکاح، باب من ترک الدعوة فقد عصی اللہ ورسوله (۵۱۷۷) مسلم

تو ایسی محفل میں شرکت کرنا درست نہیں۔ نبی ﷺ نے بھی وہاں قدم تک نہ رکھا جہاں خلاف شرع کام مثلاً تصویریں وغیرہ تھی اور آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے بس پر شراب نوشی ہو۔“ ①

(۱۰) عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا ممنوع ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر پوچھا کہ خاوند کا عورت پر کیا حق ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”اس کا ایک حق یہ (بھی) ہے کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے باہر نہ نکلے۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو اس پر اللہ اور رحمت اور عذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے اور واپس نہ لوٹ آئے۔“ ②

(۱۱) عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر نقلی روزہ رکھنا

ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب عورت کا شوہر گھر پر موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر (نقلی) روزہ نہ رکھے۔“ ③

(۱۲) بیوی کو (سخت) مارنا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارے جس طرح غلاموں کو مارا جاتا ہے

① ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی دخول الحمام (۲۸۰۱) ابوداؤد، کتاب الاطعمة

(۲۷۷۰)۔ ② ابوداؤد، طیب السی (۹۱۵۱) تاریخ دمشق (۷/۲۶۷)۔

③ بخاری، کتاب النکاح، باب صوم المرأة باذن زوجها تطوعا (۵۱۹۲) مسلم (۱۰۲۶) ترمذی (۷۸۲)۔

پھر وہ شخص دوسرے دن اپنی بیوی سے ہمبستری بھی کرتا ہے (یعنی مارتا بھی ہے اور پھر خواہش پوری کرنے کے لیے چومتا چاٹتا بھی ہے۔) ①

(۱۳) خاوند کا اپنی بیوی سے بغض رکھنا ناجائز ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کوئی مومن مرد، مومنہ عورت (بیوی) سے بغض نہ رکھے کیونکہ اگر اسے اپنی بیوی کی ایک عادت ناپسند ہے تو کوئی دوسری اسے پسند بھی ہوگی۔“ ②

(۱۴) نکاح حلالہ حرام ہے

حلالہ ایک ملعون اور حرام فعل ہے جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے اور

حلالہ کروانے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔“ ③

(۱۵) بلا وجہ طلاق دینا یا طلب کرنا حرام ہے

۱۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس عورت نے اپنے شوہر سے بلا وجہ طلاق طلب کی اس پر جنت کی

خوشبو بھی حرام ہے۔“ ④

۲۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ گناہ بہت بڑا ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے نکاح

کرے پھر جب اپنی ضرورت (شہوت) اس سے پوری کرے تو اسے

طلاق دے دے اور اس کا مہر بھی ادا نہ کرے۔“ ⑤

① بخاری، کتاب النکاح، باب ما یکرہ من ضرب النساء (۵۲۰۴) مسلم (۲۸۵۵)۔

② مسلم، کتاب النکاح، باب الوصیۃ بالنساء (۱۴۶۹)۔

③ ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی المحل (۱/۲۰) ابوداؤد (۲۰۷۶، ۲۰۷۷)۔

④ ترمذی، کتاب الطلاق، باب ما جاء فی المختلعات (۱۱۸۷) ابن ماجہ (۲۰۵۵)۔

⑤ السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۹۹۹) وحاکم (۱۸۲/۲)۔

(۱۶) جبراً اطلاق دلوانا حرام ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”جبری طور پر طلاق اور آزادی دلوانے کی کوئی حیثیت نہیں (یعنی طلاق
 نہیں ہوئی)۔“^①

(۱۷) حاملہ سے وطی کرنا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”کسی بھی حاملہ سے وطی (ہم بستری) جائز نہیں تا وقتیکہ وضع حمل ہو
 جائے۔“^②

یہ اس وقت کی بات ہے جس وقت عورت غیر سے حاملہ ہو اپنی حاملہ بیوی سے
 جماع بالاتفاق جائز ہے۔^③ یا لونڈی حاملہ حصہ میں آئی ہو تو بھی وطی کرنا ممنوع ہے۔

① ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فی الطلاق علی غلط (۲۱۹۳) ابن ماجہ (۲۰۴۶)
 وحاکم (۱۹۸/۲)۔ ② ابوداؤد، کتاب النکاح (۲۱۵۷) حاکم (۱۹۵/۲)۔
 ③ فتاویٰ ابن عثیمین ۷۵۵/۲۔

(۹)

کتاب الجہاد

جہاد کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿إِلَّا تَتُوبُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ [۹/ التوبة: ۳۹]

”اگر تم جہاد کے لیے نہ نکلتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔“

فرمان نبوی ﷺ:

فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ.

”رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

البخاری، کتاب الجہاد، باب قتل النساء فی الحرب (۳۰۱۵)

مثلہ کرنا ممنوع ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النَّهْبِ وَالْمُثَلَّةِ. ①

”سیدنا عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو عدی بن ثابت کے نانا ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار کرنے سے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: دوران جنگ مثلہ کرنا منع ہے یعنی تمام اعضا کو الگ الگ کاٹ دینا ممنوع ہے کیونکہ اس سے انسانیت کی توہین و رسوائی ہوتی ہے نیز اس سے بھی لمبی اور ایک واضح روایت ہے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ②

جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا ممنوع ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ وَجَدْتُ امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. ③

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک غزوہ میں عورت مقتول پائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو جنگ میں قتل کرنے سے منع فرمادیا۔“

توضیح: بچوں اور عورتوں کو عام حالت میں اور دوران جنگ قتل کرنا درست نہیں۔

البتہ اگر ان سے خطرہ ہو یا یہ لڑائی میں شریک ہوں اور جنگ کریں تو قتل کرنے میں کوئی

① صحیح البخاری، کتاب المظالم والغصب، باب النهی بغیر اذن صاحبه (۲۲۹۴)

احمد مسند الکوفیین (۱۷۹۹۱)۔ ② صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسير (۱۷۳۱)۔

③ صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب قتل النساء فی الحرب (۳۰۱۵) صحیح مسلم

(۱۷۴۴) ابوداود (۲۶۶۸) سنن ترمذی (۱۵۶۹) سنن النسائی (۱۸۵/۵) مؤطا (۴۴۷/۲)

دارمی (۲۳۳/۲)۔

حرج نہیں جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔ ①
یاد رہے اگر شب خون میں عورتیں اور بچے قتل ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے شب خون میں اجازت فرمائی ہے اور ان کو بھی دشمنوں میں شمار کیا ہے۔ ②

چہرے کو داغنے اور چہرے پر مارنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ
وَالضَّرْبِ. ③

”جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
چہرے کو داغنے اور مارنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: البتہ بعض علما فرماتے ہیں کہ جنگ میں کفار کو مارنا درست ہے کیونکہ وہ انسانیت
کے دائرہ سے خارج ہیں۔ ﴿أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلَّ هُمْ أَضْلٰٓءٌ﴾ [۷/الاعراف: ۱۷۹]
ویسے بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ”ان کی گردنوں کے اوپر اور ان کے جوڑ جوڑ پر مارو“
[۸/الانفال: ۱۲] اور فرشتے بھی جب ان کو فوت کرتے ہیں تو ان کے چہرے اور پیٹھوں پر
مارتے ہیں ﴿يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهُهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ﴾ [۴۷/محمد: ۲۷]

دشمن کی سرزمین میں مقدس اشیاء لے جانا ممنوع ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى
أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ. ④

”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں بے شک
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے علاقے میں قرآن پاک لے کر جانے
سے منع فرمایا ہے۔“

① نیل الاوطار ۴/۷۱۸۔ ② بخاری، کتاب الجہاد والسير (۳۰۱۲)۔

③ سنن الترمذی، کتاب الجہاد، باب ما جاء فی التحریش بین البہائم والوسم فی الوجہ۔

④ صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسير، باب السفر بالمصاحف الی ارض العدو (۲۷۶)

مسلم (۳۴۷۴) ابوداؤد (۲۲۴۳) ابن ماجہ (۲۸۷۰)، احمد مسند المکثرین عن الصحابة

(۴۲۹۶، ۵۸۵۰) مؤطا امام مالک (۸۵۵)۔

توضیح: مسلمانوں کو اپنی مقدس کتاب قرآن مجید و حدیث رسول دوران جنگ ساتھ نہیں رکھنی چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اس کی بے حرمتی کریں۔

گدھوں کا گوشت کھانا منع ہے

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ أَصَابَتْنا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي قَالَ وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَأَهْرَقُوهَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهَى عَنْهَا الثَّبَتَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذْرَةَ. ①

”شیبانی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابن ابی اوفی سے سنا وہ بیان کرتے ہیں ہم کو خیبر کے دن سخت بھوک لگی اور ہماری ہانڈیاں جوش مار رہی تھیں اور کچھ (ہانڈیاں) پک چکی تھیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کر دیا کہ گدھے کے گوشت کا ایک ذرہ بھی نہ کھاؤ اور اسے پھینک دو۔

ابن ابی اوفی نے بیان کیا ہے کہ پھر بعض لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس کی ممانعت اس لیے کی ہے کہ ابھی اس میں سے خنس نہیں نکالا گیا تھا اور بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی واقعی ممانعت کر دی ہے کیونکہ یہ گندگی کھاتا ہے۔“

① صحیح البخاری ، کتاب المغازی ، باب غزوة خيبر (۳۸۹۸) مسلم ، کتاب الصيد والذبائح (۳۵۸۵ ، ۳۵۸۷ ، ۳۵۸۸ ، ۳۵۸۹) النسائي ، کتاب الصيد والذبائح (۴۲۶۴) ابوداود ، کتاب الخراج للامارة والسمی (۲۵۸۴) ابن ماجه ، کتاب الذبائح (۳۱۸۳) احمد مسند المکثرين والكوفيين (۱۸۶۰۲ ، ۱۷۸۳۶ ، ۱۷۹۲۲ ، ۱۸۳۲۸)۔

گدھوں کے گوشت کی حرمت خیبر میں ہوئی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ. ①

”جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بے شک نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن گدھے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا اور گھوڑوں کے گوشت کو کھانے کی اجازت دی۔“

نکاح متعہ کی حرمت غزوہ خیبر میں ہوئی

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْبَاسِيَّةِ. ②

”علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے نکاح متعہ کرنے اور پالتوں گدھوں کا گوشت کھانے سے خیبر کے دن منع فرمایا ہے۔“

توضیح: اس سے پہلے متعہ کرنا جائز تھا مگر آج کے دن سے متعہ قیامت تک کے لیے حرام قرار دیا ہے۔ روافض متعہ کے قائل ہیں جو سراسر باطل خیال ہے اور اسلام جیسے با اصول مذہب میں متعہ جیسے ناجائز فعل کی کوئی گنجائش نہیں اور بعض روایتوں کے مطابق

① صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الخيبر (۳۸۹۷) مسلم، کتاب النکاح (۲۵۱۳) سنن الترمذی کتاب الاطعمة (۱۷۱۵) سنن النسائی، کتاب الصيد والذبائح (۳۱۸۸، ۳۱۸۲) احمد، مسند المکثرین (۱۳۹۲۸، ۱۴۳۶۱، ۱۴۳۸۳، ۱۴۶۰۳) ابن ماجه کتاب الذبائح (۳۱۸۸، ۳۱۸۲) الدارمی، کتاب الاضاحی (۱۹۰۹)۔

② صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خيبر (۴۷۳۲) مسلم، کتاب النکاح (۲۵۱۲، ۲۵۱۰) الصيد والذبائح وما لا يؤكل من الحيوان (۴۵۸۱) ترمذی، کتاب النکاح (۱۰۴۰) الاطعمة (۱۷۱۶) نسائی، کتاب النکاح (۳۳۱۱، ۳۳۱۲) ابن ماجه، کتاب النکاح (۱۹۵۱) احمد فی مسند العشرة المبشرين بالجنة (۵۵۸، ۷۷۱) مؤطا امام مالك کتاب الصيد (۹۴۴) دارمی کتاب الاضاحی (۱۹۰۶)۔

حجۃ الوداع میں متعہ حرام ہوا تھا اور قیامت تک حرام ہے۔

جیسا کہ سبرہ کی روایت میں بھی ہے متعہ کی حرمت اور اباحت دو مرتبہ ہوئی خیبر سے پہلے متعہ حلال تھا پھر خیبر میں اسے حرام قرار دیا گیا پھر جنگ اوطاس میں اسے حلال کیا گیا پھر تین دن کے بعد یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قیامت تک کے لیے حرام قرار دے دیا گیا۔ متعہ کی تعریف کتاب النکاح میں نکاح متعہ کی ممانعت میں دیکھیں۔

گھریلو سانپوں کو بغیر مہلت کے قتل کرنا ممنوع ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ
الْبَذَرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ قَتْلِ جَنَّاتِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ
عَنْهَا. ①

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک وہ قتل کرتے تھے سانپوں کو پس حدیث بیان کی سیدنا عبداللہ بن عمر کو ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سانپوں کو مارنا چھوڑ دیا۔“

بغیر میان کے تلوار کو رکھنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ
مَسْلُولا. ②

- ① صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب (۳۷۱۳) و مسلم، کتاب الحج (۲۰۷۳)، ۲۰۷۷، (۴۱۴۰) والنسائی کتاب مناسک الحج (۲۷۷۹، ۲۸۴۰۱) و ابو داود، کتاب المناسک (۱۵۷۲) الادب (۴۵۷۲) وابن ماجہ، کتاب المناسک (۳۰۷۹) و احمد، مسند المکثرین من الصحابة (۴۲۲۹، ۴۶۴۴، ۴۸۶۱) مسند المکین (۱۵۱۸۸، ۱۵۱۹۱) مسند الانصار (۲۵۲۳۴) ومؤطا مالک، کتاب الحج (۶۹۴، ۶۹۵) والدارمی، کتاب المناسک (۱۷۴۷)۔
- ② سنن ابی داود للالبانی، کتاب الجہاد، باب النہی ان یتعاطی السیف مسلولا (۲۵۸۸) سنن ترمذی کتاب الفتن (۲۰۸۹) احمد، باقی مسند المکثرین (۱۳۶۸۵)۔

”جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میان کے بغیر (نگلی) تلوار دینے سے منع فرمایا ہے۔“

گندگی کھانے والے اونٹ پر سواری کرنا منع ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَلَالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرَكَبَ عَلَيْهَا. ①

”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جلالہ اونٹ پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: کیونکہ وہ نجس ہے اور اس کا گوشت حرام ہے اور اس پر سواری کرتے وقت جو جانور کو پسینہ آئے گا وہ کپڑوں پر لگے گا اور وہ ناپاک ہے اس لیے اس پر سواری کرنا منع ہے۔ (واللہ اعلم)

سیاہ آنکھوں میں دیکھنے والے کتے کو قتل کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّىٰ إِنْ الْمَرْأَةُ تَقْدِمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَتَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَيْهَمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ. ②

”جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہم کو حکم دیا کتوں کو مارنے کا یہاں تک کہ عورت اپنے ساتھ جنگل سے بھی کتے لے کر آتی تو ہم اس کو مار ڈالتے۔ پھر آپ ﷺ نے کتوں کو مارنے سے ہم کو منع کر دیا اور حکم دیا صرف اس کتے کو قتل کرنے کا جس کی آنکھوں کے گرد سفید لکے ہوں کیونکہ وہ شیطان ہے۔“

① صحیح ابوداؤد للالبانی، کتاب الجہاد، باب فی رکوب الجلالۃ (۲۵۵۸) ابوداؤد (۲۱۹۵)۔ ② صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب الامر بقتل الکلاب و بیان نسخه (۲۹۳۸) ابوداؤد، کتاب الصيد (۲۸۴۶) احمد، مسند المکثرین (۱۴۰۴)۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب الجہاد سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کی ممانعت

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟“ اس نے کہا میرے والدین ہیں آپ نے فرمایا: ”انہوں نے تمہیں اجازت دی ہے؟“ اس نے کہا: نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کے پاس واپس جاؤ ان سے اجازت مانگو پھر اگر وہ دونوں تمہیں اجازت دے دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرو۔“ ①

اہل جمہور کا موقف ہے کہ جہاد کے لیے والدین کی اجازت لینا واجب ہے اور ان دونوں یا ان میں ایک کی اجازت کے بغیر حرام ہے کیونکہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے لیکن جب جہاد فرض عین ہو جائے پھر کسی اجازت کی ضرورت نہیں۔ ②

(۲) دشمن کو آگ میں جلانا حرام ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ فرمایا اور یہ ہدایت فرمائی کہ اگر تمہیں فلاں فلاں مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا پھر جب ہم نے روانگی کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو جلا دینا لیکن آگ کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ ہی عذاب دے سکتا ہے۔ اس لیے اگر وہ

① صحیح ابی داؤد للالبانی، کتاب الجہاد، باب فی الرجل یغزو وابواہ کارہان،

(۲۲۰۷) وابوداؤد (۲۵۳۰)۔

② نیل الاوطار ۴/ ۶۸۷۔

تسھیں ملیں تو انھیں قتل کر دینا (آگ نہ لگانا)۔“ ①

(۳) جنگ میں عورتوں اور مزدوروں کے قتل سے ممانعت

سیدنا رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بچوں اور مزدوروں کو قتل نہ کرو۔“ ②

(۴) تقسیم سے قبل مال غنیمت سے فائدہ اٹھانا ممنوع ہے

سیدنا رافع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال غنیمت کے گھوڑے پر سوار نہ ہوتی کہ جب وہ کمزور ہو جائے تو اسے واپس کر دے اور مسلمانوں کے مال غنیمت سے کوئی کپڑا نہ پہنے حتیٰ کہ جب وہ بوسیدہ و پرانا ہو جائے تو اسے واپس بیت المال میں جمع کرا دے۔“ ③

(۵) مال غنیمت میں خیانت حرام ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا: آپ ﷺ نے اس کو بہت بڑا بتلایا اور اس کے معاملے کو بہت بیان کیا اور فرمایا: ”میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو، اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو یا اس کی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ مجھے مدد کے لیے بلائے اور میں کہوں کہ میں تیرے لیے آج کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔“ ④

(۶) قیدی حاملہ لونڈیوں سے ہم بستری کرنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے لونڈیوں سے ہم بستری کرنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ اپنے

① صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسير باب لا یعذب اللہ بغذاب (۳۱۶) و ابوداود

(۲۶۷۴) ترمذی (۱۵۷۱)۔ ② صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الجناد، باب فی قتل

النساء (۲۳۲۴) والصحيحة (۷۰۱)۔ ③ صحیح ابی داود، کتاب الجہاد، باب فی

الرجل یتنفع من الغنیمۃ بالشیء (۲۳۵۶) والدارمی (۲/۲۳۰)۔

④ صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسير، باب الغلول (۳۰۷۳، ۴۰۲)۔

پیٹ کے حمل وضع کر لیں۔ ①

(۷) عہد شکنی حرام ہے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عہد توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور پکارا جائے گا کہ یہ فلاں فلاں کی دغا بازی کا نشان ہے۔“ ②

① صحیح سنن الترمذی للالبانی، کتاب السیر، باب ماجاء فی کراہیۃ وطأ الحبالی من السبایا (۱۵۶۴) واحمد (۱۶۷/۴)۔

② صحیح البخاری، کتاب الادب، باب ما یدعی الناس بآبائهم (۹۹)۔

(۱۰)

کتاب الاطعمة کھانے کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا﴾. [الأعراف: ۳۱]

”کھاؤ، پیو اور حد سے تجاوز مت کرو۔“

فرمان نبوی ﷺ:

نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَفْرُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى
يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

”نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے ساتھیوں کی اجازت
کے بغیر (دستر خوان) سے دو دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھائے۔“

البخاری، کتاب الشربة، باب القران فی التمرتين الشركاء حتى يستأذن اصحابه (۲۳۰۹)

اکٹھے کھاتے وقت ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو تین تین چیزیں اٹھا کر کھانا ممنوع ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَفْرُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ. ①

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر (دستر خوان) سے دو دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھائے۔“

توضیح: کیونکہ ایسے کھانے سے دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے اور دوسری بات کہ اس سے انسان کی ہوس کاری ثابت ہوتی ہے جو ایک مذموم صفت ہے حالانکہ مومن بہت تحمل اور عاجزی سے کھاتا ہے اور کم کھاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ((الْمُسْلِمُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)) ”مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔“ ②

گندگی کھانے والے جانوروں کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِهَا. ③

”سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جلالہ کو کھانے سے اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔“

① البخاری، کتاب الشریکۃ، باب القرآن فی التمرین الشریکاء حتی یستأذن اصحابہ (۲۳۰۹) ترمذی (۱۷۳۶) ابوداؤد (۳۳۳۷) مسلم (۳۸۰۹) ابن ماجہ (۳۲۲۲) احمد (۴۲۸۴، ۵۲۷۴)۔ ② صحیح البخاری، کتاب الاطعمہ، باب المؤمن یأکل فی معی واحد (۵۳۹۶)۔ ③ صحیح ترمذی، کتاب الاطعمہ، باب ما جاء فی اکل لحوم الحلالۃ والبانہا (۱۹۰۰) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح ابن حبان (۳۱۸۹) ابوداؤد (۳۲۹۱) حاکم (۳۴/۲) احمد (۲۲۶/۱) نسائی (۴۴۴۸)۔

توضیح: ”جلالہ“ جانوروں میں سے جو جانور نجاست و غلاظت کھاتا ہو جلالہ کہلاتا ہے نیز جلالہ کی گندگی والی حالت بدل جانے سے حرمت کا حکم بھی بدل جاتا ہے جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق منقول ہے کہ وہ جلالہ مرغی کو تین دن قید رکھتے تھے اور پھر کھا لیتے تھے۔ ①

گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثَّوْمِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. ②

”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن لہسن اور پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم گھریلو گدھوں کا گوشت پھینک دیں کچا بھی اور پکا بھی پھر ہمیں اس کے کھانے کا کبھی آپ نے حکم نہیں دیا (یعنی جنگلی گدھوں کے کھانے میں رخصت دی جیسا کہ دوسری روایات میں منقول ہے)۔ ③

کچا پیاز اور لہسن کھانے کی ممانعت

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ضُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ أَكْلِهِمَا فَأَمِيتُوهُمَا طَبِخًا قَالَ يَعْنِي الْبَصْلَ وَالثَّوْمَ. ④

① ارواء الغلیل ۸/ ۱۵۱ صحیح عند الالبانی۔ ② صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوہ خیبر (۳۸۹۳) مسلم (۸۷۱) ابوداؤد (۳۲۲۹) ابن ماجہ (۱۰۰۶) احمد (۴۳۹۱) دارمی (۱۹۶۴)۔ ③ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوہ خیبر (۴۲۲۶) مسلم (۱۹۳۸) نسائی (۴۳۳۸)۔ ④ سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمه، باب فی اکل الثوم (۳۳۲۱) احمد فی المدنیین (۱۵۶۵۸) علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

”معاویہ بن ضرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ان کے باپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے دو درختوں کو کھانے سے منع فرمایا ہے اور کہا جو کوئی کھائے ان دو درختوں سے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور فرمایا اگر تم میں سے کوئی ضروری چاہے ان کو کھانا تو ان کو پکا کر ان کی بومارے مراد یہی پیاز اور لہسن ہے۔“

توضیح: کچا لہسن اور پیاز کھا کر خصوصاً مسجد میں جانا ممنوع ہے کیونکہ اس سے انسانوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے اگر کوئی کھالے تو اس کو چاہیے کہ مسجد میں نہ جائے (یعنی عبادات سے دور رہے) جیسا کہ صحیح بخاری میں موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص (کچا) لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے یا (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔“ ①

متکبر لوگوں کی دعوت کھانے کی ممانعت

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخَزْرَجِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِكِينَ أَنْ يُوَكَّلَ ②

”زبیر بن خزرج سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عکرمہ سے سنا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے دو فخر کرنے والوں کے ہاں کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر خرچ کرتے ہیں اور دوسرے کو مغلوب کرنا چاہتے ہیں ایسے آدمی کی دعوت پر جانا منع ہے کیونکہ وہ فضول خرچی کرتے ہیں اور فضول خرچ شیطان کے بھائی ہوتے ہیں اور ایسی دعوت اللہ کی رضا کی خاطر نہیں ہوتی تو ایسے لوگوں کے ہاں جانا درست نہیں۔

① صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاحکام التي متعرف بالادلة

(۷۳۵۹) ترمذی (۱۸۰۶)۔ ② انفرد به ابو داود۔

ہر چیر پھاڑ کرنے والا درندہ اور ہر ایسا پرندہ جو پنجوں سے شکار

کرنے حرام ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي

نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. ①

”عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

نے ہر چیر پھاڑ کرنے والے درندے اور ہر پنجے سے شکار کرنے والے

پرندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ”ذی ناب من السباع“ ایسا درندہ کھانا حرام ہے اس سے مراد ایسا درندہ جو

کچلیوں کے ساتھ شکار کر کے کھائے مثلاً شیر، بھیڑیا، چیتا وغیرہ۔ ②

”ذی مخلب“ بھی حرام ہے اس سے مراد ایسا پرندہ ہے جو شکار کرنے میں پنجے

کے ذریعے تقویت حاصل کرے مثلاً چیل، شکار، شاہین اور باز وغیرہ۔ ③

زندہ جانور کو باندھ کر تیر مار کر اور کچھ حصہ کاٹ کر کھانے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّهْبَةِ

وَالْمُثَلَّةِ. ④

عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

نے رہزنی کرنے سے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: کسی جانور کو باندھ کر تیر مار کر کھانا حرام ہے اور اسی طرح مثلہ کرنا یعنی جانور کا

① صحیح مسلم، کتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان باب تحريم اكل كل ذي

ناب من السباع وكل ذي مخلب من الطير (۳۵۷۴) نسائی فی الصيد والذبائح (۴۲۷۳)

ابوداؤد فی الاطعمة (۳۳۰۹) ابن ماجہ فی الصيد (۳۲۲۵) احمد فی مسند بنی ہاشم

(۲۰۸۳) دارمی فی الاضاحی (۱۹۰۰)۔ ② تحفة الاحوذی ۳۵/۲۔

③ سبل السلام ۱۸۲۱/۴۔ ④ صحیح البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب ما

يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة (۵۰۹۲) احمد فی مسند الكوفيين (۱۷۹۹۱)۔

کچھ حصہ کاٹ کر پکا کے کھانا بھی حرام ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے عنوان باب سے واضح ہوتا ہے ”باب ما یکرہ من المثلۃ والمصبورۃ والمعجمۃ“ باب زندہ جانور کے پاؤں وغیرہ کاٹنا یا اسے قید کر کے تیر مارنا یا باندھ کر اسے تیروں کا نشانہ بنانا جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

جانوروں کو باندھ کر نشانہ بنانے کی ممانعت

عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى غُلَمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُضَبَّرَ الْبَهَائِمُ. ①

”ہشام بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس گیا تو وہاں چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا جو ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر مار رہے تھے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے جانوروں کو اس طرح نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔“

بجٹمہ کے کھانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُجَمَّمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُضَبَّرُ بِالنَّبْلِ. ②

”ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بجٹمہ کے کھانے سے منع فرمایا ہے اور بجٹمہ وہ جانور ہے جس کو باندھ کر تیر ماریں (یہاں تک کہ وہ جانور مر جائے)۔

توضیح: ”بجٹمہ“ کسی جانور کو باندھ کر تیروں کا نشانہ بنایا جائے اور پھر کھایا جائے اس

① صحیح بخاری، کتاب الذبائح، الصيد، باب ما یکرہ من المثلۃ والمصبورۃ والمعجمۃ (۵۰۸۹) ② مسلم، کتاب الصيد والذبائح (۳۶۱۶) نسائی فی الضحایا (۴۳۶۳) ابوداؤد فی الضحایا (۲۴۳۳) ابن ماجہ فی الذبائح (۳۱۷۷) احمد فی باقی مسند المکثرین (۱۱۷۱۷)۔

جانور کو رسول اللہ ﷺ نے کھانے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ راوی نے خود وضاحت فرمائی ہے۔

جلالہ کا دودھ اور مشکیزے کو منہ لگا کر پینا ممنوع ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُجْتَمَةِ وَلَكِنَّ الْجَلَالََةَ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ. ①

”ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اکرم ﷺ نے مجتمہ کو کھانے سے اور جلالہ کے دودھ کو پینے سے اور مشک کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ”جلالہ“ گندگی و نجاست کھانے والا جانور یہ اس وقت تک کھانا درست نہیں جب تک اس کی حالت تبدیل نہیں ہو جاتی (جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے) نیز مشکیزے کو منہ لگا کر پینے کے متعلق وضاحت دیکھیں کتاب الاشریہ میں۔

پتھر یا غلیل سے شکار کیا ہوا جانور؟

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ. ②

”عبد اللہ بن مغفل مزنئی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خذف سے منع فرمایا ہے اور فرمایا خذف سے نہ تو شکار

① صحیح سنن الترمذی، کتاب الاطعمة، باب ما جاء فی اکل لحوم الجلالة والبانها (۱۹۰۱) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ والصحيحة (۲۳۹۱) البخاری فی الاشریة (۵۱۹۸) نسائی فی الضحایا (۴۳۷۲) ابوداؤد فی الاشریة (۳۲۳۱) ابن ماجہ فی الاشریة (۳۴۱۲) احمد فی مسند بنی ہاشم (۱۸۸۵) دارمی فی الاضاحی (۱۸۹۳)۔

② صحیح البخاری، کتاب الادب، باب النهی عن الخذف (۵۷۵۲) مسلم (۳۶۱۲) نسائی (۳۶) ابوداؤد فی الطہارة (۲۵) ابن ماجہ فی الصيد (۳۲۱۸) احمد فی مسند المدنیین (۱۶۱۹۲) دارمی فی المقدمة (۴۴۰)۔

مرتا ہے اور نہ دشمن کو کوئی صدمہ پہنچتا ہے بلکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور دانت توڑ دیتا ہے۔“

توضیح: ”خذف“ سے مراد کنکری پھینکنا ہے یعنی پتھر پھینک کر یا غلیل وغیرہ سے شکار کیا ہوا جانور درست نہیں حتیٰ کہ اس کو زندہ حالت میں پکڑ کر ذبح کیا جائے تو درست ہے۔ بعض علما بندوق وغیرہ کو بھی اسی کے حکم میں رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم

مہمان نوازی میں تکلف کرنے کی ممانعت

عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ التَّكْلُفِ لِلضَّيْفِ لَتَكَلَّفْتُ لَكُمْ ①

”شقیق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (ہم) سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس مہمان گئے تو انھوں نے گھر میں موجود پانی سے ہماری ضیافت فرمائی اور فرمایا (اگر یہ بات نہ ہوتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کے لیے تکلف کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں تمھارے لیے تکلف ضرور کرتا۔“

توضیح: مہمان کی مہمان نوازی اپنی استطاعت کے مطابق پر تکلف کرنی چاہیے جیسا کہ ترمذی میں ہے کہ اپنے مہمان کی جائز خدمت کرو (جائز سے مراد علما نے پر تکلف کیا ہے البتہ بعض لوگ رسمًا تکلف کر کے مہمان نوازی کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے بہت سے معاشرتی مسائل جنم لیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی پر تکلف مہمان نوازی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (واللہ اعلم)

المنهيات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی منہیات کا تذکرہ

(۱) جو چیزیں کھانا حرام ہیں

- ۱۔ ”مردار“ جو طبعی موت مر جائے۔
 - ۲۔ ”خون“ دم مسفوحہ (بہا ہوا خون)
 - ۳۔ ”خنزیر کا گوشت“
 - ۴۔ ”جس پر اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔“
 - ۵۔ ”جو جانور گلا گھٹنے سے مرا ہو“
 - ۶۔ ”جسے چھڑی یا لانچی ماری جائے اور وہ مر جائے“
 - ۷۔ ”جو بلندی سے گر کر مر جائے“
 - ۸۔ ”جو دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے مرا ہو“
 - ۹۔ ”جسے درندوں نے چیر پھاڑ کھایا ہو، (اگر ذبح کر لیا جائے تو درست ہے مرنے سے قبل)
 - ۱۰۔ ”جسے آستانوں (مزاروں) پر ذبح کیا گیا ہو۔“ [۵/ المائدة: ۶۳/ الانعام: ۱۴۵]
- نوٹ: عادی یا سرکش اگر نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں ان سب کو استعمال میں لاسکتا ہے۔

(۲) کتے اور بلیاں کھانا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ ① ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کوئی چیز کھانا حرام قرار دے دیتے ہیں تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتے ہیں۔“ ②

① مسلم، کتاب المساقاة، باب تحریم ثمن الکلب (۱۰۶۹)۔

② صحیح ابی داؤد للالبانی، کتاب البیوع، باب فی ثمن الخمر المیتة (۲۹۷۸)۔

لہذا کتے اور بلیاں حرام ہیں ان کا کھانا ممنوع ہے اور اس لیے بھی کھانا حرام ہے کہ یہ درندے ہیں اور مردار وغیرہ کھاتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

(۳) ہر خبیث چیز کھانا ممنوع ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَحْتَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبِيثَ﴾ [۷/ الاعراف: ۱۵۷]

”آپ ﷺ ان پر خبیث اشیاء کو حرام قرار دیتے ہیں۔“

”خبائث“ سے مراد ہر وہ چیز جیسے عرب بغیر عادت یا علت خبیث سمجھے ہوں (کیونکہ قرآن ان کی لغت میں نازل ہوا ہے) البتہ اگر کسی چیز کے خبیث ہونے میں جھگڑا ہو تو اکثر کی رائے کو ترجیح ہوگی۔ ①

(۴) چیونٹی، شہد کی مکھی، ہد ہد اور مولا کو مارنا ممنوع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی ﷺ نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا ہے: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہد ہد اور مولا۔“ ②

(۵) مینڈک کو مارنا ممنوع ہے

”عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک طبیب نے نبی ﷺ سے مینڈک کو دوامیں ڈالنے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے اسے مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔“ ③

نوٹ: جن اشیاء کو مارنے کی ممانعت ہے کیا ان کو کھانے کی بھی ممانعت ہے اس میں اختلاف ہے البتہ صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ جن کے کھانے سے شریعت نے منع کیا وہ

① الروضة الندية ۲/ ۳۹۱۔ ② صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الادب، باب فی قتل الذر (۴۳۸۷) وابن ماجہ (۳۲۲۴)۔ ③ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الطب، باب فی الادویۃ المکروہۃ (۳۲۷۹) والنسائی (۴۳۵۵)۔

حرام ہیں اور جن کے کھانے سے منع نہیں کیا وہ حلال ہیں۔ (واللہ اعلم) ①

(۶) اگر سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شریک ہو

جائے تو شکار کھانا ممنوع ہے

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اپنے (سدھائے) کتے کے ساتھ کسی غیر کے کتے کو پاؤ اور جانور مردہ حالت میں ہو تو نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کس نے قتل کیا ہے۔“ ②

(۷) اگر سدھایا ہوا کتا خود شکار سے کھالے تو کھانا ممنوع ہے

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ہی سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو وہ (شکاری جانور) پکڑ کر تمہارے لیے روک لیں اسے کھاؤ لیکن اگر کتے نے خود اس سے کھالیا ہے تو پھر نہ کھاؤ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ اس نے اسے اپنے نفس کے لیے پکڑا ہے۔“ ③

(۸) جانور کو ذبح کرتے وقت تکلیف دینا ممنوع ہے

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم قتل کرو تو عمدہ طریقہ سے کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنی چھری تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔“ ④

(۹) بائیں ہاتھ سے کھانا کھانا ممنوع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① الروضة الندية ۲/۳۹۳۔ ② صحیح البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب الصبر

اذا غاب عنه يومين او ثلاثة (۵۷۸۴)۔

③ صحیح البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب اذا اكل الكلب (۵۴۸۳)۔

④ صحیح مسلم، کتاب الصيد والذبائح، باب الامر باحسان الذبائح (۱۹۵۵)

”تم میں سے کوئی بھی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی اس سے

پئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔“ ①

نوٹ: کسی شرعی عذر کی بنا پر بائیں ہاتھ سے کھایا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم

(۱۰) برتن کے درمیان سے کھانا ممنوع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے اس لیے اس کے

کناروں سے کھاؤ درمیان سے مت کھاؤ۔“ ②

(۱۱) دوسرے کے سامنے سے کھانا ممنوع ہے

جیسا کہ آپ ﷺ نے عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

”اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب (سامنے) سے کھاؤ۔“ ③

(۱۲) انگلیاں چاٹنے سے قبل تولیے وغیرہ سے صاف کرنا ممنوع ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”(کھانا کھانے والا) اپنے ہاتھ تولیے سے مت صاف کرے حتیٰ کہ اپنی

انگلیاں چاٹ لے۔“ ④

(۱۳) بہت زیادہ سیر ہو کر کھانے کی ممانعت

ایک آدمی بہت زیادہ کھایا کرتا تھا پھر وہ مسلمان ہوا تو بہت کم کھانے لگا۔ رسول

اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک مومن ایک

آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے“ (یعنی زیادہ کھانا مومن کی شایان

① صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب آداب الطعام والشراب واحکامها (۲۰۲۰)۔

② ترمذی، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی کراهية الاکل من وسط الطعام (۱۸۰۵)

حسن عند الالبانی ادواء الغلیل (۱۹۸۰)۔

③ صحیح البخاری، کتاب الاطعمة، باب التسمية على الطعام والاکل باليمين (۵۳۷۶)۔

④ صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب استحباب لعق الاصابع (۲۰۳۳)۔

شان نہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے میں اسراف سے منع فرمایا ہے۔^①

(۱۴) سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا ممنوع ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”بے شک جو شخص سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا اور پیتا ہے وہ
صرف اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔“^②

(۱۵) کھڑے ہو کر کھانا منع ہے

روایت و وضاحت دیکھیں ”الاشربہ“ میں۔

(۱۶) کسی کی اجازت کے بغیر اس کا مال کھانا ممنوع ہے

حضرت عمرو بن یثرب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا:
”کسی شخص کے لیے بھی اس کے بھائی کا مال اس کی رضامندی کے بغیر
(کھانا) حلال نہیں۔“^③

نوٹ: سخت مجبوری کی صورت میں صرف کھانے کی اجازت ہے ساتھ لے جانے کی
نہیں۔ (واللہ اعلم)

① صحیح البخاری، کتاب الاطعمه، باب المؤمن یا کل فی معی واحد (۵۳۹۳)۔

② صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم استعمال اوانی الذهب والفضۃ فی

الشرب (۲۰۶۵) ③ شرح معانی الآثار (۴/۲۴۱) ومسند احمد (۳/۴۲۳) وصحیح۔

(۱۱)

کتاب الاشریۃ پینے کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ﴾

[۵/ المائدہ: ۹۰]

”بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور شرک کے لیے نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیر سر اسرگندے ہیں، شیطان کے کام سے ہیں۔“

فرمان نبوی ﷺ:

”أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُتَنَفَّخَ فِيهِ.“
”نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔“

ابوداد، کتاب الاشریۃ، باب فی مللنفع فی الشراب والتنفس فیہ (۳۷۲۸) وابن ماجہ (۳۴۲۹)
والترمذی (۱۸۸۸) اسنادہ صحیح، ارواء الغلیل (۱۹۷۷)

نشہ آور برتنوں میں نبیز بھگونے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوفِ. ①
 ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چند برتنوں میں (نبیز بھگونے) سے منع فرمایا۔“

توضیح: آپ ﷺ نے چند ایسے برتن جن میں لوگ اکثر شراب بناتے تھے ان میں نبیز کو بھگونے اور بنانے سے منع فرمایا، کیونکہ اس برتن میں نشہ جلدی پیدا ہو جاتا تھا۔ بعد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں تو آپ ﷺ نے رخصت عنایت کر دی جیسا کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا
 فِي كُلِّ وَعَاءٍ غَيْرِ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا.“

”میں نے تمہیں چڑے کے برتنوں کے سوا تمام اشیاء میں پینے سے منع کیا تھا تو اب تم نشہ آور پینے کے علاوہ ہر برتن میں پی سکتے ہو۔“ ②

دواجناس کو ملا کر نبیز بنانا ممنوع ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّيْتُ جَمِيعًا وَنَهَى
 أَنْ يُنْبَذَ الرُّطْبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا. ③

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور اور منقہ کا اکٹھا نبیز بنانے سے اور اسی طرح تر اور خشک کھجور کا اکٹھا نبیز بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔“

① البخاری، کتاب الاشربة، باب ترخیص النبی ﷺ فی الاوعية والظروف بعد النهی

(۵۵۹۲)۔ ② مسلم کتاب الجنائز، باب استئذان النبی ﷺ عز وجل فی زیارة قبر امہ

(۹۷۷) البخاری (۵۵۹۵) احمد (۱۳۱/۶)۔

③ البخاری، کتاب الاشربة، باب من رأى ان لا یخالط البسر والتمر (۵۱۷۲) ومسلم

(۱۹۸۶) ابوداود (۲۷۰۳) ابن ماجہ (۳۳۹۵) والترمذی (۱۸۷۶)

توضیح: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو مختلف جنسوں کا اکٹھا بنیڈ بنانے کی ممانعت کا سبب یہ ہے کہ اس سے جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے البتہ ائمہ فقہاء اس بات پر مختلف ہیں کہ آیا یہ حدیث کراہیت کے لیے ہے یا ممانعت حرمت کے لیے ہے حدیث سے ظاہر حرمت ہی معلوم ہوتی ہے۔ ①

مشکیزے اور صراحی کو منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي

السَّقَاءِ. ②

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی

کریم ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت فرمادی تھی۔“

توضیح: مشکیزے اور صراحی وغیرہ سے منہ لگا کر پینے کی ممانعت کے ساتھ ساتھ

اباحت کی روایات بھی موجود ہیں جیسا کہ حضرت کعبہ بنی العجلی کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے

پانی پیا پھر میں نے (مشکیزے) کے منہ کو کاٹ (کر بطور تبرک محفوظ کر) لیا۔ ③

ان طرفین کی روایات کے متعلق ابن حجر اور امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ممانعت

کی احادیث حرمت پر نہیں بلکہ کراہت پر دلالت کرتی ہیں (یعنی ضرورت کے وقت

مشکیزے وغیرہ کے منہ سے بھی پیا جاسکتا ہے) ④

① شرح مسلم للنووی (۱۷۳/۷) ونیل الاوطار (۵/۲۶۹)۔ ② البخاری، کتاب

الاشریۃ، باب الشراب من فم السقاء (۵۶۲۸) والترمذی (۲۷۲) وابوداؤد (۳۱۵۰) وابن

ماجہ (۲۳۲۶) واحمد (۶۸۵۶) مؤطا (۱۲۳۵)۔ ③ صحیح ابن ماجہ للالبانی،

کتاب الاشریۃ، باب الشرب قائما (۲۷۶۳) وابن ماجہ (۳۴۲۳) والترمذی (۱۸۹۲)۔

④ فتح الباری (۹۲/۱۰) وشرح مسلم للنووی (۷/۲۱۲) ونیل الاوطار (۵/۲۸۱)۔

المنہیات

ہرنشہ آور مشروب پینا ممنوع ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ہرنشہ آور مشروب حرام ہے۔“^①

شہراب پینا ممنوع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ہرنشہ آور چیز شہراب ہے اور ہر شہراب حرام ہے۔“^②

شہراب کا سرکہ بنانا ممنوع ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہراب سے سرکہ بنانے

کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے منع فرمایا۔^③

برتن میں سانس لینے کی ممانعت

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی پے تو برتن میں سانس مت لے۔“^④

سونے چاندی کے برتنوں میں پینے کی ممانعت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سونے چاندی

کے برتنوں میں نہ پو اور نہ ہی ان کے پیالوں میں کھاؤ کیونکہ دنیا میں یہ کافروں کے

① البخاری، کتاب الوضوء، باب لا يجوز الوضوء بالنيذ ولا المسكر (۲۴۲) ومسلم (۲۰۰۱)۔

② مسلم، کتاب الاشریہ، باب بیان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام (۲۰۰۳) وابو داود (۳۶۷۹)۔

③ مسلم، کتاب الاشریہ، باب تحريم تخليل الخمر، (۱۹۸۳)۔

④ البخاری، کتاب الاشریہ، باب النهی عن التنفس فی الاناء (۵۶۳۰) ومسلم (۲۶۷) والترمذی (۱۸۸۹)۔

لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔“ ①
 ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص چاندی کے برتنوں میں
 (کھاتا) پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔“ ②
 علاوہ ازیں اتنا ضرور ہے کہ اگر برتنوں میں تھوڑی بہت چاندی لگی ہوئی ہو تو اس
 کی رخصت ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ ﷺ نے اس ٹوٹی ہوئی
 جگہ پر چاندی کا تار لگوا لیا۔ ③

کھڑے ہو کر پینا ممنوع ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”تم میں سے کوئی بھی کھڑا ہو کر نہ پئے اور جو بھول جائے وہ قے کر
 دے۔“ ④

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا اور کہا: بلاشبہ لوگ کھڑے ہو کر پینا
 ناپسند کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی مثل کیا ہے جو میں نے کیا۔ ⑤
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چلتے
 ہوئے کھالیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے۔ ⑥
 بظاہر یہ احادیث مخالف محسوس ہوتی ہیں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ان میں
 ایک عمدہ تطبیق دی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ممانعت کی احادیث حرمت پر نہیں بلکہ کراہیت
 پر دلالت کرتی ہیں اور جواز کی احادیث کراہیت پر محمول ہونے کا ثبوت ہیں یعنی کھڑے
 ہو کر پینا حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے اگر وہ کھڑے ہو کر پی لے تو اسے گناہ نہیں ہوگا۔ ⑦

- ① البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل فی اثناء مفوض (۵۴۲۶) ومسلم (۲۰۶۷) والترمذی (۱۸۸۹) وابوداؤد (۲۷۲۳) وابن ماجہ (۳۴۱۴) ② البخاری، کتاب الاشریۃ، باب
 آتۃ الفضۃ (۵۶۳۴) ومسلم (۲۰۶۵) واحمد (۳۰۱/۶)۔ ③ البخاری، کتاب فرض
 الخمس، باب ما ذکر من درع النبی ﷺ وعصاء وسیفہ وقدرہ وخاتمہ (۳۱۰۱)۔
 ④ مسلم، کتاب الاشریۃ، باب کراہیۃ الشرب قائما (۲۰۲۶)۔
 ⑤ ابوداؤد، کتاب الاشریۃ (۳۷۱۸)۔ ⑥ ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل قائما۔
 (۳۳۰۱) وصحیح ابن ماجہ (۲۶۷۰) والترمذی (۱۸۸۰)۔ ⑦ فتح الباری ۱۱/۲۱۶۔

علاوہ ازیں آپ زم زم رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیا کرتے تھے۔ ①

ایسے برتنوں میں پینے کی ممانعت جن میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ سے وصیت طلب کی تو آپ ﷺ نے ان کو چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے روکا۔ جن چار چیزوں سے منع فرمایا وہ یہ برتن ہیں: (ان برتنوں میں یہود و نصاریٰ شراب بناتے تھے اور ان میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا تھا)

- ۱۔ کدو سے بنا ہوا مٹکا
- ۲۔ روغن کیا ہوا برتن
- ۳۔ پرانا سبز مٹکا
- ۴۔ سکھور کے تنے کو چیر کر بنایا ہوا برتن۔ ②

① البخاری، کتاب الاشربة، باب الشرب قائما (۵۶۱۷) ومسلم (۲۰۲۷) والترمذی (۱۸۸۲)۔ ② البخاری، کتاب الزکاة، باب وجوب الزکاة (۱۳۹۸) وابوداؤد (۳۶۹۲)۔

(۱۲)

کتاب الایمان والندور قسموں اور نذروں کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ﴾ . [۵/ المائد: ۸۹]

”اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔“

﴿يُؤَقِّنُونَ بِالتَّنْذِرِ﴾ . [۷۶/ الدھر: ۷]

”اور (وہ) مومن نذر پوری کرتے ہیں۔“

فرمان نبوی ﷺ:

”الْكِبَائِرُ... وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ“

”کبیرہ گناہ یہ ہیں..... اور چھوٹی قسم۔“

البخاری، الایمان والندور، باب الیمین الغموس (۶۶۷۵)

”لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ.“

”گناہ کے کام میں نذر مانتا اور پوری کرنا جائز نہیں۔“

مسلم، کتاب النذر، باب لا وفاء لنذر فی معصية الله (۱۶۴۱)

فرع اور عتیرہ کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ. ①

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: (۱) ”فرع“ اونٹنی کے سب سے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے جاہلیت میں لوگ اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے تھے۔

(۲) بعض نے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ جاہلیت میں جب کسی آدمی کے سواونٹ ہو جاتے تو وہ ان اونٹوں میں سے ایک اونٹ اپنے بت کے نام پر ذبح کر دیتا تھا اس کو بھی وہ فرع کہتے تھے۔

(۱) ”عتیرہ“ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عتیرہ سے مراد وہ جانور ہے جسے جاہلیت میں لوگ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے اور اس جانور کا خون بت کے سر پر بہا دیتے تھے۔

(۲) بعض کے نزدیک عتیرہ وہ جانور جس کو رجب کے مہینے میں بت کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا۔ (واللہ اعلم)

شرکیہ دم کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الرُّقْيِ فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقَرِ وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقْيِ قَالَ فَعَرَّضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَى بَأْسًا مِنْ اسْتَطَاعَ

① صحیح البخاری، کتاب العقیقة (۵۰۵۱) سنن النسائی، کتاب الفرع والعتیرة (۴۱۵۱) مسلم، کتاب الاضاحی (۳۶۵۲) الترمذی (۱۴۳۲) ابوداؤد (۲۴۴۸) ابن ماجہ (۴۱۵۹) احمد (۶۸۳۸) دارمی (۶۸۸۲)۔

مِنْكُمْ أَنْ يَنْتَفِعَ أَخَاهُ فَلْيَنْتَفِعْهُ. ①

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے دم وغیرہ سے منع فرمایا ہے نیز آل عمرو بن حزم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول میرے پاس ایک منتر ہے جس کے ساتھ میں بچھو کے (ڈسنے) کا دم کرتا ہوں۔ بے شک آپ ﷺ نے دم کرنے سے منع فرمادیا پس میں نے وہ منتر آپ ﷺ پر پیش کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اس منتر میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا پس جو کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو قائدہ پہنچا سکتا ہے وہ پہنچائے۔“

توضیح: دم کرنا درست ہے جیسا کہ جبریل علیہ السلام خود جب کبھی نبی اکرم ﷺ کی طبیعت نا ساز ہوتی تو دم کیا کرتے تھے لیکن اس وقت تک جب دم شرکیہ الفاظ کے ساتھ نہ ہو اور اگر اس دم میں شرکیہ کلمات ہوں تو ایسا دم حرام ہے۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی فرماتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ پر اپنے دم کے کلمات کو پیش کرو۔ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک کا شائبہ نہ ہو۔“ ②

کاہن کے پاس جانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. ③

”حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بیشک

- ① صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب رقیۃ المریض (۴۰۷۸) ابن ماجہ (۳۵۰۶)
احمد (۱۴۰۴۶) مؤطا (۱۴۷۳)۔ ② صحیح مسلم، کتاب السلام، باب لا بأس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک (۲۲۰۰) ابوداؤد (۳۸۸۶)۔
③ صحیح البخاری، کتاب الاجارۃ، باب کسب البغی والاماء (۲۱۲۱) مسلم (۲۹۳۴)
ترمذی (۱۰۵۲، ۱۱۹۷) النسائی (۴۲۱۸) ابوداؤد (۲۹۷۴) ابن ماجہ (۲۱۵۰)
احمد (۱۶۴۵۳) مؤطا (۱۱۷۳) دارمی (۲۴۵۵)۔

رسول اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت سے، زانیہ کے زنا کی قیمت سے اور
کاہن کی مزدوری کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔
توضیح: مزید وضاحت کے لیے کتاب الزکاح دیکھیں۔

گناہوں سے رکنے والا اصل مہاجر

عَنْ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ
وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ)) ①

عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ
بن عمرو رضی اللہ عنہ سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان
وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور
مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جس سے اللہ نے منع فرمایا
ہے۔“

توضیح: ہجرت انسان کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے گویا مہاجر کی بڑی
فضیلت ہے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے اپنا مال و متاع اور وطن
چھوڑ کر ایسی بستی کی طرف چلا جاتا ہے جہاں وہ دین پر آسانی سے عمل کر سکے۔
لیکن اصل مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منہیات سے رک جاتا ہے اور اچھائیوں کو کرنا
شروع کر دیتا ہے۔ (واللہ اعلم)

نذر کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ

① صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الانتہاء عن المعاصی (۶۰۰۳) مسلم (۵۷)
نسائی (۴۹۱۰) ابوداؤد (۲۱۲۲) احمد (۶۱۹۹) دارمی (۲۶۰۰)۔

البخیل (۱)

”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نذر ماننے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتی البتہ اس کے ذریعے بخیل کا مال نکالا جاسکتا ہے۔“

توضیح: نذر کے متعلق نبی کے ساتھ ساتھ اس کے اثبات کا پہلو بھی موجود ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اس نذر کو پورا کرے اور جو معصیت کی نذر مانتا ہے وہ نافرمانی نہ کرے (یعنی اس نذر کو پورا نہ کرے)“ ② تو بظاہر ان روایات میں مخالفت ہے البتہ علمائے کرام نے ان میں تطبیق کی یہ صورت پیش کی ہے کہ مال کے ساتھ نذر ماننا جائز نہیں۔ البتہ دیگر نیکی کے کاموں مثلاً نماز، روزہ وغیرہ کی نذر ماننا درست ہے بلکہ اسے پورا کرنا باعث اجر و ثواب ہے جیسا کہ آیت ﴿يُوفُونَ بِالنَّذْرِ﴾ (۷۲/۱۷) کی تفسیر میں امام طبری نے وضاحت فرمائی ہے۔ ③

① صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب الوفاء بالنذر (۶۱۹۹) مسلم (۳۰۹۳)

نسائی (۳۷۴۱) ابوداؤد (۲۸۶۰) ابن ماجہ (۱۲۱۳) احمد (۵۰۲۴) دارمی (۲۲۳۵)

② بخاری، کتاب الایمان والنذور (۶۶۹۶)۔

③ فتح الباری (۵۸۵/۱۱)۔ سبل السلام (۱۸۹۸/۴)۔

المنہیات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی منہیات کا ذکر

(۱) والدین کی قسم کھانا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا:
”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے والدین کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے جو قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔“^①

(۲) غیر اللہ کی قسم اٹھانا حرام ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھائی یقیناً اس نے شرک کیا۔“
اور ایک روایت میں ہے:

”پس یقیناً اس نے کفر کیا۔“^②

نوٹ: غیر اللہ کی قسم اگر تعظیم کی غرض سے اٹھائی جائے تو ایسی صورت ممنوع ہے البتہ اگر عام گفتگو میں قسم اٹھائی جائے وہ خواہ کسی کی ہو تو وہ لغو بات میں شمار ہوگی جس کی پکڑ نہیں۔ (واللہ اعلم)

(۳) رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا حرام ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
”جس نے مجھ پر جان بوجھ کر عذاب جھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں

① صحیح البخاری، کتاب الادب، باب من لم یر إکفار من قال ذلك متأولاً أو جاهلاً (۶۱۰۸) ومسلم (۱۶۴۶)۔
② صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الایمان والندور، باب کراہیۃ الحلف بالآباء (۲۷۸۷) والترمذی (۱۵۳۵)۔

بیالینا چاہیے۔“^①

(۴) مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا ممنوع ہے

حضرت ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جس نے ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں ہے۔“^②

(۵) چغل خوری سخت حرام ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے:

”چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔“^③

(۶) زمانے کو برا کہنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے وہ زمانہ کو گالی

دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے میں

ہی رات اور دن کو ادلتا بدلتا ہوں۔“^④

(۷) انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لوگ (انگور کو) کرم کہتے ہیں کرم تو مومن کا دل ہے۔“^⑤

(۸) اپنے نفس کو پلید (خبیث) کہنے کی ممانعت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① صحیح بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ (۳/۳۸)۔

② صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی ﷺ من حمل علینا السلاح۔

③ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب ما یکرہ من النمیمۃ۔ ④ صحیح البخاری،

کتاب التفسیر فی سورة الجاثیہ، باب وما یهلکنا الا الدھر (۶۵/۴۵)۔

⑤ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قول النبی ﷺ انما الکرم قلب المؤمن (۷۸/۱۰۲)۔

”تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس پلید ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرا دل خراب یا پریشان ہو گیا۔“^①

(۹) لات وعزیٰ کی قسم کھانے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص قسم کھائے اور کہے کہ قسم ہے لات وعزیٰ کی تو اسے تجدید ایمان کے لیے کہنا چاہیے لا الہ الا اللہ۔“^②

(۱۰) قبروں پر جانور ذبح کرنا ممنوع ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ۔“

”اسلام میں عقر (قبر پر ذبح کرنا) نہیں ہے۔“

امام عبدالرزاق کہتے ہیں کہ (جاہلیت میں) لوگ قبر کے پاس گائے یا بکری ذبح کرتے تھے۔ (اسے عقر کہتے ہیں)۔^③

(۱۱) جانوروں کے گلے میں کوئی تانت یا ہار ڈالنے کی ممانعت

حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قاصد (زید بن حارثہ) یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ جس شخص کے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا ہو یا یوں فرمایا: کہ جو گنڈا (ہار) ہو وہ اسے کاٹ ڈالے۔^④

① صحیح البخاری، کتاب الادب، باب لا یقل خبث نفسی۔

② صحیح البخاری، التفسیر فی سورة النجم باب آخر ایقسم اللات والعزی (۶۵/۵۳/۲)۔

③ صحیح ابوداؤد، لئالبانی، کتاب الجنائز، باب کراهیۃ الذبح عند القبر (۲۷۵۹)۔
ابوداؤد (۳۲۲۲)۔

④ صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب ما قیل فی الجر ونحوہ فی اعناق الابل۔

(۱۲) جادو گروں کے پاس جانے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص کسی کاہن، نجومی وغیرہ کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا تو اس کی چالیس دن نماز قبول نہیں کی جائے گی۔“^①

(۱۳) بعض اشیاء سے نحوست پکڑنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْقَالَ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ)).
 ”کوئی بیماری متعدی نہیں اور کوئی نحوست پکڑنا نہیں ہے مجھے قال پسند ہے۔ پوچھا گیا: قال سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا: اچھی بات۔“^②

① صحیح مسلم، کتاب الاسلام، باب تحریم الکھانة واتیان الکھان]

② صحیح البخاری، کتاب الطب، باب لا عذوی (۵۷۵۶) ورمسلم، کتاب السلام، باب الطیرة والقال وما یكون فیہ الشؤم۔

(۱۳)

کتاب الطب طب کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۖ﴾ . [النحل: ۶۹]

”اس (شہد) میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔“

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ

”نبی کریم ﷺ نے خبیث دوا سے (علاج کرنا) منع فرمایا ہے۔“

صحیح ابن ماجہ للالبانی ، کتاب الطب ، باب النہی عن الدواء الخبیث (۲۷۸۵)

داغنے کی ممانعت

عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْكَبِيِّ قَالَ قَابَتْلَيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَا وَلَا أُنْجَحْنَا. ①

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے داغنے سے منع فرمایا ہے کہتے ہیں پس ہم مبتلا ہوئے ایک مرض میں پس ہم نے داغ لگوا یا پھر بھی ہمیں اس بیماری سے چھٹکارا نہ ہوا اور نہ ہم اپنے مقصد کو پہنچے۔“

توضیح: آگ سے داغنے کو نبی اکرم ﷺ نے ممنوع قرار دیا ہے البتہ بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے داغا بھی ہے۔ جیسے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمھاری دواؤں میں شفا ہے تو بچھ لگوانے اور آگ سے داغنے میں ہے لیکن آگ سے داغ کر علاج کرنے کو میں پسند نہیں کرتا۔ ② تو ممانعت والی روایات کو جواز کی روایات کے مقابل میں کراہت پر محمول کریں گے۔ ③

خبیث اشیاء سے علاج کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ. ①

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے خبیث دوا سے منع فرمایا ہے۔“

① صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب الطب، باب ما جاء فی کراہیۃ الکبۃ (۲۱۳۸) سنن الترمذی (۱۹۷۲) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ ابو داود (۳۳۶۷) ابن ماجہ، کتاب الطب (۲۴۸۰) احمد فی مسند البصریین (۱۸۹۹۰)۔

② صحیح البخاری، کتاب الطب (۵۷۰۴)۔ ③ نیل الاوطار ۵/ ۲۹۵۔

④ صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب الطب، باب من قتل نفسه بسم وغیرہ (۲۱۳۴) سنن ترمذی (۱۹۶۸) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ ابو داود (۳۳۷۲) ابن ماجہ، کتاب الطب (۳۴۵۰) احمد باقی مسند المکثرین (۹۳۸۰، ۹۸۰۴)۔

توضیح: حرام اور خبیث اشیاء میں شفا نہیں ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام اشیاء میں تمھاری شفا نہیں رکھی۔ ①

جانوروں کے چہرے پر داغنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُضْرَبَ. ②

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جانوروں کے چہرے پر داغ لگانے کو ناپسند کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: عرب جانوروں کو بطور نشانی واعا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے چہرے کو داغنے سے منع فرمایا داغنے کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ لوہے کی کوئی چیز آگ پر گرم کر کے اس کے جسم کے ساتھ رکھ دیتے جس سے نشان پڑ جاتا۔ اس عمل کو رسول اللہ ﷺ نے اس وجہ سے بھی ناپسند فرمایا کیونکہ یہ عمل آگ سے ہوتا ہے اور آگ سے عذاب دینا اللہ کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

① البخاری، کتاب الاشریۃ، باب شراب الحلواء والعسل (۵۶۱۴) فتح الباری (۲۱۰/۱۱)۔
② البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب الوسم والعلم فی الصورة (۵۱۱۵)۔

المنہیات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی روایات کا ذکر

(۱) شراب سے علاج کرنا ممنوع

سیدنا طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے شراب کی دوا بنانے کے متعلق

دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔“^①

(۲) علاج کے لیے شرکیہ دم کروانا حرام ہے

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے

ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے تو

آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ پر اپنے دم پیش کرو دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک

اس میں شرک کا شائبہ نہ ہو۔“^②

① مسلم، کتاب الاشریۃ، باب تحریم التداوی بالخمر و بیان انها لیست بدواء (۱۹۸۴)
والترمذی (۳۰۴۶) وابوداؤد (۳۸۷۳) واحمد (۳۱۱/۴)۔ ② مسلم، کتاب السلام،
باب لا بأس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک (۲۲۰۰) وابوداؤد (۳۸۸۶)۔

(۱۴)

کتاب اللباس

لباس کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ﴾ [۷/ الاعراف: ۳۲]
 ”کہہ دیجیے! کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے کپڑوں کو جنہیں اس نے
 اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے کس شخص نے حرام کیا ہے۔“

فرمان نبوی ﷺ:

”عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لِبَاسِ
 الْمُعْصَفِرِ.“
 ”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
 نے سرخ رنگ سے رنگے ہوئے لباس سے مجھے منع فرمایا۔“

[مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب النهی عن لبس الرجل الثوب

المعصفر (۲۰۸۷)]

بال گودنے اور گدوانے کی ممانعت

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدِّمِّ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. ①

”سیدنا عون بن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ (ابو حنیفہ) کو دیکھا انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت اور کتے کی قیمت کھانے سے منع فرمایا ہے اور سود لینے والے اور دینے والے پر بال گودنے اور گدوانے والی پر لعنت (بھیجی ہے)۔“

توضیح: مصنوعی بال لگوانا ممنوع ہے خواہ وہ کوئی ہی صورت کیوں نہ ہو جیسا کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میری بیٹی کے کسی بیماری کی وجہ سے بال اتر گئے ہیں اس کی شادی ہے لہذا کیا میں اس کے مصنوعی بال لگوا سکتی ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کام کرنے والی عورت پر لعنت کی گئی ہے۔ ② الغرض ایسا کام کرنے والی عورتیں ملعون ہیں مزید دیکھنے کے لیے رجوع کریں کتاب التفسیر کی طرف۔

قزع کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الْقَزَعِ. ③

”سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے۔“

① صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الواشمة (۵۴۸۹) ابوداؤد، کتاب البیوع (۲۰۲۲) احمد فی مسند المکثرین (۱۸۰۰۷) والکوفین (۱۸۰۱۴)۔

② مسلم، کتاب اللباس (۵۵۶۵)۔

③ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب القزع (۵۴۶۶) مسلم فی اللباس والزینة (۳۹۵۹)

نسائی کتاب الزینة (۴۹۶۵) ابوداؤد کتاب الترجل (۳۶۶۲) ابن ماجہ (۳۶۲۸) احمد فی

مسند المکثرین من الصحابة (۴۹۲۸، ۴۷۳۲)۔

توضیح: ”قزع“ اس سے مراد ہے کہ سر کے بال کاٹتے وقت کچھ بال سر کے چھوڑ دیے جائیں اور ان کو نہ کاٹا جائے۔ امام قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ مرد اور عورت اور لڑکے سب کے لیے مکروہ ہے اور اس کی کراہت کا سبب یہ ہے کہ ایسا کرنے سے یہودیوں کی مشابہت ہوتی ہے جو درست نہیں۔ ①

زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. ②

”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے محرم کو زعفران یا ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لیں لیکن ان کو ٹخنے کے نیچے سے کاٹ دے۔“

محرم کے لیے زعفران سے رنگا کپڑا پہننے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانٍ. ③

”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے محرم کو ورس یا زعفران سے رنگا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔“

① تیسیر الباری ۵/ ۵۳۷۔ ② صحیح البخاری، کتاب اللباس باب النعال السیئة وغیرھا (۵۴۰۴) مسلم، کتاب الحج (۲۰۲۱) ابوداؤد، کتاب المناسک (۱۵۵۴) ابن ماجہ، کتاب المناسک (۲۹۲۳) احمد مسند المکثرین من الصحابة (۴۲۵۲) مؤطا امام مالک کتاب الحج (۶۲۵) دارمی، کتاب المناسک (۱۷۳۰)۔ ③ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الثوب المزعفر (۵۳۹۹) مسلم، کتاب الحج (۲۰۲۱، ۲۰۱۳) ابوداؤد، کتاب المناسک (۱۵۵۴) ابن ماجہ، کتاب الحج (۲۹۲۳، ۲۹۲۰) احمد فی مسند المکثرین من الصحابة (۴۲۵۲، ۴۲۱۰) مؤطا کتاب الحج (۶۲۵) دارمی کتاب المناسک (۱۷۳۲)۔

مردوں کے لیے زعفران کا رنگ استعمال کرنے کی ممانعت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. ①

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

نے مردوں کو زعفران کے رنگ کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: مردوں کے لیے زعفران کا رنگ استعمال کرنا اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا استعمال کرنا دونوں منع ہیں۔

دوا انگلیوں سے زیادہ ریشم پہننے کی ممانعت

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِجَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ إِضْبَعَيْنِهِ وَرَفَعَ زُهَيْرَ الْوُسْطَى وَالسَّابَّاءَ. ②

”ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے

خط لکھا اس وقت ہم آذربائیجان میں تھے فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے

مردوں کو ریشم پہننے سے منع فرمایا تھا سوائے اتنے کے اور اس کی وضاحت

نبی اکرم ﷺ نے دوا انگلیوں کے اشارے سے کی تھی اور زہیر راوی نے

وسطی اور شہادت کی انگلی اٹھا کر وضاحت کی۔“

توضیح: خالص ریشم مردوں کے لیے حرام ہے اور عورتوں کے لیے حلال ہے

جیسا کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک ریشمی

① صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب التزعفر للرجال (۵۳۹۸) مسلم، کتاب اللباس والزینة (۳۹۲۲، ۲۹۲۳) ترمذی، کتاب الادب (۲۷۴۰) نسائی، کتاب الزينة (۵۱۶۱، ۵۱۶۲) ابوداود، کتاب الترجل (۳۶۴۷) احمد فی مسند المکثرین (۱۲۴۷۴)۔

② صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب لبس الحریر وافتراشه للرجال وقدر ما يجوز منه (۵۳۸۱) مسلم، کتاب اللباس والزینة (۳۸۵۵) نسائی، کتاب الزينة (۵۲۱۷، ۵۲۱۸) ابوداود کتاب اللباس (۳۵۲۳) ابن ماجه، کتاب الجهاد (۲۸۱۰) احمد فی مسند المبشرین بالجنة ۸۸، ۲۳۵۔

حلہ ہدیہ میں دیا تھا تو میں نے اسے پہن لیا لیکن جب غصے کے آثار روئے مبارک پر دیکھے تو اسے اپنی (خاندان) کی عورتوں میں پھاڑ کر تقسیم کر دیا۔ ❶ البتہ مردوں کو چار اٹھیوں کے برابر ریشم استعمال کرنے کی اجازت ہے جس کا آئندہ روایت میں تذکرہ موجود ہے۔

درندوں کی کھال کو بطور بچھونا استعمال کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ ۞ عَنِ النَّبِيِّ ۞ أَنَّهُ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ أَنْ تُفَرَّشَ. ❷

”سیدنا ابوالسلیح ۞ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ۞ نے درندوں کی کھال بچھانے سے منع فرمایا ہے۔“

روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ ۞ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ۞ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غَبًّا. ❸

”سیدنا عبداللہ بن مغفل ۞ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ۞ نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے مگر ناغے کے ساتھ۔“

گھروں کو تصویروں سے سجانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ ۞ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ۞ عَنِ الصُّورَةِ فِي

❶ صحیح البخاری، کتاب الہبة، باب ہدیہ وما یکرہ لبسہ ❷ صحیح سنن الترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی النهی عن جلود السباع (۱۸۴۴) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (۱۶۹۲) نسائی، کتاب الفرع والعنبرۃ (۴۱۸۰) ابوداؤد، کتاب اللباس (۳۶۰۳) احمد مسند البصریین (۱۹۷۸۴) دارمی، کتاب الاضاحی (۱۹۰۱)۔

❸ صحیح سنن ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی النهی عن الرجل الا غبا (۱۸۲۵) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے سنن ترمذی (۱۶۷۸) نسائی، کتاب الزینۃ (۴۹۶۹) ابوداؤد (۳۶۲۸)۔

النَّيِّتِ وَنَهَى أَنْ يُصْنَعَ ذَلِكَ. ①

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے گھروں میں تصویر رکھنے سے منع فرمایا ہے اور تصاویر بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔“

توضیح: جانداروں کی تصاویر کو بطور زینت گھروں میں رکھنا یا ایسی تصویریں بنانا حرام ہیں جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن انھیں عذاب دیا جائے گا اور ان کو کہا جائے گا۔ کہ جسے تم نے بنایا تھا اب ان تصاویر میں جان ڈال کر انھیں زندہ کرو۔“ ② البتہ درخت یا دیگر جمادات جیسی غیر جاندار اشیاء کی تصویریں بنانا اور رکھنا مباح ہیں جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم ضرور تصاویر رکھنا یا بنانا چاہتے ہو تو درخت اور غیر جاندار اشیاء کی بنا لو۔“ ③

چار انگلیوں سے زیادہ ریشم استعمال کرنے کی ممانعت

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ إِضْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ. ④

”سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے جابیہ مقام پر خطبہ پڑھا وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا

① صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الصورة (۱۸۱۸) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن الترمذی (۱۶۷۱) احمد فی باقی المسند المکثرین (۱۴۰۶۹، ۱۴۵۹۳)۔

② صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القيامة (۵۹۵۱)۔

③ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب من صور صورة کلف یوم القيامة ان ینفخ فیها الروح (۵۹۶۳) مسلم (۲۱۱۰)۔

④ صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الحریر والذهب (۱۷۹۱) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (۱۶۴۳) مسلم، کتاب اللباس والزینة (۳۸۶۰) ابن ماجہ (۳۵۹۳) احمد (۱۵/۱) [

مگر دو انگلیوں کے برابر یا تین یا چار انگلیوں کے برابر۔“

توضیح: مردوں کے لیے ریشم حرام ہے البتہ ریشم کے کپڑوں میں تین یا چار انگلیوں کے برابر استعمال کی جاسکتی ہے بطور زینت اس سے زیادہ استعمال نہیں کر سکتا جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے اور اگر کوئی حدیث کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خالص ریشم پہنتا ہے تو ایسے شخص کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں اس کو ہرگز نہیں پہن سکے گا۔“ ①

نیز اگر کوئی بیماری وغیرہ ہو جو ریشم کے پہننے سے دور ہو سکتی ہے تو ریشمی لباس پہنا جاسکتا ہے جیسے سیدنا عبدالرحمن بن عوف اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہما کو خارش کے مرض کی وجہ سے جوان دونوں کو لاحق ہو گئی تھی۔ ریشمی کرتہ پہننے کی اجازت دی گئی تھی۔ ②

کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَسْتَعْلِيَ الرَّجُلُ قَائِمًا. ③

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب جوتا چڑے وغیرہ کا ہو اور تسمے والا ہو عام جوتے چل وغیرہ کھڑے ہو کر پہننے میں کوئی ممانعت نہیں۔ (واللہ اعلم)

خالص ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ

① البخاری، کتاب اللباس، باب لبس الحریر واقتراشه للرجال وقدر ما يجوز منه۔

② صحيح مسلم، کتاب اللباس والزينة، باب اباحه لبس الحریر للرجل اذا كان به حكة او

نحوها۔ ③ صحيح سنن ابی داود للالبانی، کتاب اللباس، باب فی الانتعال (۴۱۳۵) علامہ

البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ابی داود (۳۹۰۶)۔

الثُّوبِ الْمُضْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ مِنَ الْحَرِيرِ وَسَدَى
الثُّوبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ. ①

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اکرم ﷺ نے منع فرمایا اس کپڑے پہننے سے جو خالص ریشم کا ہو لیکن
بوٹے دار اور جس کا تانا فقط ریشمی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔“
توضیح: خالص ریشمی کپڑا مردوں کے لیے حرام ہے نبی ﷺ نے فرمایا سونا اور ریشم
میری امت کے مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے لیے حلال کیا گیا ہے۔ ②

مردوں کے لیے سونا پہننے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ
الذَّهَبِ. ③

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے
ہیں کہ آپ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔“
توضیح: مردوں کے لیے سونا استعمال کرنا مطلقاً حرام ہے۔ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں پر حلال
کیا گیا ہے اور مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔“ ④

کسم کے رنگ سے خوب سرخ کیا ہوا کپڑا پہننے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُقَدَّمِ. ⑤

① صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب اللباس، باب الرخصة فی العلم وخیط الحریر (۴۰۵۵) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ احمد فی مسند بنی ہاشم (۲۷۱۱)۔

② احمد، ۴/۳۹۴؛ نسائی، ۵۱۴۸؛ ترمذی، ۱۷۲۰۔

③ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب خواتیم الذهب (۸۱۰) سنن ابن ماجہ، کتاب

اللباس (۳۶۳۳)۔ ④ صحیح سنن ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الحریر

والذهب (۱۴۰۴)۔ ⑤ صحیح سنن ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب کراهیة المعصر
للمرجال (۳۶۰۱) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مقدم سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: مقدم اس کپڑے کو کہتے ہیں جو کم میں رنگ کر خوب سرخ کیا گیا ہو جیسا کہ اس حدیث کے ایک راوی یزید کہتے ہیں میں نے حسن سے مقدم کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”الْمُشْجُ بِالْعَصْفَرِ“ یعنی جو کپڑا خوب سرخ ہو کم کے رنگ سے البتہ ہلکا سرخ رنگا ہوا ہو تو درست ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ ﷺ نے مجھے کم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا: ”یہ کافروں کے کپڑوں میں سے ہیں ان کو مت پہن۔“ میں نے عرض کی میں ان کو دھو ڈالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں ان کو جلادے۔“

معصفر لباس پہننے کی ممانعت

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمَعْصْفَرِ. ①

”سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ریشمی کپڑا اور رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ”معصفر“ ایسے کپڑے کو کہتے ہیں کہ جسے کسی خاص زرد رنگ کی بوٹی سے رنگا گیا ہو۔ ایسا لباس پہننے کی بہت زیادہ ممانعت آئی ہے جیسا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر دو معصفر کپڑے دیکھے تو فرمانے لگے: ”بے شک یہ کفار کا لباس ہے اس کو تم مت پہنو۔“ ② یہ کپڑا اطراف مصر میں تیار ہونے والا کپڑا ہے جس میں ریشم کے دھاگے بھی استعمال ہوتے تھے اس کو استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

① صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی کراهیة المعصفر للرجال (۱۷۹۵) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ترمذی (۱۷۹۷)۔
② صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب النهی عن القسی۔

میاثر کو استعمال کرنے کی ممانعت

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رُكُوبِ الْمَيَآثِرِ. ①

”سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے میاثر پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ”میاثر“ زین یا کجاوے کے اوپر ریشم کا گدا استعمال کرنے کو کہتے ہیں یعنی ایسا گدا وغیرہ جس پر ریشم کا کپڑا چڑھا ہوا ہو اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

① صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی رُكُوبِ الْمَيَآثِرِ (۱۸۳۱)
علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (۱۸۳۱)۔

المنهيات

سابقہ روایات سے رہ جانے والی منہیات کا ذکر

(۱) عورتوں جیسا لباس پہننا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں جیسا لباس پہننے والے مرد اور مردوں جیسا لباس پہننے والی عورت پر لعنت کی ہے۔ ①

(۲) شہرت کا لباس پہننا ممنوع ہے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائیں گے۔“ ②

نوٹ: یہ حدیث نفیس اور عمدہ لباس پہننے کے مخالف نہیں بلکہ عوام الناس کے لباس سے مختلف تکبر اور فخر و ریاء کے طور پر پہننے کی ممانعت ہے۔

(۳) شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہو وہ جہنم میں ہوگا۔“ ③

عورتوں کا بہت باریک لباس پہننا حرام ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنمیوں کی دو قسموں کو میں نے نہیں دیکھا ایک وہ قوم جس کے پاس گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے وہ ان کے ساتھ لوگوں کو

① صحیح ابی داود، کتاب اللباس، باب فی لباس النساء (۳۴۵۴) و ابوداؤد (۴۰۹۸)۔

② صحیح ابن ماجہ للالبانی، کتاب اللباس، باب من لبس شہرة من الثياب (۲۹۰۵) وابن ماجہ (۳۶۰۶)۔

③ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب ما اسفل من الکعبین فهو فی النار (۵۷۸۷)۔

ماریں گے اور دوسرا ایسی عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود تنگی ہیں (دوسروں کو اپنی طرف) مائل کرنے والی ہیں اور (خود دوسروں کی طرف) مائل ہونے والی ہیں ان کے سر جھکے ہوئے سختی اونٹوں کی کوہانوں کی مانند ہوں گے وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی اور بے شک جنت کی خوشبو اتنے اور اتنے فاصلے سے محسوس کی جاسکے گی۔“^①

(۵) ایک جوتا پہن کر چلنا منع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں پاؤں کو پہنائے یا دونوں جوتے اتار دے۔“^②

(۶) سیاہ رنگ بطور مہندی استعمال کرنا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آخری دور میں کچھ قومیں ہوں گی جو کالا خضاب استعمال کریں گی جیسے کبوتروں کی پوٹیں ہیں وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔“^③

① صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات (۲۱۲۸)۔ ② صحیح البخاری، کتاب اللباس (۵۸۵۵) ومسلم، کتاب اللباس والزینۃ (۱۹)۔ ③ سنن ابی داود، کتاب الترجل، باب ما جاء فی خضاب اسود۔

(۱۵)

کتاب التفسیر

تفسیر کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُخَدَّعًا وَمَا نَهَيْتُمْ عَنْهُ فَأَنْتُمْ مُنْجَرُونَ﴾ [الحشر: ۷]

”اور جو تمہیں رسول دیں اسے لے لو اور جس چیز سے تمہیں روک دیں اس سے رک جاؤ۔“

فرمان نبوی ﷺ:

”نہی رسول اللہ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ.“
”رسول اللہ ﷺ نے قرآن کے ساتھ دشمن کی زمین کی طرف سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

مسلم، کتاب الامارۃ، باب النہی ان یسافر المصحف الی ارض الکفار (۳۴۷۴)

وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ
وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ
فَبَلَغَ ذَلِكَ إِمْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ فَجَاءَتْ
فَقَالَتْ إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ وَمَا
لِي أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ
فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ
قَالَ لَيْسَ كُنْتُ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ أَمَا قَرَأْتَ ﴿وَمَا آتَاكُمْ
الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ
قَدْ نَهَى عَنْهُ قَالَتْ فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ قَالَ فَاذْهَبِي
فَانْظُرِي فَاذْهَبَتْ فَانْظُرَتْ فَلَمْ تَرِ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ لَوْ
كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جَامَعْتُمَا. ①

”سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گدوانے والیوں اور بال گودنے والیوں پر لعنت کی ہے چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کے لیے سامنے والے دانتوں میں کشیدگی کرنے والیوں پر لعنت کی یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورتوں میں تبدیلی کرتی ہیں۔ عبداللہ کا یہ کلام بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم ہوا جو ام یعقوب کے نام سے مشہور تھی وہ آئی اور کہا مجھے معلوم ہے کہ آپ نے اس طرح کی عورتوں پر لعنت کی ہے؟ عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیوں نہ میں ایسی عورتوں پر لعنت کروں جن پر رسول اکرم ﷺ نے لعنت کی اور وہ عورتیں اللہ کی کتاب میں بھی ملعون ہیں پس ام یعقوب نے کہا میں نے قرآن پڑھا ہے مجھے تو ایسی کوئی آیت قرآن میں نہیں ملی۔ پس

① صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب قوله ﴿مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ﴾ (۴۵۰۷)
مسلم (۳۹۶۶) ترمذی (۲۷۰۶) نسائی (۵۰۱۱) ابوداؤد (۳۶۳۸) ابن ماجہ (۱۹۷۹) احمد
(۳۶۸۷) دارمی (۲۵۳۳)۔

آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی ”جو اللہ کے رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے تمہیں منع کریں اس سے منع ہو جاؤ“ تو ام یعقوب کہتی ہے کیوں نہیں تو عبد اللہ ﷺ نے کہا آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ام یعقوب کہتی ہیں میں خیال کرتی ہوں کہ تیری بیوی ایسا کرتی ہے کہتے ہیں جاؤ اور دیکھو۔ پس وہ عورت گئی اور کوئی معیوب چیز اس میں نہ دیکھی تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میری بیوی ایسا کرتی تو کیا وہ میرے ساتھ رہ سکتی تھی؟“

اولاد کے سبب والدہ کو تکلیف دینے کی ممانعت

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا﴾ وَقَالَ ﴿وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا﴾ وَقَالَ ﴿وَإِنْ تَعَاسَرْتُم فَاسْتَرْضِعْ لَهُ أُخْرَى﴾ ﴿لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا﴾ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى اللَّهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَذَلِكَ أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْلَلُ لَهُ غِذَاءً وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفُقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْتِيَ بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتُهُ فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طَيْبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ ﴿فَبِإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا﴾ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ ﴿فِصَالُهُ﴾ فِطَامُهُ. ①

① صحیح البخاری، کتاب النفقات باب وقال الله تعالى ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ...﴾

”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں پورے دو سال اور یہ اس کے لیے ہے جو مدت پوری کرنا چاہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بَیِّنًا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا تک اور ہے (سورۃ احقاف میں) اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینوں میں ہوتا ہے اور (سورۃ طلاق میں) فرمایا: اگر تم میاں بیوی دونوں آپس میں ضد کرو گے تو بچے کو دودھ کوئی اور عورت (دایہ) دودھ پلائے وسعت والے کو خرچ اپنے خرچ کے مطابق وسعت کے مطابق کرنا چاہیے۔ ”بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا“ تک اور یونس نے زہری سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ماں بچے کی وجہ سے اس کے باپ کو پریشان کرے مثلاً کہ ماں کہے کہ میں بچے کو دودھ نہیں پلاؤں گی حالانکہ اس کا دودھ اس بچے کی غذا کے موافق ہے اور ماں بچے پر زیادہ مہربان ہوتی ہے اور دوسری عورت (دایہ) کے مقابلے میں زیادہ نرمی کر سکتی ہے اور یہ اس کے لیے جائز نہیں انکار کرنا۔ جب کہ والد اپنی طرف سے ہر وہ چیز اس کو دینے کے لیے تیار ہے جو اللہ نے اس پر فرض کی ہے۔

اور اسی طرح فرمایا کہ باپ اپنے بچہ کی وجہ سے ماں کو نقصان نہ پہنچائے اس کی صورت یہ ہے مثلاً باپ ماں کو دودھ پلانے سے روکے اور خواہ مخواہ کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کرے۔ البتہ اگر ماں اور باپ اپنی خوشی سے کسی دایہ کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کریں تو دونوں پر کچھ گناہ نہ ہوگا اور اگر وہ والد اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو پھر ان پر کچھ گناہ نہیں ہوگا اور فصال کے معنی دودھ چھڑانا ہیں۔“

توضیح: امام طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے پہلی آیت ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ﴾ سے امام بخاری نے یہ دلیل لی ہے ماں کو اپنے بچے کو دودھ پلانا واجب ہے

یہ اس صورت میں ہے جب بچہ کسی دوسری عورت کا دودھ نہ پیئے یا کوئی دایہ غربت کی وجہ سے نہ رکھ سکے اس آیت میں ماؤں سے وہ عورتیں مراد ہیں جن کو خاوند نے طلاق دے دی ہو۔ تو ایسی صورت میں عورتوں کو دودھ پلانے کی اجرت خاوند کو دینی ہوگی۔ دوسری آیت میں دودھ پلانے کی مدت ذکر کی گئی ہے اس آیت کو اور سورہ لقمان کی اس آیت «وَفَصَالَةٌ فِي عَمَلَيْنِ» کو ملا کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ حمل کی مدت کم سے کم چھ ماہ ہے۔ تیسری آیت میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ خاوند دودھ پلانے کی اجرت اپنے مقدور، طاقت کے مطابق دے، دودھ پلانے کی مدت پورے دو سال ہے۔ اس سے زیادہ دودھ پلانا صحیح نہیں۔

منافقین پر نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ مَاتَ أَبُوهُ فَقَالَ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفَنَهُ فِيهِ وَصَلَّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرَ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَعْتُمْ فَأَذِنُونِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ «أَسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ» فَصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ «وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ» (٩/ التوبة: ٨٠) فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ. ①

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں عبداللہ بن ابی کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جب اس کا باپ فوت ہوا اس نے عرض کی آپ ﷺ اپنا کرتہ مجھے عنایت کیجئے تاکہ میں اس کو اس کرتے میں دفنوں اور آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں اور اس کے لیے

① سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب من سورة التوبة (٣٠٢٣) بخاری (١١٩٠) مسند (٧٤١٣) نسائی (١٨٧٤) ابن ماجہ (١٥١٢) احمد (٤٤٥١)

استغفار کریں آپ ﷺ نے اسے اپنا گرتہ دے دیا اور فرمایا: ”جب تم غسل دینے سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دینا“ پھر آپ نے چاہا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اللہ نے آپ کو منع نہیں کیا اس سے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے دو معاملوں میں اختیار دیا گیا ہے خواہ مغفرت مانگوں یا نہ مانگوں پھر آپ نے نماز جنازہ پڑھی۔“ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا: ”کہ آپ ہرگز ان پر نماز نہ پڑھیں اگر کوئی (منافق) مر جائے ان سے اور نہ کھڑے ہوں ان کی قبروں پر۔“ پس آپ ﷺ نے اس کے بعد منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنی چھوڑ دی۔

سرزمین دشمن پر قرآن لے جانے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ. ①

”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمنوں کے ملک میں سفر کے دوران قرآن پاک ساتھ لے جانے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: کتاب الجہاد میں اس کی مختصر وضاحت گزر چکی ہے۔ نیز قرآن مجید میں وارد ہونے والی تمام منہیات کو ہم نے مختصر طور پر ابتدائے کتاب میں نقل کر دیا ہے۔

① سلم، کتاب الامارۃ، باب النهی ان یسافر المصحف الی ارض الکفار (۳۴۷۴) بخا

(۸) (۲۰) ابو داؤد (۲۲۴۳) ابن ماجہ (۲۸۷۰) احمد (۴۲۷۸) مؤطا (۸۵۵)۔

المنہیات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی منہیات کا ذکر

(۱) تفسیر بالرائے کی ممانعت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((... وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) ①

”جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے کے مطابق کی لو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے۔“

بغیر علم کے تفسیر کرنے کی ممانعت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

((... مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ

النَّارِ)) ②

”جس نے قرآن کی تفسیر بغیر علم کے کی پس وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔“

① سنن ترمذی مع تحفة الاحوذی ۶۵/۴ وقال الترمذی هذا حدیث حسن۔

② ترمذی مع تحفة الاحوذی ۶۴/۴ قال الترمذی حدیث حسن۔

(۱۶)

کتاب الادب

ادب کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ط﴾ . [۴۹/ الحجرات: ۱۱]

”اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو۔“

فرمان نبوی ﷺ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا“

”رسول اللہ ﷺ (عشاء) سے پہلے سونے اور بعد میں گفتگو کرنے سے منع فرماتے تھے۔“

صحیح ابی داؤد للالبانی، کتاب الادب، باب فی السمر بعد العشاء (۴۸۴۹)

ہو جاتے ہیں اکھیڑتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جو چاہے اپنے نور کو اکھیڑ لے۔ ①

مردوں کو زعفران لگانے کی ممانعت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّرَعُّفِ لِلرَّجَالِ. ②

”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مردوں کو زعفران کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ”زعفران“ سے مراد زعفران کے رنگ کا استعمال کرنا ہے یہ مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے لیے جائز ہے جیسا کہ کتاب اللباس میں گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم دوسروں کی عورتوں پر ان کے خاوندوں کی غیر موجودگی میں داخل

ہونے کی ممانعت

عَنْ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْسَلَهُ إِلَى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأُذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلَى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنٍ أَوْ أَجْهَنَ. ③

”سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے غلام سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کو سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا

① صحیح الترغیب، کتاب اللباس والزینۃ (۲۰۹۲) والبیزار (۲۹۷۳)۔

② صحیح سنن ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی کراهیۃ الترغیف والخلوق للرجال (۲۹۸۵) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (۲۷۴۰) بخاری فی اللباس (۵۳۹۸) مسلم فی اللباس والزینۃ (۳۹۲۲) نسائی فی الزینۃ (۵۱۶۱) ابوداؤد فی الترجل (۳۶۴۷) احمد فی باقی المسند المکثرین (۱۳۴۷۴)۔ ③ صحیح سنن ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی النهی عن الدخول علی النساء الا باذن أزواجهن (۲۹۴۱) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (۲۷۰۳) احمد فی مسند المکثرین (۱۷۰۹۹)۔

تاکہ اس سے اجازت طلب کریں عمرو بن عاص کے لیے اسماء بنت عمیس کے پاس جانے کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی (جو اسماء کے شوہر تھے) پھر جب عمرو اپنے کام سے فارغ ہوئے یعنی (جو کچھ کہنا سنا تھا کہہ سن چکے) تو سوال کیا غلام نے عمرو بن عاص سے اجازت طلب کرنے کے بارے میں تو عمرو نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر داخل ہونے سے منع فرمایا ہے۔“

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر چٹ لیٹنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَزْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ. ①

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال الصماء اور ایک کپڑے میں گونٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ آدمی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ کر چٹ لیٹ جائے (کیونکہ اس میں ستر کھلنے کا خدشہ ہے)“

توضیح: ”اشتمال صماء“ اور ”احتباء“ کی وضاحت کتاب الصلاۃ میں دیکھیں، البتہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنا اس حالت میں منع ہے جبکہ ستر کھلنے کا اندیشہ ہو جب ایسی صورت نہ ہو تو لیٹنا درست ہے۔ حضرت عباد بن حمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں ایک ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر چٹ

① صحیح ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی کراہیۃ فی ذلک (۲۹۳۰) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (۲۷۹۱) مسلم فی اللباس والزینۃ (۳۹۱۷) نسائی فی الزینۃ (۵۲۴۷) ابوداؤد فی اللباس (۳۵۵۹) احمد فی باقی مسند المکثرین (۱۳۶۰۴) مالک فی الجامع (۱۴۳۸)۔

لیٹے ہوئے دیکھا۔ ①

عشاء سے قبل سونے اور مابعد گفتگو کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. ②

”سیدنا ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز سے پہلے سونے سے اور عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: نماز عشاء کے بعد باتیں کرنے اور قبل از نماز سونے کو آپ ناپسند کرتے تھے لیکن علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے لیکن ایسی باتیں کرنا جائز ہیں جن میں خیر ہو بھلائی ہو مثلاً دعوت و تبلیغ اور امارت و نظامت کی گفتگو وغیرہ کرنا درست ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں رات گئے تک گفتگو کرتے رہتے تھے۔ ③

دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ. ④

”سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: یعنی اس طرح بیٹھنے سے بدن کے ایک حصہ پر دھوپ رہے اور ایک حصے پر سایہ اس لیے کہ یہ امر طبی نقطہ نظر سے معضّر ہے اور بیماری پیدا کرتا ہے اور یہ ممانعت بھی

① صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب الاستلقاء فی المسجد (۴۷۵) مسلم (۲۱۰۰)۔

② صحیح ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی السمر بعد العشاء (۴۸۴۹) اس حدیث کو علامہ البانی صحیح کہا ہے۔ ابوداؤد (۱۴۲۲)۔ ③ الصحیحۃ للالبانی (۲۴۳۵)۔

④ سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الجلوس بین الظل والشمس (۳۷۱۲)۔

تزیبی ہے نہ کہ تحریمی اور بیہتی میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کعبے کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ بدن آپ کا سائے میں تھا اور کچھ بدن دھوپ میں تھا۔

اس روایت میں علما کا کہنا ہے احتمال یہ ہے کہ واقعہ ممانعت سے پہلے کا ہو۔

(واللہ اعلم)

چار نام رکھنے کی ممانعت

عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ تُسَمَّى رَفِيقًا أَرْبَعَةً أَسْمَاءَ أَفْلَحَ وَيَسَارًا وَنَافِعًا وَرَبَاحًا. ①

”سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ہم اپنے غلاموں کا نام ان چار ناموں میں سے رکھیں۔ افلح، یسار اور نافع، رباح۔“

برائ نام رکھنے کی ممانعت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةً فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ هَذَا الْإِسْمِ وَسَمَّيْتُ بَرَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ. اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ)) فَقَالُوا بِمِ نُسَوِّيَهَا قَالَ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ. ②

”محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نام رکھنے سے منع فرمایا ہے اور میرا نام بھی برہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

① صحیح ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی تغیر الاسم القبیح (۴۹۵۹) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ سنن ابی داؤد (۱۵۲۴)۔ ② صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تغیر الاسم القبیح (۳۹۹۲) ابوداؤد فی الادب (۴۳۰۲)۔

نے فرمایا: نہ تم اپنی تعریف کرو بے شک اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے تم میں سے زیادہ نیک کون ہے لوگوں نے کہا پھر ہم کیا نام رکھیں پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کا نام زینب رکھو۔“

توضیح: رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی آپ ﷺ ہر ایسے نام کو بدل دیتے تھے جس میں تکبر یا جس سے غیر سنجیدگی ٹپکتی ہو یا ہنسی اور مذاق کا ذریعہ بنتا ہو یا اس نام سے بدخلقی کی بو آتی ہو یا شرف عظمت کے خلاف ہو یا غیر مسلم لوگوں کی مشابہت ہوتی ہو اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا جب رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔ ① ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں ”كَانَ يُغَيِّرُ الْإِسْمَ الْقَبِيحَ“ کہ آپ ﷺ ہر برا نام بدل دیا کرتے تھے۔ ②

کھلی چھت پر سونے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَخْجُورٍ عَلَيْهِ. ③

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایسی چھت پر جس کے گرد چار دیواری نہ ہو اس چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: اس لیے کہ ایسی چھت پر سونے سے دوسرے قریبی لوگوں کو اذیت پہنچتی ہے کیونکہ ایسا کرنے میں ایک تو بے حجابی ہوتی ہے جس کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا اور دوسرا کچھ لوگوں کو نیند میں چلنے کی عادت ہوتی ہے اگر ایسی چھت پر سوئے گا تو اگر رات نیند میں اٹھ کر چلنا شروع کر دے تو چھت سے نیچے گر کر اس کی موت ہو سکتی ہے یا ہڈی وغیرہ ٹوٹ سکتی ہے۔ اس لیے ایسی جگہ پر سونے سے سرور کو نمین نے منع فرمایا ہے۔

① صحیح مسلم، کتاب الادب (۲۱۳۹)۔ ② صحیح ترمذی للالبانی، کتاب

الادب (۲۸۳۹)۔ ③ سنن ترمذی، کتاب الطب، باب... (۳۰۲۶)۔

المنہیات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی روایات کا ذکر

(۱) شہنشاہ نام رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام اس کا ہوگا جو اپنا
نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے۔“^①

(۲) کسی کے گھر میں بغیر اجازت کے جھانکنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”اگر کوئی آدمی تیرے گھر میں (کسی سوراخ یا جھنگے وغیرہ سے) تم سے
اجازت لیے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی
آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں ہے۔“^②

(۳) اجنبی عورت کے پاس تنہائی میں جانا ممنوع ہے

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”(اجنبی) عورتوں کے پاس (تنہائی) میں جانے سے بچتے رہو۔“^③

(۴) تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو تیسرے کی رضامندی کے

بغیر سرگوشی نہ کریں

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

- ① صحیح مسلم، کتاب الادب، باب تحریم التسمی ملک الاملاک و ملک الملوک۔
② صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب من اخذ حقہ أو اقتص دون السلطان۔
③ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بامرأة الا ذو محرم والدخول
على الحمیمة۔

”جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں کانا پھوسی

نہ کریں۔“^①

(۵) رشتہ داری کو توڑنا حرام ہے

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جنت میں کاٹنے والا داخل نہیں ہوگا یعنی رشتہ داری کو کاٹنے والا۔“^②

(۶) والدین کو اذیت دینا ممنوع ہے

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کر دیا ہے ماؤں کو ستانا اور بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا اور خود کچھ نہ دینا اور دوسروں سے کہنا لا، مجھے دے اور تمہارے لیے ناپسند کیا یہ کہنا کہ یہ کہا گیا اور فلاں نے کہا اور زیادہ سوال کرنا اور مال ضائع کرنا۔“^③

(۷) کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراضگی رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کسی مسلم کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے رکھے وہ دونوں ملیں تو یہ اس طرف منہ پھیرے اور وہ دوسری طرف منہ پھیر لے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہلے کرے۔“^④

(۸) مسلمان کو چہرے پر مارنا منع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

- ① صحیح مسلم، کتاب السلام، باب مناجاة الاثنين دون الثالث بغیر رضاء۔
- ② صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، ۱۸ وتحفة الاشراف (۲/۴۱۱)۔
- ③ صحیح مسلم، کتاب الاقضية (۱۲) البخاری (۵۹۷۵)۔
- ④ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة (۳۵) وتحفة الاحوذی (۳/۹۸)۔

”جب تم میں سے کوئی شخص لڑے تو چہرے سے بچے۔“ ①

(۹) غصہ کرنا ممنوع فعل ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! آپ مجھے وصیت کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا: ”غصہ مت کر۔“ اس نے کئی مرتبہ (سوال) دہرایا آپ ﷺ نے یہی فرمایا، غصہ نہ کر۔“ ②

(۱۰) اخوت ایمانی کو نقصان پہنچانے والی اشیاء کی ممانعت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، ایک دوسرے کے مقابلے میں ارادہ خرید کے بغیر بولی نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے ولی دشمنی نہ رکھو، ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی بیعت پر بیعت نہ کرے اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس کی مدد چھوڑتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے تقویٰ یہاں ہے اور آپ اپنے سینے کی طرف تین مرتبہ اشارہ فرماتے تھے آدمی کو برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے مسلم بھائی کو حقیر جانے، مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے اس کا خون اس کا مال اور اس کی عزت۔“ ③

(۱۱) فوت شدہ لوگوں کو گالی دینا ممنوع ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مردوں کو گالی مت دو کیونکہ یقیناً وہ اس چیز کی طرف پہنچ چکے ہیں جو

① مسلم، کتاب البر والصلة (۱۱۲) وتحفة الاشراف (۲۰۴/۱۰)۔

② صحیح البخاری (۶۱۱۶)۔

③ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب (۳۲) وتحفة الاشراف (۴۵۶/۱۰)۔

انہوں نے آگے بھیجا ہے۔“ ①

(۱۲) لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا ممنوع ہے
سیدنا بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اس (بہز) کے دادا سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”بربادی ہے اس شخص کے لیے جو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تاکہ
اس کے ساتھ لوگوں کو ہنسائے، بربادی ہے اس کے لیے پھر بربادی ہے
اس کے لیے۔“ ②

(۱۳) راستے پر بیٹھنے کی ممانعت

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہماری مجلسوں
کے بغیر ہمارا گزارا نہیں کیونکہ ہم ان میں باہمی بات چیت کیا کرتے ہیں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جب تم نہیں مانتے (یعنی عذر پیش کرتے ہو)
تو راستے کو اس کا حق دو انہوں نے پوچھا اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا، نگاہ
نیچی رکھنا، تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے
روکنا۔“ ③

(۱۴) ظلم کرنا حرام ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔“ ④

① صحیح بخاری (۶۵۱۶) و تحفة الاشراف (۲/۲۹۳)۔

② صحیح ابی داؤد للالبانی، (۴۹۹۰) ترمذی (۲۳۱۵) السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب

التفسیر (۴۰۱)۔ ③ صحیح مسلم، کتاب اللباس (۳۲۷) البخاری (۶۲۲۹)۔

④ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب تحریم الظلم۔

(۱۵) امارت کی درخواست اور حرص ممنوع ہے

سیدنا عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے عبدالرحمن بن سمرہ! کبھی کسی حکومت کے عہدہ کی درخواست نہ کرنا کیونکہ اگر تمہیں یہ مانگنے کے بعد ملے گی تو اللہ پاک اپنی مدد تجھ سے اٹھا لے گا۔ تو جان، تیرا کام جانے اور اگر وہ عہدہ تمہیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں اللہ کی طرف سے تمہاری اعانت کی جائے گی۔“ ①

(۱۶) بیع میں قسم کھانے کی ممانعت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

”(سامان بیچتے وقت دوکاندار کے) قسم کھانے سے سامان تو جلدی بک جاتا ہے لیکن وہ قسم، برکت کو مٹا دینے والی ہوتی ہے۔“ ②

(۱۷) شراب پیچنا حرام ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سورۃ بقرہ کی سورۃ سے متعلق آیات نازل ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور ان کی لوگوں کے سامنے تلاوت فرمائی پھر فرمایا کہ ”شراب کی تجارت بھی حرام ہے۔“ ③

① صحیح البخاری، کتاب الایمان والندور، باب قول اللہ تعالیٰ ﴿لَا يَأْخُذْكُمْ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾۔ ② صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب النہی عن الحلف فی البیع۔ ③ صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب تحریم بیع الخمر۔

سیرت کے قارئین کے لیے سدا بہار اور انمول تحفہ

رحمۃ اللعالمین

قاری

قاضی محمد سلیمان سلمان منصوبہ پوری

اس کتاب میں قرآن و سنت،
قدیم صحف سماوی (تورات، زبور، انجیل)
اور غیر آسمانی مذہبی کتب سے آخر الزماں
پیغمبر ﷺ کی صداقت بیان کی گئی ہے
اور یہود، ہنود اور نصاریٰ کے
اعتراضات کا مکمل رد کیا گیا ہے۔

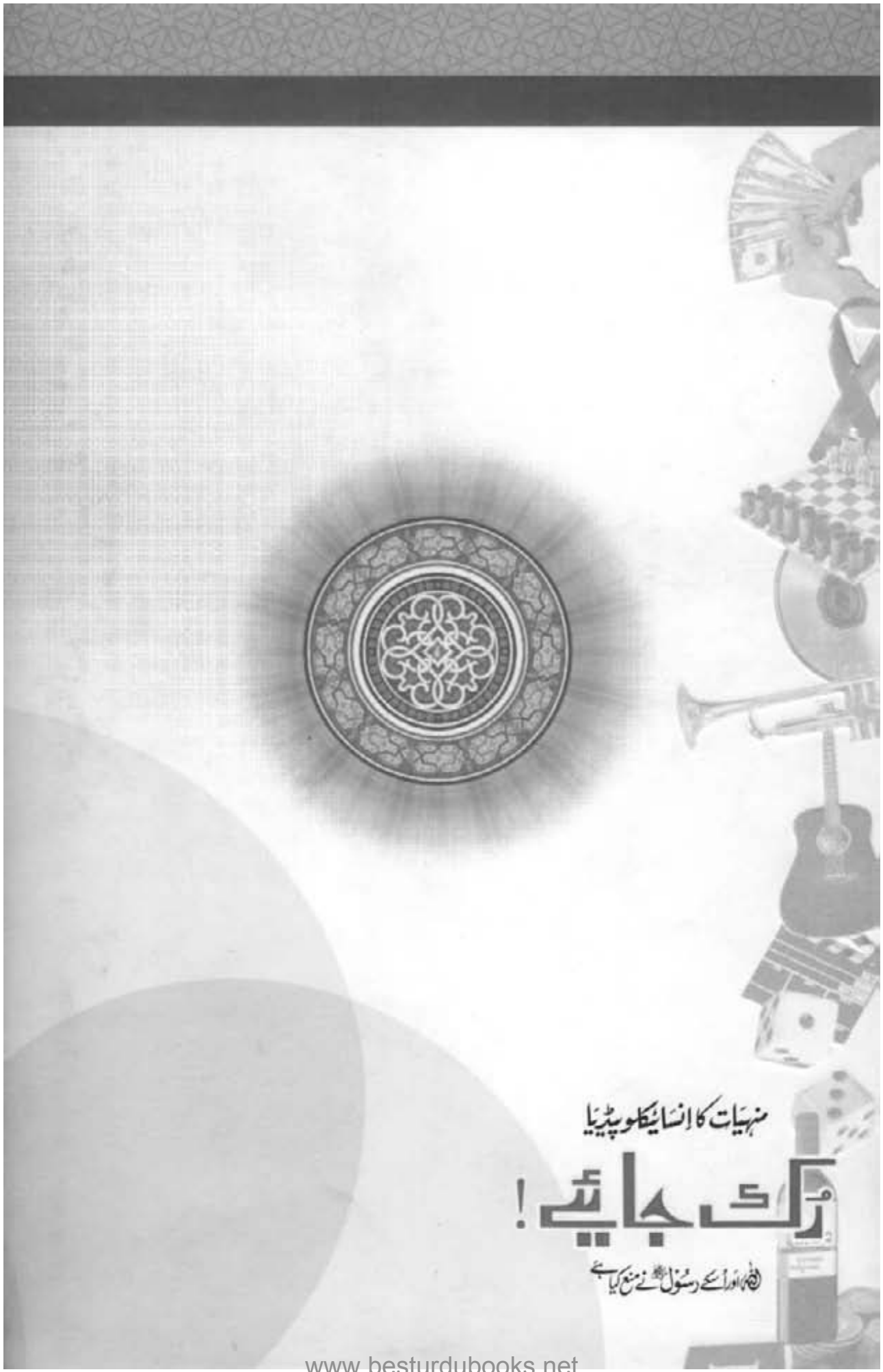
قدیم طبع (1921ء-1933ء) سے تقابل کے بعد جمع شدہ ایڈیشن

4 جلدیں میں دستیاب ہے

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973

فیصل آباد: بیرون امین پور بازار کوٹوالی روڈ فون: 041-2631204



منہیات کا انسائیکلو پیڈیا

رک جائے!

ﷺ نے منع کیا ہے